اخلاقِ هندي

جِسكي

اصل مُفتي

تاجُ الدين كي مُفرّحُ القُلوب

فارسي هي اوٗر ميرٖ بهادُر علي حُسيني

نے زبانِ هندوٗستاني مٖيں اُسكا ترجُمه كِيا اوٗر وٗه

ترجمه سنه ۱۸۰۳ عيسوي مُطابِقِ سنه ۱۲۱۸ هجري كے شهر كلكتّے

مٖيں چهاپا هُوا تها اب بعهدِ دوٗلت مهدِ مَلِكهٔ مُعَظّمهٔ اِنگلستان و هِندوٗستا

كوٗئين وِكٹوٗرِيَه دامت سلطنتُها بوزارتِ رائٹ [illegible]

نارتهكوٗٹ بيرُونٹ ميمبر آف [illegible]

اسٹيٹ فار اِنڈيا به تصحيحِ [illegible]

سيّد عبدُالله ابنِ [illegible]

خان بهادُر غُفران

پناه

مطبعِ صاحبانِ ذِيشان ڈبليو ايچ ايلّن اور كمپني

واقعِ نمبر ۱۳ واٹرلو پليس ويسٹ مِنسٹر لندن مٖين

پِهر مطبوع هُوا

سنه ۱۸۶۸ عِيسوي

مطابقِ سنه ۱۲۸۵ هِجري

The following table will explain the orthography adopted in this edition:

و *waw i márúf*, 'Known' or 'familiar' *waw*, pronounced *ú*, as *u* in rule.

तू दूसरा मारूंगा
تو دوسرا مارونگا } *tú, dúsrá, márúngá.*

ي *yáe márúf*, 'Known' or 'familiar' *yá*, pronounced *í*, as *i* in Police.

की पानी मोती
كي پاني موتي } *kí, páni, motí.*

و *waw i majhúl*, 'Unknown' or 'unfamiliar' *waw*, pronounced as *o* in the interjection Lo!

तो को सो
تو كو سو } *to, ko, so.*

ے *yáe majhúl*, 'Unknown' or 'unfamiliar' *yá*, pronounced like the French *é* in Fête, or the English *a* in Fate.

के ने है
کے نے هے } *ke, ne, he.*

The sign ° placed over *waw* or *yá* signifies that they are *majhúl*, i.e., pronounced like *o* and *e* respectively. Thus: كو ميں *ko, men.*

Whenever و and ي have the diphthongal sound, they have the mark superscribed. Thus:

नौ दौलत ऐसा पैग़ाम
نو دولت ايسا پيغام } *nau, daulat, aisá, paighám.*

N.B.—*au* is pronounced like *ow* in Cow.

ں *nún i ghunna*, or nasal *n*. (See Dr. Forbes' Grammar, page 6 and 42 of the Appendix.) It is written in the Persian character without the dot, and in the Hindí as Anuswara:

में नहीं कहीं मां
ميں نہيں کہيں ماں } *men, nahín, kahín, mán.*

On the other hand, ن *nún i izhár*, which is pronounced, has the dot inserted.

तीन चीन मन्जन
تين چين منجن } *tín, chín, manjan.*

The word هي, है *hai* 'is,' is of such frequent occurrence that no symbol has been attached [illegible]. Whenever the emphatic [illegible] (see Dr. Forbes' Grammar, pp. 46, 69, and 115) occurs, [illegible] is marked with a *kasra* [illegible] thus [illegible] ही *hí*.

قواعدِ ضُروري

جوْ اِس کِتاب مىں ملحوظ هىں

واو معروف جىٔسا تو - دوسرا - مارونگا بے نِشان هي يے معروف جىٔسے پانی - موتی - گهي - بهي - بے علامت * واو مجهول مِثل توْ - کوْ - موْچ - جزمِ مُدوّر کا نِشان رکهتا هي تا کِه فرق رهے اور کوئي تُو - بر وزنِ رُو يعني چهره کوْ - توْ - جوْ وزن پر دوْ کے هي نه پڑهے يے مجهول جب مُتوسّط هوْ توْ يهي نِشان رکهتي هي مگر آخِر لفظ مىں بِدون کِسي نِشان کے بڑي يے لکهي گئي - جىٔسي - بىٹے - مىرے *

واو ماقبل مفتوح پر نِشان ـٗ کا دِيا کِه واو مجهول سے مُشابه نهوْ اور معروف سي تمثيل نرهے جىٔسا - نوْ - دوْلت - يے ما قبل مفتوح پرِ مُتَوَسّط هوْ يا آخِر يهي نِشان ـٗ هي جىٔسي - پىٔغام - ايها - کیٔ - جیٔ - سِوا لفظ هىٔ - کے کِه وُه يونهين هي مگر فرق کے لِيے هِي کے تلي زيرِدے دِيا هي *

نونِ غُنّه يا نونِ مخفي اخِر مىں بے نُقطه چهوڑا - مَثَلاً مىٔن نهين کو مىٔں نهيں لِکها درمِيان مىں جا بجا اُس پر جزم ـْ دي دِيا هي جىٔسے هنْسي - مُنْه - نونِ اِظهار کوْ حالتِ اصْلي پر رکّها جىٔسي منجن - انجن - تين

مىرے عزيز دِلي مولويْ معنوي مير اولاد علي صاحب دام لطفهٗ مُدرِّس بمدرسهٔ عاليهٔ ترِنتي کالج ڈبلن کا ايک مطلع هي اور اُس مىں حسنِ اتفاق سے مِثالىں قواعِدِ مذکوره کي اکٹهي هوْ گئي هىں اسواسطي يهاںْ حسبِ مؤقع لکها جا تا هي وهُو هذا شعر

سوادِ موي سيه يوںْ هي مُکهڑے پر توْ پر
دُهوْئينکي جىٔسے سِياهي هوْ آگ کي لوْ پر

فہرِست اخلاقِ ہندي کي

INDEX

فہرست اخلاق ہندی کی

دوسرا باب

CHAPTER II.

فہرست اخلاق ہندي کي

تیسرا باب — CHAPTER III.

فہرست اخلاق ہندي کي

فِہرِست اخلاق ہِندي کي

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

ہزاروں شُکر اُس خُدا کے کِہ جِس نے اپنی تمام خِلقت میں اِنسان کو فضیلت عطا فرمائی۔ اور عقل کے تاجِ مُرصّع سے دین و دُنیا میں اُس کے سِر کو زیب و زینت بخشی اور طبیعت کے چالاک گھوڑے پر سوار کر کے دانائی کی لگام ہاتھ میں دی۔ اور عِلم کی تلوار مُلکِ دِل کے نظم و نسق کے واسطے سُپرد کی۔ کِہ شیطانِ دُشمن کے ہاتھ سے ہوش و حواس کی رعیّت پا مال نہو* اور درُودِ بے شُمار اُس کے نبی احمدِ مُختار اور اُس کے آلِ اطہار پر*

اے دانا! آگاہ ہو۔ اِس کِتاب کو ہِند میں ہِتوپدیس یعنے نصیحتِ مُفید کہتے ہیں۔ اور اِس میں چار باب مُندرَج ہیں۔ ایک میں ذِکر دوستی کا۔ دوسرے میں دوستوں کی جُدائی کا۔ تیسرے میں لڑائی کی ایسی باتوں کا جو اپنی فتح ہو اور مُخالِف کی شِکست۔ چوتھے میں کیفیت مِلاپ کی خواہ لڑائی کے آگے ہو یا پیچھے* غرض ایسے عجیب و غریب قِصّوں میں قِصّے لپٹے ہوئے ہیں جِنکے دیکھنے اور سُننے سے آدمی دُنیا کے کار و بار میں بہت ہوشیار نِہایت چالاک ہو جاوے۔ علاوہ اِس کے بھلی بُری حرکتیں ہر ایک کی نظر آویں*

چنانچہ یِہ کِتاب سرکارِ دوٗلت مدار مئیں مَلِکُ الْمُلوک شاہ عبرُالدّین کي (جِس کي تخت گاہ صوبۂ بِہار تھي) پہُنچي - جب اُنہوں نے سُنا - اِس مئیں قِصّے از بسکہ دِل چسپ ھئیں - اوٗر نصیحتیں بِہایت مرغوب اوٗر باتئیں بہُت خوب اوٗر حِکایتئیں اکثر مُفید تب اپنے مُلازِموں سے ایک کي طَرف مُخاطِب ھوٗکر فرمایا کِہ اِس کوٗ ترجمہ سلِیس فارسي مئیں کروٗ - توٗ مئیں اپنے مُطالِعے مئیں رکھوں اوٗر اِس کے مضمون سے مُستفید ھوٗوں تب اُنھ مئیں سے ایک شخص حُکم بجالایا اوٗر نام اُسْ کا مُفرِّحُ القُلوب رکھّا - بِالفِعل اِس عاصي میر بہادُر علي حُسیْني نے سنہ ۱۸۰۲ اٹھارہ سوٗ دوٗ عیسوِي مئیں - مُطابِقِ سنہ ۱۲۱۷ بارہ سے سترہ ھِجري کے فرمانے سے صاحِبِ خُداوندِ نِعمت جان گِلکرِسٹ صاحِب بہادُر دام اِقبالہٗ کے زبانِ فارسي سے ترجُمہ سلِیس رِواجي ریختے مئیں (جِسے خاص و عام بوٗلتے ھئیں) کیا اوٗر نام اِس کا اخلاقِ ہِندي رکھّا * جوٗ کوٗئي اِس پر عَمل کریگا توٗ دِل و دماغ اُس کا عقل کي بوٗ سے ھر دم تازہ ھوٗگا - اوٗر اکثر دانائي کي باتوں سے واقِف ھوٗ کر ھمیشہ خوش و خُرّم رھیگا *

احوال کتاب کا اور اِبتِدائي قِصّہ

اب یہاں سے قِصے کي بنیاد یوں ھي کِہ ھِند مئیں گنگا کِنارے ایک شہر نام اُس کا مانِک پور - اوٗر راجا وھاں کا چندرسین تھا - اوٗر جِتنے ذات بھائي اُس کے برابر کے تھے سب اُس کے حُکم مئیں رھا کرتے - ایک دِن راجا اپني

سلطنت کے تخت پر بیٹھا تھا - اور بیٹے اُس کے بے ادبوں کی طرح سامھنے کھڑے تھے - ایک شخص یہہ بد وضعی اُنکي دیکھ کر کہنے لگا جس کو علم نہس وُہ اندھا هي - اگرچہ آنکھوں سے دیکھتا هي لیکن - علم وُہ چیز هي کہ جس کی قوّت سے مُشکلیں حلّ هوتي هیں - اور غني وُہ هي جس کو علم کی دولت هو - کیوں کہ نہ اُسے کوئي چور لیوے نہ اُس پر کوئي دعوی کرسکے - اور نہ یہہ کِسي پر معلوم هو کہ وُہ رهتي هي کہاں بلکہ جتني خرچ کیجئے اُتني بڑھے کِسي طرح سے کم نہو - اور عِلم جَواهِرِ بے بہا اور مردوں کي زیب و زینت اور سفر حَضر کا رفیق هي - جِس میں یہہ هو وُہ بُزرگوں اور بادشاهوں کي مجلس میں بیٹھنے پاوے - اور سب هُنروں میں سے دو خُوب هیں - ایک عِلم - دُوسرا فنِ سپہگري - لیکن دونوں میں سے عِلم کو اچّھا کہا هي - کِس واسطے جو عِلم لڑکا پڑھے تو سب کوئي دُعا دیں اگر بُوڑھا پڑھے تو دِل و جان سے سُنیں جب اُس کے معنوں کو وُہ سمجھاوے تو اُسے دِل میں جگہہ دیں برخِلاف اُس کے اگر بوڑھا تلوار چلاوے تو لوگ اُس پر ٹھٹھے ماریں اور یہہ کہیں - دیکھو بُڑھاپے میں عقل ماري گئي دیوانہ هوگیا - پس عِلم سیکھنے میں هرگز کاهلي نہ کرو - اور یہہ خاطر میں مت لاؤ کہ اِس زِندگي کے واسطے اِتني محنت کیا ضرور هي؟ سُنو اگر عِلم حاصِل کروگے تو خُدا کي بندگي اور دِین دُنیا کي دولت بہ خوبي هاتھ آویگي - اور یہہ بھي خِیال غفلت سے دِل میں کبھي نہ لاؤ کہ ابھي هم جَوان هیں - خُدا کي بندگي کو بہُتیرے دِن پڑے هیں - خاطِر جمع سے کرینگے - بِالفِعل کام دُنیا

کے کریں بلکہ یہہ جانو کہ موت سر کی چوٹی پکڑ کے ہمیشہ خدا کے حکم کی منتظر رہتی ہے جب حکم ہوا ترت گلا گھونٹ لے جاتی ہے۔ ایک دم فرصت نہیں دیتی۔ اے یارو! اپنے لڑکوں کو لڑکائی میں علم سکھاؤ تو اُنہ کے دل میں وہ نقش کالحجر ہووے۔ جیسا کچے برتن پر نقش کیجیے تو وہ بعد پکنے کے کبھی دور نہیں ہوتا ہے۔ جب راجا نے یہہ سب حقیقت سُنی تو غمگین ہوکر سر نیچے کر لیا پھر کہنے لگا۔ افسوس! میرے لڑکوں میں چار چیزیں جمع ہوئی ہیں۔ جوانی۔ مال۔ غرور۔ بےہنری۔ جو ایک چیز اِنہ چاروں میں سے کسی میں ہو تو اُسے خانہ خراب تین تیرہ کرتی ہے اور جس لڑکے کو علم نہو یا علم پر عمل نہ کرے تو اُس سے بیل بھلا کہ بوجھ اُٹھاتا ہے اور بہت اُس سے کام نکلتا ہے۔ یہہ یاد رکھو۔ جب کسی مجلس میں یہہ ذکر نکلے کہ اِس مُلک میں نیک کون اور بد کون ہے؟ اِس میں جس کا نام نیکی سے لیا جاوے وُہی فرزند خلف کہلاوے۔ اور جس شخص کا نام بدی سے لیویں تو اُس کے ماں باپ بانجھ لاولد کہلاویں اور کہہ گئے ہیں کہ جس پر خدا مہرباں ہو اُسے چھ چیزیں میسّر ہوتی ہیں پہلی اُنمیں سے روز بہ روز علم کی زیادتی۔ دوسری تندرستی۔ تیسری عورت نیک بخت وفادار شیریں زبان۔ چوتھی سخاوت اور خدا ترسی۔ پانچویں بڑی عمر اور نیک بختی۔ چھٹھی یہہ کہ ہُنر جو ناداری میں کام آوے * پھر اُس مجلس میں سے دوسرا شخص بولا۔ اے راجا! چار چیزیں لڑکا ماں کے پیٹ سے لیکر نہیں نکلتا۔ پہلے بڑی عمر یا چھوٹی۔ دوسرے نیک بختی یا بدبختی۔

تیسرے دوّلت یا فقیري ۔ چوتھے ہُنَر یا بے ہُنَري ۔ خُدا نے تُمھارے بیٹوں کوّ عِلم نصیب کِیا هي ۔ ہُنرمند هوّنگے ۔ جوّ اندیشہ کہ خونِ دِل کوّ تُمھارے پاني کرتا هي ۔ ایسِي دارُو کیوں نہیں کھاتے هوّ جوّ اُسے وّہ دُور کرے اوّر تُمھیں همیشہ آرام رهے ؟

راجا نے پُوچھا وّہ کوّن سي دَوائي هي ؟ کہا وّہ قوّل خُدا کا هي جِس کا حاصِل یِہہ هي کہ "میں جوّ چاهتا هُوں سوّ کرتا هُوں اوّر جِس چیز کوّ کِیا چاهتا هُون وّهِین هوّتي هي"۔ راجا بوّلا سُن یار! یِہہ سچ هي جوّ توُنے کہا لیکِن باري تعالیٰ نے آدمي کوّ هاتھہ ۔ پاوں ۔ هوّش ۔ گوّش ۔ عقل ۔ شعُور ۔ سب کُچھہ دیا ۔ لازِم هي کہ تحصیلِ عِلم کے ساتھہ بندگي میں خُدا کي تغافُل نہ کرے ۔ کیوں کہ آدمیوں کے کام کا دُرُست کرنے والا وّهِي هي ۔ جوّ کوّئي عِلم کے واسطے مِحنت کرتا هي خُدا اُسکي مشقت کوّ ضایِع نہیں هوّنے دیتا جیسا کہ مِٹّي کُمھار کے یہاں خود بہ خود برتن نہیں بنتي جب لگ کہ وّہ اُس میں پاني دیکر نہ سانے ۔ اوّر چاک پر رکھہ کے اپنے هاتھہ سے نہ بناوے بھلا تب لگ باسن کیوں کر بنے ؟ یِہہ کہکر پِھر راجا نے کہا اي بھائیو! تُم میں کوّئي ایسا دانا عقلمند هي جوّ میرے لڑکون کوّ عِلم و ہُنَر سِکھاوے اوّر گُمراہ چھڑاکر سِیدھي راہ پر لگاوے کیوں کہ یِہہ مثل مشہور هي جوّ درخت صندل کے پیڑ کے پاس رهے توّ وّہ بھي خاصیّت چندن کي پکڑتا هي *

پیڑ صندل کا جوّ هوّتا هي کِسي جاگھہ بڑا
توّ بہُت اِشجار کوّ هوّتا هي اُس سے فایدا

وَیسے ھِي اگَر نادان دانا کي صحبت مئیں رھے تو وُہ بھي عقلمند ھوتا ھی

ایٔک برَھمن بِشن‌سرما نام (جو اُسي مجلِس مئیں بیٹھا تھا) کھنے لگا اي مھاراج! مئیں تُمھارے لڑکوں کو جھالت کے بھنور سے نِکال کر عِلم کي کِشتي مئیں سوَار کر سکتا ھُوں کیوں کِہ اگَر کوئي پنچھي کے پِیچھے محنت کرے تو وُہ بولنے لگتا ھي - یہ تو راجا کے بیٹے ھئیں جو خُدا چاھے تو تُمھارے فرزندوں کو چھ مھینے کے عرصے مئیں قابِل کرُونگا - اِس بات سے راجا بہُت خوش ھوا - اور یہ بات کھي - اگر کِیڑے پھولوں مئیں رھئیں تو پھولوں کے سبب بُزُرگوں کے سِروں پر چڑھتے ھئیں - ایسے ھِي جو میرے بیٹے تُمھاري خِدمت مئیں رھئینگے حَشو کم عقلي کا (جو اُنھ کے سینے مئیں جمع ھُوا ھي) سو دُور ھوکر عِلم کے جوَاھِر سے پُر ھوگا جب اِس طرَح برَھمن کي تعریف کِي اور اپنے لڑکوں کو اُسے سپُرد کِیا - برَھمن نے راجا کے ھر ایٔک بیٹے کا ھاتھ پکڑ اپنے گھر مئیں لا بیٹھایا - اور نصیحت کرني لگا - سُنو اي راجا کے بیٹو! عقلمندوں کا وقت پڑھنے لِکھنے اور عِلم کے سِیکھنے مئیں گُذَرتا ھي موجِب خوشي کا اُنھ کي یِھي ھي - اور نادانوں کے دِن رات بیھودہ‌گوئي اور غفلت کي نیند یا پاس پڑوس کے ساتھ قضِیئے جھگڑے مئیں کٹتے ھئیں اُسي مئیں وے خُوش ھئیں لیکِن مئیں تُمھاري خُوشي اور فائِدے کے واسطے کئي ایٔک باتئیں بہ طور تمثیل کے کوّے اور کچھوے ھِرَن اور چوھے کي (جو وے چاروں آپس مئیں یارِ جاني تھے) کھوں کِہ اُن کے سُنّے سے آدمي کي عقل بڑھے اور فہم زیادہ ھو - تب لڑکے بولے کھو مھاراج! ھم سب دِل و جان سے سُنئینگے *

پہلا باب

پہلی حِکایت ... کی

یعنے فائدہ جو یاروں ... *

بِشن سرما پنڈِت کہنے لگا کِہ اب ... باتیں کہتا ہُوں جو لوگ بے مقدور دانا مُفلِس اور دوست ... اپنا کام اِن چار جانوروں کی طرح کرتے ہیں - راجا کے بیٹوں نے پُوچھا وہ کیوں کر ہے؟ اُس کا بیان جُدا جُدا کرو *

لگ پتنگ کوّے اور چڑیمار کی داستان

پِھر پنڈِت بولا کِہ گوداوری ندی کے کِنارے بڑا سا ایک سینبھل کا درَخت تھا - اُس گِرد نَواح کے تمام پرَندے رات کو اُس پر بسیرا لِیا کرتے ایک روز مُنہہ اندھیرے لگ‌پتنگ کوّے کی آنکھ کُھلی - دیکھتا کِیا ہے؟ کِہ ایک چِڑی مار کاندھے پر جال دھرے مَلِکُ‌الموت کی صورت بنائے چلا آتا ہے - یِہ اپنے دِل میں اندیشہ کرنے لگا - کِہ آج بڑی فجر کے وقت صورتِ منحُوس نظر آئی ہے - دیکھا چاہیئے کیا ہو - یِہی کہہ کر اُس شِکاری کے پیچھے لگ لِیا - آخِرش کُچھ ایک آگے بڑھ کر تھوڑے چاول جھولی سے نِکال کے ایک جگہہ پر درَخت کے نِیچے چِھٹکائے - اور اپنے کاندھے کا جال اُس پر بِچھا کر آپ ایک گوشے میں چِھپ رہا - اُس عرصے میں چِترگریو

نام کبوتروں کا بادشاہ اپنی فوج کے ساتھ ھوا پر سے اُس میدان میں آ پہنچا اور اُنھ میں سے بعضے کبوتروں کی نظر بکھرے ھوئے دانوں پر پڑی - تو ھر ایک کو اُنھ دانوں کے چگنے کی خواھش ھوئی - چترگریو اُنھ نادانوں کی خام طمعی کو دیکھ کر کہنے لگا - اے یارو! بھلا ٹک غور تو کرو اِس جنگل میں دانے کہاں سے آئے؟ اگر یہاں آدمی ھوں تو کہہ سکئے کہ اُنھ کے کھانے کھلانے سے دانے زمین میں گرے ھونگے - سو تو نہیں - اور یہہ چاول جو اِس درخت کے نیچے پڑے نظر آتے ھیں سو اِس میں کچھ فریب ھے - اگر تم دانا کھانے کے لیئے نیچے اُترو گے تو تمھارا احوال اُس مسافر کا سا ھوگا جو سونے کی پایل کے لیئے چھلے میں پھنسکر بوڑھے شیر کا لقمہ ھوا *

کبوتروں نے پوچھا وہ قصہ کیوں کر ھے؟

چترگریو نے کہا -

حکایت بوڑھے باگھ اور مسافر کی

ایک دن میں دکھن کی طرف کسی جنگل میں چرائی کو گیا تھا وھاں دیکھا کہ ایک بوڑھا باگھ منہہ کعبے کی طرف کیئے مودب ھوکر تالاب کنارے بیٹھا ھے جو کوئی راھی مسافر اُس طرف کو ھوکر نکلتا وہ کہتا کہ میرے پاس سونے کی پایل ھے - اُس کو میں خدا کی راہ پر دیا چاھتا ھوں جو کوئی لے میں اُسے دوں لیکن مارے ڈر کے اُس کے نزدیک کوئی نہ آتا *

حِکایت بُوڑھے باگھ اور مُسافِر کي

قضاکار ایک روز کِسي مُسافِرِ اجل گرِفتہ کو یِہ ہوَس ہوئي کِہ اُس زیوَر کو شیر سے لِیا چاہیئے دِل میں خِیال کِیا ۔ ایسا مالِ مُفت پِھر کہاں ہاتھ آویگا معلوم ہوتا ہي کِہ میرے بخت نے یاوَرِي کي اور طالِعوں نے مدد ۔ یِہ سمَجھ کر چاہا کِہ باگھ کے پاس جاوے پِھر جان کي دہشت سے اندیشہ کرنے لگا کِہ یکایک دُشمن کي مِیٹھي بات پر بھروسا نہ کِیا چاہیئے اگرچہ اُس کے نزدیک پایل ہي پر اُسے کیوں کر لوں ۔ چُنانچہ زہر کے ساتھ ہرچند شہد مِلا ہو تاہم اُس میں خطرہ جان کا ہي اور جِس بُرائي میں بھلائي شامِل ہو ۔ وُہ بِھي خوب نہیں پِھر من میں سوچا ۔ جہاں گنج تہاں مار ۔ جہاں پھول تہاں خار ۔ اور زر کے مُحتاج کو ہر جگہ خوف ہي اب جو میں ڈر کر رہ جاؤں تو دولت میرے ہاتھ نہ آویگي آدمي اُس کے واسطے کیسِي کیسِي مِحنتیں کرتے ہیں اور کیا کیا اذیتیں اُٹھاتے ہیں تب وُہ ہاتھ آتِي ہي *

آخِر یِہ سب سوچ بِچار کرکے بولا ۔ اي شیر! وُہ چیز جو لِلّٰہ دِیا چاہتا ہي سو کہاں ہي دِکھا تب اُس نے وُہ پایل ہاتھ پسار کے دِکھلائي ۔ بوڑھي بولا ۔ تُو باگھ ۔ میں مانُس ۔ میرا مانس تیرا اَدھار ۔ مُجھے تیرا بھروسا نہیں ۔ میں تیرے پاس کیوں کر آؤں؟ شیر بولا تُو نہیں جانتا ہي کِہ میں نے مانس کھانا چھوڑ دِیا اگر گوشت کي مُجھے خواہِش ہو تو میں جنگل سے ہِرن مار کر کیوں نہ کھاؤں اور تُجھے پکڑ کر کیوں نہ کھاجاؤں؟ لیکِن میں نے زُہد اِختیار کِیا ۔ اب یِہ پایل میرے کِس کام آویگي ۔ تُجھے فقیر دیکھ کر دیتا

لگ پتنگ کوّے اور چڑیمار کي داستان

گاے سوکھي گھاس کھاتي هي اور دودھ میٹھا دیتي هي لیکن دودھ اُس کا بہ سبب گھاس کھانے کے میٹھا نہیں - بلکہ وہ اُس کي ذات سے میٹھا هي - اِتنا کہہ کر وہ توُ مرگیا - چترگریو کبوتروں کے بادشاہ نے کہا اي بھائیو! اگر دانا کھانے کو درخت کے نیچے اُتروگے - جیسا کہ اُس مُسافِر لالچي نے اندیشہ نہ کیا پایل کے لالچ اپني جان مُفت برباد دي - ویسا هي تُم بھي اِنھ دانوں کي طمع سے گرِفتار ہوکے قدرِ عافیت معلوم کروگے - اي یارو! میں نے کبھي اِس درخت کے تلے دانا پڑا نہیں دیکھا - بزرگوں نے کہا هي کہ تھوڑے کھانے سے - اور پڑھے بیٹے سے - اور سیانی عورت سے جو اپنے خصم کے کہنے میں هو اور اُس آقا سے جس کو اپني خِدمت کي قوّت سے اپنا کیا هو - اور سوچي هوئي بات سے - اور جو کام عاقِلوں کي صلاح سے هُوا هو - اِنھ چھ چیزوں سے کبھي زبوني پیدا نہ هوگي اگر اپني بھلائي چاهتے هو تو اِنھ دانوں سے هاتھ اُٹھاؤ *

جو کبوتر اُنھ میں نادان تھا اُس نے کہا اي بھائیو! اگر ایسي بات چیت سے هم ڈرینگے تو دانا کہیں کھانے نہ پاوینگے - جہاں کہیں چرائي کو جائینگے اگر ایسا هي دغدغہ دِل میں لاوینگے تو گویا اپني روزي کا دروازہ اپنے هي هاتھوں سے بند کرینگے - میں تو اِنھ دانوں کو هرگز نہ چھوڑوں گا - خیر جب سب کبوتر اُس کے کہنے سے درخت کے نیچے آئے چترگریو بڑا عاقِل تھا - اُس کے نزدیک کوئي مُشکِل نہ رهتي اور هر ایک کو نصیحت کیا کرتا - جب سب یار نیچے جاچکے تب یہہ کہا - اب تنہا رهنا میرا بے لُطف

هي - مرگِ انبوه جشنے دارد سانه اِنهہ کے جوْ هوْ سوْ هوْ - آخِر وُه بِهي اُتَر کر جلد شریک هوا - چِڑیمارے دیکھا - اب توْ سب آچُکے - جهٹ سے جال کهینچ لِیا تمام کبوتر جال میں پهنس گئے تب وے اُس نادان کوْ لعنت و ملامت کرنے لگے کِہ هم اِس بیوقوف کے کهنے سے ریچهے آئے توْ دام میں پهنسے *

کبوتر نادان اُنهہ کے طعن و تشنیع سے ایسا شرمِندہ هوا جوْ اُس کوْ مُنهہ دِکهانیکي جگہ نہ رهي کها بُزُرگوں کا قوْل سچ هي اگر دس آدمي کوْ ایک مُشکِل پیش آوے توْ ایک آدمي کوْ نہ چاهیئے کِہ مُخالِف ہنکر اُس میں سبقت کرے جوْ بهلا هوْ توْ سب کهیں کِہ هم بِهي اِس میں مددگار تهے - خُدا نہ خواستہ اگر کُچهہ اوْر صورت هوْ توْ هر ایک اُسي پر گُناه ثابِت کرے چِترگریوْ نے کها - اِس وقت ملامت کرني کیا فائِدہ ؟

ملامت روا هي سلامت کي جا
جوْ وُه جا چُکي هي ملامت خطا

اي بهائیوْ! گُناہ اوْر خطا کِسو کي نهیں جوْ کُچهہ خواهِشِ اِلٰهي هي وُهي هوْتي هي

قضا کے هاتهہ هیں پانچ اُنگلیاں وو
اگر چاهے کرے بےجاں کِسي کوْ
رکهے آنکهوں پہ دوْ اوْر کان پر دوْ
اوْر ایک رکهے لب پہ وُه بوْلے کہ چُپ هوْ ۰

یارو اگر دِن بُرا آتا هي تو نیک کام بھي بد هو جاتا هي - چُنانچہ ماں باپ سے زیادہ مِہربان اپنے بیٹا بیٹي کے حق میں کوئي نہیں لیکن بعضے وقت ایسا هوتا هي کِہ وهي ماں باپ اپنے فرزندوں کے دُشمن هوتے هیں مثَل هي - گَوالا جب گاے کا دودھ دوهتا هي تب بچھڑے کے گلے کو گاے کے پاؤں سے باندهتا هي - اُس وقت وهي پاؤں بچھڑوں کي بیڑي هوتا هي اور وہ گَوالا اپنا مطلب حاصِل کر لیتا هي - سُنو دوستو! اب شور مت کرو - کُچھ ایسا اندیشہ کرو کِہ موجِب هر ایک کي مخلصِي کا هو - یار وهي جو بُرے وقت میں کام آوے - فراغت میں هر کوئي کہتا هي کِہ میں تُمھارا دوست هوں اگر کِسي کو کُچھ ضرور کام در پیش هو اور اُس کے سبب مغموم هووے تو اُس کو لوگ مرد نہیں کہتے - بلکہ نامرد کر مشہور کرتے هیں مرد وہ هي کِہ جو حادثہ اُس پر پڑے تو دِل اپنا مضبوط رکھے اور سوچ بچار اِس بات کا کرے کِہ اُس سے اپنا کام سرانجام هووے - قول بُزرگوں کا هي

اِضطرابي هي عبَث کِلکِ قضانے تیرے
لِکھ دیا هي جو نصیبوں میں وهي هوویگا

اب ایسي فِکر کیا چاهیئے کِہ هر ایک اِس بند سے نجات پاوے کیوں کِہ عقلمندوں نے کہا هي کِہ چھ چیزیں آدمي کو چاهیئیں - پہلي اُنھ میں سے یہہ هي - کِہ اگر کِسي بلاے ناگہاني میں گِرِفتار هو جاوے تو اُس سے هرگِز نہ گھبراوے - دوسري یہہ جو کوئي کِسو کے یہاں بڑا آدمي آوے تو اُس کي تواضُع کرے - تیسري یہہ جو بات مجلِس میں کہے سو بر محل کہے - چوتھي یہہ کِہ

لڑائي مئیں دِل چلاوے۔ پانچویں یِہ کِہ اپنے تئیں خلق کي زبان سے بچاوے اؤر نیک کہلاوے۔ چھٹھي یِہ هي کِہ عِلم کي تحصِیل مئیں دِل لگاوے۔ اؤر چھ چیزئیں مرد کؤ نہ چاهیئیں۔ پہلے بہُت سؤنا۔ دوسرے عِبادت مئیں کاهِلي کرنی۔ تیسرے هر ایک کام مئیں ڈرتے رهنا۔ چؤتھے غُصّہ کرنا۔ پانچوئیں بُرا کہنا پڑوسیوں کؤ۔ چھٹھے غِیبت کرني لؤگوں کي اؤر هنسنا اُن پر۔ اے اي بھائیو! مئیرے اِتّفاق سے کام کرؤ اؤر مئیري بات کؤ سُنؤ تؤ تُمھاري مخلصي هؤوے۔ کبوتروں نے کہا۔ اي بادشاہ! جؤ پہلے تُمھارا کہا هم سُنتے۔ ائیسے فضیحت اؤر رُسوا نہ هؤتے۔ اب جؤ کُچھ فرماؤ سؤ بجا لاوئیں بادشاہ نے کہا۔ یارؤ! جؤ دس شخص پر ائیک مُشکِل آپڑے۔ اُنھ مئیں سے ائیک کؤ چاهِیئے کِہ مُختار هؤکر اپنے تئیں نمود کرے کیوں کِہ اگر وُہ کام خوب هؤ تؤ سب کہئیں کِہ اُس مئیں هم شریک تھے۔ جؤ بد هؤ تؤ سب کہئیں کِہ فلانے نے یِہ کام کِیا هي۔ اب جؤ کُچھ هوا سؤ هوا لیکِن بِالفعل سب کبوتر ائیک دِل هؤکر ائیکبارگي جال سمئیت اُڑؤ۔ چُنانچہ ائیک گھاس کے تِنکے سے جؤ ائیک پَرند کؤ باندھئیں تؤ زؤر سے اُس طائِر کے وُہ تِنکا ٹوٹ جاوے اگر وئیسے هِي بہُت سے تِنکے ائیک جگہ کرکے رسّا بانٹئیں تؤ اُس سے هاتھي بندھا رهے۔ هرچند هاتھي زؤر کرے پر هرگز نہ تؤڑ سکے۔ غَرَض جؤ اُس نے کہا سؤ اُنھوں نے کیا۔ یعنے سب زؤر سے جال لے اُڑے۔ اؤر چڑیمار نے کئي کؤس تک پیچھا اُنھ کا کِیا۔ جب وے نظر سے غائِب هوئے تب وُہ نا اُمّید هؤکر پِھر گئیا۔ کبوتروں نے کہا۔ اي بادشاہ! شِکاري نے همارے گؤشت کھانے سے

کے رکھتے ھیٔں یعنے جان کوٗ دوٗلت اوٗر لوَاحِقوں سے بچاتے ھیٔں۔اپني جان کي مُحافظت ھر ایٔکث شَيْ پر مُقدّم جانا چاھیٔے کیوں کِہ اس کے سبب دین و دُنیا کا کام انجام پاتا ھي۔ چِترگریٖو بوٗلا اي دوٗست! تو جوٗ کہتا ھي سوٗ دُنیا کا یِہي دستُور ھي لیٔکِن میٔں اپنے لوَاحِقوں کا دُکھ دیٔکھ نہیں سکتا۔ آگے بھي لوٗگث کہہ گئے ھیٔں۔کِہ دانا غیٔر کے واسطے جان اوٗر دوٗلت دیٔتا ھي پس غیٔر کے لِیٔے اپني دوٗلت اوٗر زِندگي سے ھاتھ اُٹھانا مُناسِب ھي اوٗر یِے سب ذات اوٗر زوٗر میٔں میٔرے برابر ھیٔں۔ پس میٔري بُزُرگي سے فائِدہ اِن کوٗ کیا ھوٗگا؟ بغیٔر اُجرت کے میٔري رِفاقت میٔں رہتے ھیٔں۔ اِس میٔں اگر میٔري جان جاوے اوٗر اِنھ کي مخلِصِي ھوٗوے توٗ مُجھے قبول ھي۔ کیوں کِہ اِس جِسمِ فانِي کا کُچھ اِعتبار نہیں جوٗ اِس سے دُنیا میٔں بھلائي رھے توٗ بِہتر ھي کِس واسطے کِہ وُہ توٗ ایٔکث دم میٔں فنا پِذیر ھي اوٗر یِہ ھزاروں بَرس رہتي ھي *

* یِہ بات ھِرنّکث سُنکر بہُت خوش ھوا اوٗر کہا۔ صد آفریں تُم کوٗ کِہ اپنے رفیقوں پر تُمھارا یہاں تکث دِل ھي۔ خیٔر ھِرنّکث چوھے نے ھر ایٔکث کبوتر کے پاؤں کے پھندے کاٹ کر تعظیم و تکریم سب کي کي۔ پِھر چِترگریٖو کي طرَف مُتوَجّہ ھوٗکر کہا۔سُن یار! جال میٔں گرِفتار ھوٗنے کا افسوٗس نہ کرنا۔ کیوں کِہ ھرج مرج سب پر یوٗنہیں ھوٗتا چلا آتا ھي۔ بوٗلا اگر ھم دانا ھوٗتے توٗ جال میٔں چِڑیمار کے نہ پھنستي۔ ھِرنّکث کہنے لگا کِہ دیٔکھوٗ کرگس نزدیکث آسمان کے اُڑتا ھے گوٗشت کا حِصّہ دیٔکھے توٗ اُسي وقت نیچے آتا ھي اگر کِسو نے

وھاں جال بِچھایا ھو تو کیا جایے؟ کیوں کِہ خُدا کے کام مٖیں عقلِ ضعیف کا کیا مقدور جو دخل کرسکے روزِ بد کي تاثیر ایسي ھي جو چاند سورج چاھیں کِہ اپنے تیئں گھن سے بچاویں تو بچا نہیں سکتے ۔ ھِرنک نے دو چار باتیں نصیحت اور دِلاسے کي کرکے مِہمانی کِھلا پِلا اُسے وِداع کیا ۔ اور دونوں یار آپس مٖیں بغلگیر ھوکر آنکھیں بھرلائے ۔ اور چوھے نے مخدوم شیخ سعدي کا یہہ شِعر پڑھا

چشم و دِل سعدي کے تیرے ساتھ ھٖیں
جانیو تُو مت کِہ تنہا ھُوں چلا

چِترگریو بادشاہ کبوتروں کا لشکر سمیت اپنے مُلک کي طرف چلا ۔ اور ھِرنک اپنے بِل مٖیں گُھسا ۔ پھر وُھي لگ پتنگ کوّا کِہ جِس کا مذکور پہلے ھُوا اور اُس چِڑیمار کا مُنہہ مُنہہ اندھیرے دیکھ کر ساتھ لگ لِیا تھا ۔ اُس نے تمام احوال (جو کبوتروں پر گُذرا تھا) دیکھا تو حیران ھو کر کہا ۔ سُبحان اللہ! دیکھو تو محبّت اور دوستي مٖیں کِتنا بڑا فایدہ ھي کِہ کِس بُرے وقت مٖیں یار کام آیا

پیل کیچڑ مٖیں پھنسے کو چاھیئے ھاتھي قوي
یار درماندے کي کرتا ھي مدد یارِ ولي

وہ کوّا چوھے کے بِل کے پاس آیا اور نرم نرم آواز سے کہنے لگا ۔ اي ھِرنک! مٖیں نے اِتنا سَفر کِیا ھي لیکِن تُم سا یارِ وفادار دُنیا مٖیں کہیں نہیں دیکھا ۔ میري ایک عرض ھي جو قبول کرو تو کہوں جب چوھے نے آواز کوّے کي

سُني تو سوراخ سے بولا۔ تو کون هي؟ اور کہاں سے آتا هي؟ کہا مئیں لگ پَتنگ نام کوّا هُوں۔ اب یِہ چاهتا هُوں کِہ تُم سے دوستي کروں۔ چوها بولا۔ مئیں چوها تو کوّا مئیں تیري خُوراک تُو میرا کهانیوالا۔ پس هماري تُمهاري دوستي کیوں کر بن پڑے؟ جاؤ کِسي کوّے یا اور کِسو پَنچھي سے دوستي کرو۔ اگر مئیں تُم سے دوستي کروں تو وُہ مثَل هو جئیسا کِہ گِیدڑ اور هِرَن مئیں بہ سبب یاري کے هُوئي۔ کوّے نے پُوچها کِہ اُنھ کا قِصّہ کیوں کر هي؟

حِکایت سبدھ کوّے اور هِرَن اور چُھدر بُدھ گِیدڑ کي

چوهے نے کہا مئیں نے سُنا هي کِہ پُورب کي طرَف گنگا کے کنارے چنپاوتي نام ایک نگري هي۔ اُس کے نزدیک ایک جنگل هي۔ اُس مئیں ایک کوّا اور هِرَن دو یار جاني رها کرتے تهے۔ هِرَن خوب تازہ توانا تها۔ ایک گِیدڑ اُس کے مُتاپے کو دیکھ کر بہُت خُوش هوا اور دِل مئیں اپنے ٹهہرایا پہلے اِس هِرَن سے روباہ‌بازي کِیا چاهیئے۔ تِس کے پیچهے اُس کے گوشت سے اپني داڑھ کو گرم کِیجیے۔ یِہ نِیّت کر کے هولے هولے هِرَن کے پاس آیا اور کہا السّلامُ علیکُ۔ اي هِرَن! خیر و عافیت۔ هِرَن بولا تُو کون هي؟ کہا مئیں گِیدڑ هوں نام میرا چُهدربُدھ هي۔ اِس جنگل مئیں بغیر دوست کے جیوں مُردہ پڑا رهتا هُوں اب تُم سے جو مُلاقات هوئي هي تو اپنے تئیں مئیں نے جیتوں کي دفعہ مئیں شُمار کِیا اور جانا کِہ اب میرے طالع جاگے

اِسي گُفتگو میں تھے کِہ سُورج کے قازِے دریاے نِیل سے اُتر کر کنارے میں جا غوطہ مارا اور پِیچھے سے باز کالی رات کا نمودار هوا ۔ هِرَن جهاں رات کو رهتا تھا وهاں گیا ۔ گِیدڑ بھِي اُس کے پِیچھے لگا هوا اُس کے ڈیرے لگ چلا گیا ۔ وهاں ایک درَخت چنپا کا تھا اور ایک سُبُدھ نام کوّا هِرَن کا قدیم دوست تھا ۔ دیکھتے هِي بولا ۔ اي یار! یِہ دوسرا کون هي؟ جو تُم اپنے ساتھ کر لائے هو ۔ کہا یِہ گِیدڑ هي اور نیک ذات معلوم هوتا هي اور مُجھ سے دوستي کِیا چاهتا هي ۔ کوّے نے کہا جِسّے کِہ آشنائي نہ هو اُس کي بات کو یک بیک نہ سُنا چاهیئے اور اپني جگہ میں رهنے نہ دیجئے ۔ مگر تُو نے بات اُس کرگسّ اور بِلّي کي نهیں سُني؟ اُس نے پُوچھا وہ کیوں کر هي؟

نقل ایک گِدھ اور بِلّي کي

کوّے نے کہا میں نے یوں سُنا هي کِہ بھاگ رتھي ندّي کے کنارے ایک پہاڑ هي ۔ اُسے گِرد کوٹ کہتے هیں اور اُس پر ایک بڑا درَخت سینبل کا تھا ۔ اُس کے کھولو میں ایک بُوڑھا ضعیف گِدھ برسوں سے رها کرتا تھا ۔ اُس کے پر و بال میں اِتني تاب و طاقت نہ تھي جو کهیں اِدھر اُدھر کھانے پینے کے واسطے جایا کرے ۔ لیکن اکثر پرندے جو اُس درَخت پر رهاکرتے تھے هر ایک جانور کھانے کي چیز اُس کے لیئے اپني چونچ میں [illegible] سے اپني گُذران همیشہ کیا کرتا ٭

نقل ايک گدھ اور بِلّي کي

ايک دِن ايک بِلّي اُس تاک پر وهاں آئي کہ اُنھ جانوروں کے بچّے کھايا چاهيئے - بچّوں نے اُسے ديکھ کر شور ڈالا - گدھ کو بُڑھاپے کے سبب آنکھوں سے نہ سوجھتا تھا - بچّوں کا غوغا سُنکر اُس خوف سے سِر نِکالا اور کہا کہ تُو کون هي جو يہاں چلا آتا هي؟ بِلّي نے جو کرگس کو ديکھا تو ڈري کہ يہہ جانور بڑا هيبت‌ناک هي - اپنے دِل ميں کہا کہ اب ميں ماري گئي کيوں کہ جگہہ بھاگنے کي نہ رهي پس اب يہي بِہتر هي کہ اُس کے نزديک جاکر کُچھ بات بنايئے کہ دِل اُس کا فريفتہ هو - آهستہ آهستہ کرگس کے پاس آکر سلام کيا - اُس نے پُوچھا تو کون هي؟ اِس نے غريبي سے کہا ميں غريب بِلّي هوں - کہا اگر تو بِلّي هي تو يہاں سے جلد بھاگ - نہيں تو ميں هوں بھوکھا - تيرا لہو پيجاؤنگا - اُنّے کہا ميں ايک بات تُم سے کہتي هوں جو مارنے کے قابِل هُوں تو مُجھے مارڈاليو اور نہيں تو چھوڑ ديجيو - وُہ بولا جو تيرے دِل ميں هو سو ظاهِر کر - بولي کہ سُنو صاحِب! آدمي بدذات اور نيک ذات قول و فِعل سے پہچانا جاتا هي اگرچہ يہہ بات دُرست هي جو سب کہتے هيں کہ بِلّي جانور کي مارنے والي اور مانس ادهاري هي اگر يہہ بات دِل ميں لاکر مُجھے مار ڈالو تو تُمھاري بزرگي معلوم هُوئي پر شايد تُم نے ميرے زُهد کا احوال کِسو سے نہيں سُنا کہ ميں بغير اشنان کُچھ کام نہيں کرتي هُوں اور گوشت کھانا بالکل جانوروں کا چھوڑ ديا هي کہ اپني اور دوسرے کي جان برابر جانتي هوں اور رات دِن خُدا کي بندگي ميں رهتي هوں - اب ... تُمھاري خدمت ميں

آئي ھي * جب یہاں سے اکثر جانور داد چُگنے کے واسطے گنگا کے کنارے جاتے تھے - اُنھ کي زباني آپ کے اوصاف سُنکر دِل اِس عاصي کا نہایت راغِب ھُوا - کِہ ایسے بزُرگ کے قَدم دیکھا چاھیئے - کِہ جتنے گُناہ اپنے میں ھوں سو دور ھو جاویں - اِس نِیّت سے آپ کے قَدم آدیکھے ھیں - اور تُم میرے مارنے کا قصد رکھتے ھو - ایسا کِسو نے نہیں کِیا جیسا تُم کِیا چاھتے ھو - اگر کوئي کُلھاڑي ھاتھ میں لیکر دَرَخْت کاٹنے کے واسطے آتا ھي - اور وُہ اُس کي چھاؤں میں بیٹھتا ھي دَرَخْت اپني بڑائي سے چھاؤں اُس کے سِر سے دُور نہیں کرتا - میں تیري مُلاقات کے واسطے اِتني راہ طے کر کے آئي ھوں - اور تو چاھتا ھي کِہ مُجھے مار ڈالے - اگر مِہمان کِسي کے گھر جاتا ھي جو صاحِبِ خانہ مِہماني نہیں کرتا - تو تیري طرح کڑوي بات بھي نہیں کہتا اگر بہُت مُدارات نہیں کرتا - بھلا تھوڑا ٹھنڈھا پاني پِلاتا ھي - اور میٹھي بات تو کہتا ھي *

جہاں کہیں صاحِبِ درد ھي - اگر اُس کے پاس کوئي ھُنرمَند یا بے ھُنَر جاتا ھي - تو دونوں پر برابر نظَر رکھتا ھي - جیسا کِہ آفتاب اپني شُعاع سے کِسي کو محروم نہیں رکھتا - یِہ نہیں کرتا کِہ بڑے آدمي کے گھر پر اُجالا کرے - اور چھوٹے آدمي کے گھر پر اندھیرا *

جب دِل کرگَس کا اُس کي باتوں سے نرم ھُوا - تب کہا - اِس دَرَخْت پر جانوروں کے بچّے ھیں - واسطے اِحتیاط کے اِتني تُجھے باتیں کہیں - اپنے دل میں کُچھ نہ لانا - بلّي دونوں ھاتھ اپنے کانوں پر رکھ کر کہنے لگي

استغفرالله! یہہ بات جو تُونے کہي اگر کوئي اور کہتا تو میں اُس پر زہر کھاتي کیوں کِہ میں نے بہُت عِلم کي کِتابیں پڑھي ھیں۔ اور خُدا کي راہ خوب معلوم کي ھي۔ اور عالِموں۔ فاضِلوں۔ اور دین داروں سے سُنا ھي۔ کِہ کِسي کا دِل آزُردہ کرنا گُناہِ کبیرہ ھي۔ جو کوئي جانور کو مار کر اُس کا گوشت کھاوے۔ جب لگ وُہ اُس کي زباں پر ھي تب ھِي تک مزہ پاوے۔ جب حَلق کے نیچے اُترا تو کُچھ نہیں۔ اور یہہ نہیں جانتا کِہ وُہ غریب اپني جان سے جاتا ھي۔ اور جان اُس کي کِس مُشکِل سے نِکلتي ھي*

بھلا اِس کھانے میں کیا لُطف ھِي؟ یہہ نہیں جانتا کِہ کل کو حِساب دینا ھوگا۔ اور اُس کے جَواب سے کیوں کر عُہدہ برآ ھوگا؟ حیوان کو اذِیّت دینے کي۔ اور چیونٹي کي جان مارنے کي سزا اپني آنکھ سے دیکھتا ھي پس چاھیئے کِہ اپني جان سے چیونٹي کي جان کو بہتر جانے کیوں کِہ مرنا برحق ھي۔ جب لگ ھو سکے بدي نہ کرے۔ بِلّي کي پُر فریب باتوں نے دِل گِدھ کا مُلایم اور نرم کیا۔ خیر بعد اِس جَواب و سُوال کے وُہ بِلّي وھاں رھنے لگي۔ دو ایک دِن رھکر یہہ مکارہ ھولے ھولے جاکر دو تین بچّوں کو پکڑ لائي۔ کرکس بچّوں کي آواز سُنکر بولا۔ اِنھہ بچّوں کو تو کیوں لائي؟ کہا میرے بھي دو تین ایک لڑکے ھیں۔ بہُت دِن ھوئے میں نے اُنھیں نہیں دیکھا۔ میرا دِل اُنھہ میں لگ رھا ھي۔ اکثر اُن کو یاد کر کر کے روتي ھوں اِس واسطے اِنھیں لائي ھُوں کِہ جو اُنھہ کي جگہ اِنھہ کو دیکھ کر میرا دِل پیچھے پڑے۔ گِدھ تو جانتا کہ بِلّي سچ کہتي ھي اور بِلّي نے اُنھہ بچّوں کو

لاکر کھالیا پھر اِسي طرح سے ایک - ایک - دو - دو - لاتي تھي اور کھاتي تھي - یہاں تک کِہ سب کو تمام کیا - اور اپني راہ لي - جب سب پرندے اُس دَرَخت کے رھنے والے اپنے اپنے گھونسلے میں آئي - تو بچّوں کي تلاش کرنے لگے کِہ ھمارے بچوں کو کون لیگیا ؟ جب بہت سي جست وجو کي تو بچوں کي کُچھ ھڈّیاں دَرَخت کے نیچے اور کُچھ گِدھ کے کھنڈھلے میں پائیں - تب تو سب کو یِہي یقین ھُوا کِہ بچوں کو اِسي گِدھ نے کھایا ھي - اپني کوکھ کي آگ سے ھر ایک جانور بے تاب ھو کر اُس گِدھ کو مارنے لگا یہاں تک جو نچیں ماریں کِہ اُس بیچارے کو مار ھي ڈالا - یِہ کہکر کوّے نے کہا اي ھِرَن ! غیر آشنا کو اپنے گھر میں راہ دینے سے یِہ فائدہ ھوتا ھي - گیدڑ یِہ بات سُنکر غُصّے ھُوا اور بولا اي کوّے تیرا سُبدھ نام ھي پر تجھ میں کُچھ عقل نہیں ھي کیوں کِہ کوئي شخص دوستي ماں کے پیٹ سے نہیں لے نِکلتا *

پہلے جب تُجھ سے اور اِس ھِرَن سے مُلاقات ھوئي تھي - نہ تو اُسے پہچانتا تھا نہ تجھے - جب تُم دونوں ایک جگہ رھنے لگے - تو روز بہ روز دوستي زیادہ ھُوئي - جو اچّھے لوگ ھیں وے سب کو دوست جانتے ھیں - یِہ کام مُنافِقوں کا ھي - جو کِسي کو دوست - اور کِسي کو دُشمن جانے - ھم ایک ھي گھر کے غُلام ھیں - جیسا کِہ ھِرَن میرا دوست ھي - ویسا ھي تُو بِھي بلکہ اُس سے بہتر - پِھر ھِرَن بولا اي سُبدھ ! فِي الحقِیقت ھم سب آپس میں بھائي ھیں - جیسا کِہ کلامِ مجید میں بِھي آیا ھي - اُس کا حاصِل یوں ھي

"کِ سب مؤمِن آپَس مئیں بھائي ھئیں"۔ اگر یِہہ گِیدڑ چاھتا ھي کِ ھماري صُحبت مئیں رھے۔ تو اِس مئیں ھمارا کیا نُقصان ھي؟ جِتنے یار آشنا کِسي کے زیادہ ھوں تو گویا اُس کي دولت زیادہ ھُوئي۔ یِہہ سُنکر کوّے نے یِہہ مِصرَع پڑھا۔

یار جِاني کي خوشي گر اِس مئیں ھي تو خوب ھي

اِسي گُفتگو مئیں رات کٹ گئي۔ چاند چھِپ گئیا۔ اور سورج نِکل آیا تینوں یار کوّا۔ گِیدڑ۔ ھِرَن۔ اپني اپني چرائي کو۔ چرائي کي جگہہ جاتے۔ ھر روز اِسي طرح ھر ایک طرف سے چر چُگ آتے۔ اور ایک جگہہ مئیں آکر سو رھتے۔ یوں اوقات بَسري کیا کرتے۔ ایک روز شَغالِ بدباطِن (جو ھِرَن کے گوشت پر دانت لگا رھا تھا) ایک جَو کا کھیت تر و تازہ (کہ جِس مئیں کِسان نے ھِرَن پکڑنے کے واسطے کل لگائي تھي) دیکھ کر دوڑا آیا۔ ھِرَن کو ایک طرَف لیکے کہا سُن یار! تُو سُوکھي گھاس کھاتا ھي۔ مُجھ سے دیکھا نہیں جاتا۔ مُجھے کمال قلق رھتا ھي۔ آج ایک جو کا ھرا کھیت تُمھارے لایِق دیکھ آیا ھُوں اور خاطِر جمع سے بے کھٹکے چرو تو دِل میرا ٹھنڈھا ھو اور آنکھیں روشن

فجر ھوتے ھِي دونوں چلے۔ جب کھیت کے نزدیک پہُنچے۔ گیدڑ بولا جاؤ۔ جي بھر کے کھاؤ۔ ھِرَن ھِیئے کا اندھا۔ کھیت کي ھریاول کو دیکھ بے تامُّل دوڑا۔ اور بے اندیشے کھانے لگا۔ اُسي وقت پھندے مئیں پھنس گئیا۔ گِیدڑ بدذات دِل کي خوشي سے لگا ناچنے اور اپنے ھاتھ پاؤں کو لگا نے

دے مارنے - آھوے جانا کِہ میرے گِرفتار ہوںے کے سبب اپني جان کھوتا هي - یِہ نہ جانا کِہ صوفي دسترخُوان کو دیکھ کر کودتا هي - ہِرَن بولا اي یار! میرے واسطے کیوں اپنے تئیں ہلاک کرتا هي؟ کیا تُمھیں معلوم نہیں جو تُمھارے دانت فضلِ اِلٰہي تلوار کي دھار سے بِھي تیز ھئیں؟ اِس پھندے کي رسّي کو کیوں نہیں کاٹ ڈالتے ہو؟ گِیدڑ بولا اي میري آنکھوں کے تارے! میں بسر و چشم حاضِر ھُوں - لیکِن آج میں نے روزہ رکّھا هي - اور یِہ دام چمڑے کا - جو دانت لگاؤں تو روزہ مکروہ ہوگا - شب درمیان هي - کل صُبح کو جو کُچھ اپني نجابتِ ذاتي کے مُوافِق ہوگا سو آپ کي خِدمت سے قُصور نہ کرونگا - رات تو یوں گُذري - جب فجر ھُوئي - اُس سُبدھ کوّے نے اپنے یارِ قدیم ہِرَن کو نہ دیکھا - دِل میں اندیشہ کِیا - کِہ آج رات میرا یار مکان پر نہیں آیا مُجھے یے آثار بھلائي کے نہیں نظر آتے - دیکھوں تو کیا صورت هي؟ یِہ کہکر ہر طرف ڈھونڈھنے لگا *

دیکھتا کیا هي؟ کِہ ایک جگہ دام میں ہِرَن گِرِفتار هي - اپنا سِر زمین سے دے مارا - اور آہ مار کر کہنے لگا - کِہ میں نے تُمھیں نہیں کہا تھا کِہ یِہ گِیدڑ بدبخت شریر هي جو کوئي اپنے یار کا کہا نہ کرے - یِہي خرابي کا دِن اُس کے آگے آتا هي - اب وُہ تیرا یار گِیدڑ کہاں هي؟ کہا میرے گوشت کا بھوکھا یہاں کہیں بیٹھا ہوگا - بولا خیر جو کُچھ ہوني تھي سو ہوئي - اب تئیں اپنے تئیں مُردہ بنا کر دم سادھ جا - جب میں بولوں تب تو اُٹھ بھاگیو - ہِرَن نے وُہِي کِیا جو کوّے نے کہا - اِتنے میں کھیت والا جب اُس کے پاس

آیا۔ اور دیکھا کِہ ایک مُوا ھُوا ھِرنا موٹاسا دام میں پھنسا ھي بہُت افسوس کِیا۔ جو میں اِسے زِندہ پاتا تو کیا خوب ھوتا! ھولےھولے اُس کے گلے کا بند کاٹ کر اُسے تفاوت کر دِیا۔ اور آپ جال اُٹھانے کي فِکر میں لگا۔ اُس نے چُھٹکارا پایا۔ اِس میں کوّا بولا۔ تو یِہ اُٹھ کر بھاگا *

اُس نے دیکھا کِہ ھرنا چلا ایک کُھٹکا اُس کے ھاتھ میں تھا۔ بھاگتے کے پیچھے پھینکا۔ گیدڑ جو وھاں اُس کے لہُو کا پیاسا دبکا ھُوا بیٹھا تھا اُس کے سِر میں جا لگا۔ لگتے ھي یِہ تو کھیت میں رھا۔ وُہ سلامت نِکل گیا۔ بُزرگوں نے کہا ھي جو کوئي کِسي کے واسطے کُوا کھودتا ھي تو وُھي گِرتا ھي

جس نے اوروں کے لِیئے کھودا کُوا
ھي یقین اُس میں وُھي جاکے گِرا

غرض آھو اور کوّا دونوں ایک جگہہ ھوکر بہُت خوش ھوئے۔ کوّا ھِرَن سے کہنے لگا۔ کِہ دُشمن کي چال اور مچھر کي ایک جانو۔ اکثر پہلے تو پاؤں پر آبیٹھتا ھي۔ پھر پِیٹھ پر۔ تِس پیچھے کان کے پاس آکر بولتا ھي۔ اگر کُھلا بدَن پاوے یا کپڑے میں کہیں سوراخ نظر آوے تو وھیں گُھس کر لہو پینے کے لِیئے کاٹتا ھي۔ ایسا ھي دُشمن بھي جو سختي نہ کرسکے تو نرمي سے پیش آوے۔ اور پاؤں پر گِرے۔ اور کان میں بات مُلایم کہے۔ اور دِل میں اپني جگہہ کرے۔ جب رخنہ کہیں پاوے۔ تو اپنا کام کر گُذرے *

الغرَض چوھے نے جب قِصّہ تمام کِیا تو یِہ بات کہي۔ اِي زاغ! میں جانتا ھوں تو میرے خون کا پیاسا ھُوا ھي۔ کوّا بولا تُمھارے گوشت

کھانے سے میري حیاتِ ابدي نہ ہوگي۔ اور دولتِ بےزوال کُچھ میرے ہاتھ نہ آویگي۔ اِس بات کو تُم سچ ہِي جانو۔ کِہ میں اپنے دِل و جان سے تُمھاري دوستي کا خواہاں ہوں جیسي کِہ چترگریو کے اور تُمھارے درمیان مُحبّت تھي کیوں کِہ میں نے تُم سا یارِ وفادار کہیں نہیں دیکھا۔ بھلے آدمیوں سے دوستي کرني بِہتر ہي۔ اِس واسطے کِہ وے خاصِیّت دریا کي رکھتے ہیں جیسا کِہ وُہ عمیق ہي۔ ایسے ہِي یے بِھي گنبھیر ہیں۔ اگر کوئي آگ دریا میں ڈالے تو وُہ ہرگِز گرم نہیں ہوتا۔ اور نیک مرد بھي کِسي کي بُري بات سے ہرگِز خفا نہیں ہوتے۔ میں نے تُمھارا اَحوال خوب دریافت کیا۔ تُم نیک بخت ہو۔ تُمھاري نیک خصلت پر میں عاشِق ہُوا ہوں۔ چوہا بولا۔ میں نے تُجھے کئي بار کہا۔ کِہ میں دوستي تُجھ سے کیوں کر کروں؟ میري تیري دوستي گویا آگ پاني کي سي ہي۔ ہرچند آگ پاني کو ہانڈي میں لیکے اپنے سِر پر رکھ کر گرم کرتي ہي۔ لیکن وُہ اُس کي عداوت سے ہاتھ نہیں اُٹھاتا۔ جب دونوں اِکٹھے ہوے۔ تو وُہ اُسے بُجھاہِي دیتا ہي۔ اي زاغ! تیرا کیا اِعتِماد؟ جیسا تو باہِر سے کالا ہي ویسا ہِي اندر سے۔ میں تیري غِذا ہوں۔ تو جہاں مُجھے پاوے کھا جاوے۔ تُجھ سے محبّت کا لگاؤ کیوں کر ہوسکے؟

کوّا بولا جو تونے کہا سو میں نے سُنا۔ اب میں نے اپنے اوپر لازِم کِیا ہي کِہ تیري ہِي رفاقت میں رہوں۔ اگر تئیں قبول نہ کریگا تو تیرے دروازے پر اِتنے فاقے کھینچونگا کِہ میري جان کي طوطي اِس خاک کے پِنجرے سے پرواز

کریگي- تو بھلا مانس هي- اگر تیرے ساتھ میري دوستي هوگي تو کبھو تفاوت نہ پڑیگا- کیوں کِہ مُصاحبت رزالے کي کئیسي هي جئیسے مِٹّي کا برتن- ذرا سي ٹھیس میں ٹوٹ جاوے- اور رِفاقت اشراف کي مِثل ظرفِ مِسي کي هي- کئیسا هي صدمہ پہُنچے تو بھي نہ ٹوٹے- اگر کہیں چوٹ کھاوے تو وهیں دُرُست هو سکے- اي چوہے! اکثر چار پائے جانور کُچھ کھلانے سے اپنے هوتے هئیں اور نادان کم عقل- طمَع اور حِرص سے دوستي اِختِیار کرتے هئیں- لیکِن جہاں کہیں مردِ عاقِل اور زیرک هئیں- سو وے بسبب نرم دِلي کے مُلاقات کرتے هئیں اور مِہربان هوتے هئیں اور تو ائیسي خوبي رکھتا هي کِہ مئیں تمام مُلک میں پھِرا پر تُجھ سا یارِ وفادار میرے دیکھنے میں نہیں آیا- اِس واسطے مئیں چاهتا هوں کِہ تُجھ سے ربط دوستي کا اور رِشتہ محبّت کا پئیدا کروں*

چوہے کا دِل اِن باتوں سے نِہایت مُلایم هُوا- اور اپنے سوراخ سے باهِر آیا- مُلاقات کرکے کہا اي عزیز! تو نے میري جان کے سُوکھے درَخت میں گویا مِیٹھا پاني دِیا- اور میرے دِل کو نِہایت خوش کِیا- اب تو میرا یارِ جاني هُوا- آ تُجھ سے بَغل گِیر هُوں- دونوں آپَس میں مِلکر بہُت خُوش هوئي- چوہے نے مہماني اُس کي تکلُّف سے کي- جب کھا پی کے فارِغ هوئے تو یِہ اپنے بِل میں آیا- وہ اپني جگہہ پر گیا- پھِر وے دونوں یار دِن کو آپَس میں هر روز ایک جگہہ هوا کرتے- اور چرنے چُگنے کے لیئے هر ایک طرَف جایا کرتے- پر رات کو ایک مقام میں رها کرتے- اگر کوّا کُچھ اچّھي

چِيز کھانے کي پاتا۔ توْ چوھے کے واسطے اکثر لاتا۔ اِسي طرح اُس مئِدان مئِں اوْقات بسَري کِيا کرتے *

بعد ايْکْ مُدّت کے کوّا کہنے لگا کِہ يار! اب توْ کُچھ کھانے پِينے کي چيزيں اِس اطراف مئِں نہيں مِلتيں۔ جوْ مِلتي بھي ھئِں توْ بڑي محنت اوْر دوْڑ سے۔ مئِں اب يِہ چاھتا ھوں۔ کِہ يہاں سے دوسري جگَہ چليئے اوْر وھاں چلکر فراغت سے گُذران کيجيئے۔ ہِرنّک چوھے نے اُسے جوَاب ديا کِہ سُن يار! بغئِر ديکھے سُنے دوسري جگَہ کيوں کر جاويں؟ اِقتِضا دانائي کا يِہ ھي۔ کہ پہلے اپنے واسطے مکان تلاش کِيجيئے۔ جوْ خاطِر خواہ جگَہ مِلے توْ قدِيم مکان کوْ چھوْڑ دِيجيئے۔ نہيں توْ اِسي جگَہ مئِں بھلي بُري طرح سے دِن کاٹيئے *

کوّا بوْلا کہ ايْکْ مکان مئِرا ديکھا ھُوا ھي۔ اُسي کوْ مئِں نے ٹھہرايا ھي۔ چوھے نے کہا وُہ کہاں ھي؟ کوّا کہنے لگا کہ ڈنڈکارن ايْکْ جنگل ھي۔ اُس مئِں کاويْري ندّي اُتّر سے دکّھن کوْ بہتي ھي۔ منھرک کچھوا مئِرا قديم يار وھاں بارہ بَرس سے رھتا ھي۔ وھاں پہُنچ کر جوْ غِذا درکار ھُوا کريگي سوْ اُس سے طلَب کِيا کرينگے۔ يقين ھي کِہ اُس کے وسيلے سے خُدا ھم کوْ روْزي پہُنچايا کريگا۔ تب چوھا بوْلا کِہ اگر تُمھارا اِرادہ مُصمّم ھي کِہ يہاں کي سَکونت سے ھاتھ اُٹھاؤ توْ مئِں تنہا يہاں کيوں کر رھونگا؟ مُجھے بھي اپنے ساتھ لے چلوْ۔ اِس واسطے کِہ بُزرگوں نے فرمايا ھي۔ کِہ جِس مُلک مئِں خاوند بيِنا۔ اوْر چرچا عِلم کا۔ اوْر عاقِلِ دور انديش۔ اوْر حاکِم عادِل۔ و طبيبِ کامِل

اور دوستِ جانی نہ ھو وھاں بود و باش اِختیار نہ کِیا چاھیئے۔ چُنانچہ اِس کے آگے میرا پُرانا یار چترگریو کبوتروں کا بادشاہ چلا گیا۔ اور میں یہاں اکیلا رہ گیا۔ اور تِس پیچھے تو میرا یار ھُوا۔ اب تئیں بھی یہاں سے جایا چاھتا ھی۔ پس ایسے تنہائی کے دِن میں کیوں کر کاٹونگا؟ یار! اگر تو جاتا ھی تو مُجھے بھی اپنے ساتھ لے چل۔ زاغ نے جب چوھے سے یہہ اَحوال سُنا۔ تب آپس میں مُتّفِق ھوکر اُس ندّی پر گئے۔ کچھوا اِن دونوں کو دُور سے آتے دیکھ کر بہت خُوش ھُوا۔ آگے بڑھ کر مُلاقات کی اور خیر و عافِیَت پُوچھی۔ کوّے نے بھی جواب دِیا کچھوے نے کہا۔ یِہہ دوسرا تُمھارے ساتھ کون ھی؟ زاغ بولا کِہ یِہہ وہ چوھا ھی۔ کِہ جو میرے ہزار زبان ھو تاھم اِس کی تعریف نہ کر سکوں۔ اور نام اِس کا ھِرنّک ھی۔ پھر سنگ پُشت دو بارہ گرم جوشی سے بغل گیر ھُوا *

مثَل ھی کِہ بڈّھا۔ جوان۔ لڑکا۔ کوئی ھو۔ جو اپنے گھر آوے۔ تو اُس کی تعظیم و تکریم کرنی ضرور ھی۔ کیوں کِہ مہمان کی بُزرگی ھر ایک مُتنفّس کے نزدیک ثابِت ھی اور یِہہ کہاوت ھی کِہ اگر چھوٹا آدمی بڑے کے گھر آوے تو اُس کی بھی تواضع لازِم ھی اور چترگریو کا تمام قِصّہ بھی کہہ سُنایا تب کچھوے نے خُوب سی ضیافت کی اور بعد کھلانے پلانے کے پوچھا کِہ حضرت سلامت! تُم نے اپنی جگہہ کو کیوں چھوڑا اور اِس بڑے جنگل میں کیوں آئے؟ اِس کا سبب بَیان کیجیئے۔ چوھا کہنے لگا کِہ سُن اے ندّی کے راجا! چندر نام ایک پہاڑ ھی۔ اُس کے نیچے ایک بستی ھی۔ اُس کا نام چنپاپور

اکثر جوگي وھاں رھتے ھئیں۔ اُنھ مئیں سے ایک چوراکرن نام جوگي کے گھر مئیں
مئیں اپنا بِل بناکر رھتا تھا۔ وُہ جوگي ھر روز اُس شھر مئیں بھیکھ مانگ
کر کچّا پکّا اناج لایا کرتا۔ کھاپي کر جو بچتا تو کوٹھري کے اونچے طاق پر
رکھتا اؤر مئیں اپنے بِل سے سِر نِکال کر جھانکتا رھتا۔ جب وُہ سوتا تو مئیں
سوراخ سے باھر آتا اؤر اُچھل کر طاق پر جا رھتا۔ اچھّي طرح خاطِر جمع
سے کھاتا اؤر باقي جو رھتا سو اُسے ضائع کرتا اؤر کھیں نہ جاتا وھیں اپني
زِندگي بسَر کِیا کرتا *

ایک دِن چوراکرن جوگي لاٹھي ھاتھ مئیں لیکر میرے بِل کے پاس آیا۔
اُس کے مُنھ کو کھٹکھٹانے لگا اُس وقت ایک بیناکرن نام دوست دارِ قدیم
اُس کا اُس کے گھر آیا اؤر یِہ اُس ٹھکٹھکانے کي فِکر مئیں ایسا لگ رھا تھا کہ
اُس کي طرف مُتَوَجِّہ نہ ھُوا تب وُہ بولا کہ مئیں تُمھاري مُلاقات کے واسطے
آیا ھوں اؤر اِختِلاط کیا چاھتا ھوں اؤر تُم میرے ڈرانے کے لئے ھاتھ مئیں
لکڑي لیئے بیٹھے ھو۔ تب جورو چوراکرن کی یِہ صورت دیکھ کر کھنے
لگي کِہ آج بیناکرن مُدّت کے بعد آیا ھي۔ اُس کي تعظیم کر۔ اُس کا اَحوال
پوچھ اؤر اپني حقیقت اُس سے کھہ۔ چوراکرن بولا میري یِہ حرکت بیجا
نھیں۔ اِس بِل مئیں ایک چوھا ھي جو چیز کھانے کي طاق پر رکھتا ھوں
وھاں وُہ اُچھل کر جاتا ھي جو کھاتا ھي سو کھاتا ھي اؤر باقي کو رائگاں
کرتا ھي۔ بیناکرن بولا کِہ وُہ جگھ ذرا مُجھے دِکھاؤ۔ کھا دیکھو یِھي ھي۔ وُہ
طاق اُس نے دیکھ کر کھا کِہ یِہ اِتنا اونچا ھي کِہ اِس پر وِلّي بھي زَغَند نہ مار

سکے اؤر چوهے کي توٗ کیا تاب و طاقت کِہ اِس طاق پر جست کرے - یِہہ هرگِز بے سبب نهیں - شاید اِس کے نیچے جهاں وُہ رهتا هي کُچهہ نہ کُچهہ مال هوٗگا - یِہہ قوّت بغیر مال کے نهیں هوٗتي - چُنانچہ ایک بوڑهے بنیئے کي جوَان جوٗرو نے اپنے خصَم کے لگا تارکئي بوٗسے لیئے یِہہ حرکت اُس کي حِکمت سے خالي نہ تهي - چوراکرَن نے پوچها وُہ بات کیوں کر هي؟

نقل چندرسئیں بنیا اؤر کئیلاوتي بنیئے کي بیٹي اؤر منوٗهر بقّال کي

بیناکرَن کهنے لگا کِہ هِندوستان کي کِسي سر زمین مئیں ایک شهر هي - اُس مئیں چندرسئیں ایک بنیا بڑا دوٗلتمند (کِہ برس سوٗ ایک کي عُمر اُس کي تهي) رهتا تها اؤر ایک نوٗ جوَان عوٗرت کِسو بنیئے کي بیٹي بهي (کِہ نام اُس کا کئیلاوتي تها) اُسي شهر مئیں رهتي تهي - ایئسي خوٗب صورت کِہ اُس کے دیکهنے سے چاند و سورج بیتاب هوٗتے اؤر بالوں کي سیاهي سے اُس کے بهنوٗرا شرمندہ هوٗتا اؤر چشمِ نرگِسِ شهلا اپني سے خِلقت کوٗ فریفتہ کرتي اؤر جادوٗ فریب کماں ابروٗ اپني سے لوٗگوں کوٗ دیوانہ بناتي اؤر اپنے دانتوں کي چمک سے بادشاهي جوَاهِرات کوٗ جِلا بخشتي *

یِہہ بقّال مال کي مستي سے اُسے اپنے نِکاح مئیں لایا لیکِن یِہہ نِهایت بوڑها تها اؤر وُہ جوَانِ نوٗخیز تهي - اِس واسطے بوڑهے خاوِند کي صُحبت

بولا چُنانچہ چومنا جَوان عورت کا بوڑھے کے مُنہہ کو بے عِلّت نہیں۔ اِسي طرَح زغَند چوہے کي بے سبب نہیں *

العرَض دونوں جوگیوں نے اپني جیب سے سُفید مِٹّي نِکال کے زمین پر لکیریں نُجومِیوں کي طرَح کھینچ کر معلوم کِیا کِہ اِس چوہے کے سوراخ میں خواہ مخواہ مال ھي۔ نہیں تو اِتني قُوت چوہے میں کہاں سے آئي؟

جِس کے پاس دولت ھي اُسي کو بہُت زور ھي

بخشِش ھي مردِ دولتمند خُوب * مُفلِسوں کا دِل شِکستہ ھي سدا

آدمي کي قدر و قیمت زر سے ھے * مرد جو بے مال ھو کِس کام کا

جوگیوں نے کُدالي سے اُس بِل کو کھود اور سارا ڈھیر روپیوں کا وھاں سے نِکال لِیا۔ وہ مال میرے بزُرگوں کا اور میرا جمع کِیا ھُوا تھا اُنھوں نے وہ سب کا سب اپنے قبضے میں کرلِیا میں نے دیکھا کِہ جب میري ساري دولت اپني کرلي تب تو مُجھے کُچھ تاب و طاقت نہ رھي۔ وُھیں مبہوت سا ھو گیا لیکن چند روز میري زِندگي کے دِن باقي تھے اِس واسطے جانِ عزیز قالِب سے جُدي نہ ھوئي۔ اي بادشاہ! ایک تو میرا مال گیا دوسرے جوگي طعنے مارنے لگے۔ اِس دُکھ اور بُري باتوں سے میرا دِل جل بل کے خاک ھو گیا سو اِسي واسطے اپني جاے جگہہ چھوڑ۔ اب آپ کے قدموں تلے آ پہنچا ھوں۔ کچھوے نے پوچھا کہو یار! تُم کو کیا بات زبون کہي تھي؟ کہا اگر یہہ مال کِسي مُعتبر پاس ھوتا تو اِتني کِفایت اور جُزرسي نہ کرتا۔ سرِ حِساب رھتا۔

* یہہ چوھا سخت نادان اور احمق تھا جِس نے اپنے زور کو ظاھِر کِیا * *

مثلاً بُزُرگ کہہ گئے ھئیں جو کِسي کو مالِ مُفت ھاتھ آوے۔ یا اپنے زورِ
بارو سے کماوے اور وُہ اُسے نہ کھاوے ۔ نہ کِھلاوے ۔ نہ کِسي کو دے ۔ نہ دِلاوے
تو اُس کے جمع کرنے کي مِحنت ناحق اُٹھاوے اور مُفت کي اذِیّت پاوے
اور عالم مئیں شومِ بدبخت کہلاوے ۔ نڑي فجر اُٹھ اُس کا کوئي نام نہ لیوے ۔
بلکہ اُس کے نام پر نِت اُٹھ لوگ جوتیاں ماریں اور وھاں کي زمین کو
سب کے سب بد کہیں ۔ ایسي ایسي گُفتگو سے اور طعن تشنیع سے مُجھ
غریب کو ھر روز جلاتے تھے سو یہہ بُري باتیں مُجھے برداشت نہ ھوئیں *
کُچھوا بولا یار! تو اپنے دِل کو رنجیدہ مت کر۔ جیسا وے تُجھے کہتے
تھے کِہ شوم کي موت اور حَیات دونوں برابر ھئیں ۔ عقلمندوں نے بھي
ایسا ھي کہا ھي

کھانیکے واسطے زر ھئیگا اي طِفلِ خوشتر
رکھنے کو سنگ اور زر ھئیں دونوں ھیں برابر

اي بھائي! خوب ھُوا جو تُمھارے ھاتھ سے مال جاتا رھا ۔ نہیں تو تُمھیں
کوئي روپئوں کے واسطے مار ڈالتا ۔ بارے شُکر خُدا کا تُم سلامت رھے ۔ مال
بہُتیرا پھر ھو رھیگا ۔ جِس کے یہاں دولت جمع ھو اور وُہ اُس کے مُوافِق
خرچ نہ کرے ۔ یہي اُس کے در پیش آوے جو تیرے آگے آیا ۔ چوھے نے
کہا کیا تو بھي طعنے دیتا ھے جوگیوں کي طرح؟ لیکِن بِدون مال کے آدمي
ناچیز ھي۔ اگر مالدار نا آشنا کِسي کے گھر مِہماني مئیں جاوے تو لوگ اُسکي
مُدارات حد سے زیادہ کریں ۔ جو غریب مُفلِس دوستوں کے یہاں جاوے تو

اُسے خاطِر مئیں نہ لاویں - دؤلت بہُت اچّھي چیز ھي - مردِ بے زر ھمیشہ رنڈي کا زیردست ھي - جب تک آدمي اپنا ھاتھ خرچ کي طرَف سے نہ سمیٹے اؤر پئیسوں کي تھیلي پر مصبوط گانٹھ نہ دیوے - ھرگز دؤلت نہیں رھتي - اي عزیزا مئیں نے جو دیکھا کِہ میرا مال و اُسباب ظُلم سے بدبخت جوگیوں کے جاتا رھا - گھر خالي ھوگیا - ھر کِسي طرح وھیں گذران کرنے لگا *

دُنیا مئیں دؤلت کے برابر کوئي دوست نہیں بمَنزلۂ ماں باپ کے ھي - بلکہ زیادہ - کیوں کِہ وُہ ھر طرح سے حاجت روا ھي - یعنے بدون اُس کے دُنیا مئیں کوئي کام انجام نہیں پاتا - مئیں نے اپنے دِل مئیں کہا - اب مُجھے یہاں رھنا صلاح نہیں اؤر یِہ بات غئیر سے کہني بھي مُناسِب نہیں - جئیسا کِہ کہا ھي اگر عقلمند ھو اِن تین چیزوں کو حتّي اَلمقدور چِھپاوے ایک تو اپنے مال کا نُقصان - دوسرے زبوني اپني عؤرت کي - تیسرے دِل کا دُکھ - تُم جو میرے دوست ھو - اِس واسطے اپنا احوال کہا جب کودنے کے قُوت نہ رھي - ناچار اپنے قدیم مکان کو چھوڑ دِیا اؤر جنگل مئیں گنگا کنارے رھنے لگا - بارے مئیں نے خُدا کا شُکر کِیا کِہ بِالفِعل آپ کے دامنِ دؤلت کے سائے مئیں آ پہنُچا ھوں سچ ھي جو کہہ گئے ھئیں کِہ دُنیا زھر کا درَخت ھي جِس پر حق تعالیٰ کا رحم ھوتا ھي اُس کو پانچ چیزیں مُیَسّر ھوتي ھئیں اوّل ھر روز ترقّي عِلم کي - دوسرے بندگي خُدا کي - تیسرے شِناسائي دِل کي - چوتھے سچائي بات کي - پانچویں مُحبّت بھلے آدمي کي - اي

سنگ پُشت! مئیں بدبخت جوگیوں کے ظُلم سے دِلگیر نہیں ہُوا ہُوں جو
جان سلامت رهي اور تُم سے مُرتي کي مُلاقات هوئي تو مال کیا بلا هي
سب شي مُهَیّا هو سکتي هي۔ دُنیا کي دولت کا کُچھ اِعتِبار نہیں۔ کبهي
آتي هي کبهي جاتي هي۔ کُچھوے نے کہا بهائي جو اپنے مال کي زکوٰة
دیوے تو اُس کے خزانے مئیں کمي نہیں هوتي اور کوئي اُس مئیں حرکت
نہیں کرسکتا جئیسا کِہ بُزُرگوں نے کہا هي جو کوئي پاني کو بند کرے اور اُس کے
نِکلنے کي تهوڑي بهي راہ نہ رکھے تو جمع هوکر باندھ کئیسا هي مضبوط هو توڑ
کرکے سب پاني نِکل جاوے۔ مال کي بهي یِہي حالت هي جو کوئي
مِحنت سے مال جمع کرے اور اُسے نہ کھاوے اور نہ کِسو کو خُدا کي راہ
پر دیوے تو اُس کي قِسمت مئیں یہي هي کِہ اُس کا مال اور کوئي کھاوے

آپ کھا اوروں کو دے کُچھ هاتھ اپنے سے عزیز
واسطے اوروں کے بهي کُچھ رکھ لے اي صاحِب تمیز

اي دوست! دولتمندِ شوم نِگاهبان مال کا هي۔ نہ مالِک اُس کا هي
بلکہ فقیر اُس سے هزار درجے بہتر هي کِہ جو کُچھ تهوڑا بہُت اُس کے هاتھ
آوے سو بے تامّل خرچ کرے۔ رات کو بہ فراغت اپنے لڑکے بالوں مئیں
سووے۔ اور کِسي طرح کا غم و غُصّہ دِل مئیں نہ لاوے۔ غني اور بخیل کِتنیں
هر ایک رات کو مال و جان کا ڈر هي رهتا هي۔ مبادا کوئي روپیوں کي
طَمع سے جان نہ مار جاوے مگر تُم نے کیا اُس گیدڑ کي حِکایت نہیں
سُني؟ چوها بولا کہو تو یار! اُس کا قِصّہ کیوں کر هي؟

[illegible] نام حاکِم اوْر ارتھ لوْبھي گِيدڑ کي

[illegible] پور نام ایْک شہر هي - اُس میْں ایْک شخص [illegible] - اِتفاقاً ایْک دن سوَار هوْکر شِکار کے واسطے [illegible] هي وهاں ایْک هِرَن خوب صورت سا نظَر آیا - جلد گھوْڑے سے اُتر کر اُس نے اُسے تیر مارا - وُہ اُس کے هاتھ کا تیر کھاتے هي تھر تھرا کر گِرا اُس نے اُس کوْ اپنے کاندھے پر اُٹھایا اوْر گھوْڑے کي طرَف چلا - وهیں ایْک بڑا سا خُوک اپنے سامھنے آتے دیْکھا - آھو توْ اُس نے مارے حِرص کے کاندھے سے زمین پر رکھ دِیا اوْر تُک ایْک سامھنے سے اُس کے کترا کر اوْر آنکھ اُس کي بچاکر پِیچھے اُس کے لگ لیا - آخِرش قابو پاکے اُسے بھي تیر سے مارا - سوؤر کے جب تیر لگا توْ جُھنجلا کر اپنے دانتوں سے اُس کوْ بِھي مار رکّھا اوْر آپ بِھي وهاں مر رها - غرَض پرمان شِکاري - هِرَن - اوْر خُوک - تینوں ایْک هي جگہ پر مر کر رہ گئے *

گھڑي دوْ ایْک کے پِیچھے اُسي مَیدان میْں ارتھلوْبھي نام ایْک گِیدڑ وهاں آ پہُنچا - خُوشي بہُت سي کي اوْر خُدا کا شُکر بجالایا اوْر کہا - اِیسي غِذاے لطیف مُجھے کبھي مُیسّر نہیں هوئي تھي جیْسي آج هُوئي - اب چند روْز اچھي طرح فراغت سے کھاؤنگا اوْر کبابوں کے واسطے اچھّا اچھّا گوْشت سُکھا کر رکھّونگا - خیْر وُہ حریص یِہ خِیال اپنے دِل میْں باندھ کے پہلے کمان کے چِلے کوْ لگا چبانے - کمان توْ چڑھي هُوئي تھي - جب زہ

کٹ گئي تب کمان کا گوشہ ایسا زور سے سینے میں اُس لالچي کے لگا کہ
پاني نہ مانگا - جب اُس حریص نے وہ شکار نہ کھایا اور اُسے ذخیرہ کر
رکھّا اور کمان کي زہ چبانے لگا - یہي اُس کي قِسمت کا بدا تھا جو اُس
کے آگے آیا جو کوئي زر پیدا کرے لازِم ھي کِہ اُس میں سے کُچھ کھاوے - کُچھ
رکھّے - کُچھ خُدا کي راہ میں دیوے سو تو تو نے نہ کِیا - مُفت برباد دِیا -
اب اُس کا افسوس بِھي مت کر - چوھا بولا بھائي! بات یہي ھي جو تو
کہتا ھي - پھر باخے نے کہا اي یار! اگر مال کے واسطے کُڑھیگا - تو اُس کُڑھن
سے تصدیع اُٹھاویگا اور اُسي کوفت میں مر جاویگا اور لوگ ٹھٹّھے مار کر
یِہ کہینگے کِہ کیا عقلمند تھا! جِس نے مال کے لیئے اپنے تئیں ھلاک کِیا

اگر جان سلامت ھي تو مال بہتیرا ھو رھیگا *

باخا پِھر کہنے لگا - اي چوھے! جو گیدڑ اِتنا گوشت کھاتا تو اُس کي
نوبت یہاں لگ نہ پہنچتي - حاصِل یِہ ھي جو تونے مال نہ کھایا تو غم
بھي نہ کھا - کیوں کِہ کہا ھي جب ھاتھ پاؤں کے ناخون اور دانت اور سر
کے بال اپني جگہ سے جُدے ھوئي تو محض ناچیز ھئیں - جو زر کے واسطے
غمناک رھیگا تو گوشت تیرا گل جائیگا اور ھڈّیاں چونا ھو جاوینگي - خُدا
کي بندگي میں اِتنا مُتوجِّہ رہ کِہ دُنیا تیري لونڈي ھو رھے - دیکھا نہیں
جب عورت کو پیٹ رھتا ھي لڑکا ھونیکے آگے خوراک اُس کي حقّ تعالیٰ
اُس کي ماں کي چھاتیوں میں پیدا کرتا ھي - ھمارا تُمھارا روزي کا دینے
والا وُھي دیاتا ھي - اي یار! اِس مکان کو اپنا گھر جان اور تو سلیمِ چاہیے

رہ۔ جب اِتني فروٗتني لگ پَتنک کوّے نے سُني توٗ زبان اپني کچھوے کي تعريف مئيں کھوٗلي اوٗر کہا اگر ہاتھي ندّي کي دلدل مئيں پھنسے توٗ ہاتھي سِوا کوٗئي اُسے نہيں نِکال سکتا ھي۔ اُسي طرح اِس عالي خاندان چوہے پر جوٗ اب ائيسا بُرا وقت پڑا ھي۔ تُجھ لگ آ پہُنچا کِہ تُم بھي بڑے گھرانے سے ھوٗ۔ بعد اِس گُفتگو کے چوہے کوّے اوٗر کچھوے مئيں دوٗستي دِلي ھوئي اوٗر تينوں ائيک جگَہ مئيں رھنے لگے۔ ايک دِن ديکھتے کيا ھئيں؟ کِہ چِترلگھ نام ائيک ہِرَن اُن کي طرَف بھاگا چلا آتا ھي۔ اُس کوٗ ديکھ کر تينوں يار بھاگے۔ باخا ندّي مئيں جا رھا۔ چوھا بِل مئيں گُھس گيا۔ اوٗر کوّا درَخت پر اُڑ گيا۔ اوٗر چاروں طرَف آنکھ اُٹھا کے ديکھا جوٗ ہِرَن کے پيچھے کوٗئي نہيں آتا۔ خئير جب وُہ اُن کي جگَہ پہُنچا تب کوّا بوٗلا۔ کوّے کے بوٗلتے ھي تينوں يار آ اِکٹھے ھوٗے۔ اُن مئيں سے باخے نے آھو سے پوچھا تئيرے پيچھے توٗ کوٗئي نہيں تئيں کِس واسطے اِتنا ھڑ بڑا کر دوٗڑا آيا۔ خئير توٗ ھي؟ وُہ بوٗلا کِہ مئيں شِکاريوں کے ڈر سے ائيسا گھبرا کے بھاگا آيا ھوں اوٗر اب اپنا يِہ اِرادہ ھي کِہ اِس باقي عُمر کوٗ تُمھارِي رِفاقت مئيں کاٹوں۔ کچھوے نے چوہے کي طرَف ديکھا چوہے نے کہا۔ اے جوٗ تو ڈر کر يہاں آيا ھي۔ خاطِر جمع رکھ دِل مئيں کُچھ انديشہ نہ کر۔ تئيں ھمارا ساتھي ھُوا۔ اي يارو! ہِرَن اوٗر ھم آپس مئيں شريک نئيک و بد کے ھوٗے۔ يِہ بات سُن کر وُہ بہُت خوش ھُوا اوٗر درَخت کے تلے نزديک ياروں کے بئيٹھا۔ کچھوے نے اُس سے پوچھا۔ يارا! شِکارِي کوٗن ھي؟ اوٗر اُنھيں توٗنے کہاں ديکھا ھي؟ يِہ بوٗلا

راجا کے بیٹے حاکمِ مُلک کٹک کے اپنے لشکر سمیت کِنارے بھاگ رتھی ندی کے آ اُترے ہیں۔ میں نے یوں سُنا ہی کِہ وے کل اِس جھیل میں مچھلیوں کا شِکار کھیلینگے۔ یِہہ سُنتے ہی باخے کے دِل میں شِکاریوں کا ڈر پیدا ہُوا۔ وُہ کہنے لگا جو میں آج اِس جِھیل میں رہونگا تو کل بُھوکھ کی آگ میں جلونگا۔ یعنے وے مچھلیاں پکڑ لینگے میں بُھوکھا مرونگا۔ بِہتر یِہہ ہی میں کِسو اور تالاب میں جاؤں۔ کوّے اور آھو نے کہا بہُت اچّھا*

ہِرنّیک چوھا مُتأمّل ہوکر بولا کِہ باخے کو خُشکی میں چلنا مُشکِل ہی جو تری کی راہ ملے تو سلامت پہُنچے۔ جیسا کِہ کہا ہی پانی کے رہنے والوں کو پانی کی قوّت ہی اور آدمیوں کو پناہ کوٹ سے ہی یارو! جو اِس کو زمین پر چلنے دوگے۔ چُنانچہ بقّال اپنے کیئے سے پشیمان ہُوا تھا۔ تُم بھی اپنے کِیئے کی ندامت کھینچوگے۔ یاروں نے پُوچھا وُہ قِصّہ بنیئے کا کیوں کر تھا؟

نقل تنکبیر نام ایک شخص اور نوجوبنا بقّال کی بیٹی کی

چوھا بولا۔ شہرِ قنّوج میں بیرسین نام ایک راجا تھا۔ اُس نے اپنے نام کا ایک شہر بسایا اور نام اُس کا بیرپور رکّھا۔ اُس شہر کی حُکومت تنکبیر نام ایک اُس کا مُلازِم تھا اُسے دی۔ ایک مہینے کے پیچھے وُہ شہر دیکھنے کو نِکلا۔ ایک بقّال کی بیٹی نوجوبنا نام اپنے کوٹھے پر کھڑی

تهي - اُسے دیکھا وونہیں اُس کي زُلف ناگن نے اُس کو ڈسا - گھوڑے سے زمین پر گِرا اور بے ہوش ہو گیا *

لوگوں نے پالکي میں ڈال اُس کے گھر پر لا پہُنچایا - دائي نے پُوچھا اي فرزند! تُجھے کیا ہوا؟ کہا میري نظر ایک نازنین پر پڑي هي - میں نہیں جانتا وُہ پري تهي یا آدمي - اُس کے گُلبُن کا کانٹا میري آنکھ میں چُبھ گیا - اُسي درد سے میں بیقرار ہوں - دائي نے معلوم کیا کِہ یِہ لڑکا نوجوبنا کے حُسن کے تیر سے زخمي ہُوا هي - وُہ اِس فِکر میں ہُوئي کِہ اِس کا اور اُس کا کِسي طرح ملاپ ہو - کِسي بہانے سے نوجوبنا کے یہاں آکر دیکھتي کیا هي؟ کِہ اُس کے جمال کي کٹاري کي ماري ہوئي یِہ بهي ایسي لوٹ پوٹ ہو رهي هي جو ہِلنے کي طاقت نہیں رکھتي *

آہِستے آہِستے اُس کے کان میں کہا اي نوجوبنا! تیرے واسطے میرا تنکبیر روتا هي اور مدہوش پڑا هي اگر تُجھ سے اُس کي دستگیري ایک بوسے سے ہو سکے اور صحت کرے تو میں تُجھے سونے کا ٹکا دوں - نوجوبنا بولي - اي نادان دائي! یِہ سودا اور دوکان سے جاکر خرید کر - دائي نے پِھر عُذر کِیا کِہ پُھول میرا تیري مُحبت کے آفتاب سے مُرجھایا هي - جو تیرے هي جمال کا سایہ پڑے تو تر و تازہ ہووے - نوجوبنا بولي اي دائي! اِس میرے باغ کا نِگہبان میرا خاوِند هي - یِہ اُس کے مُنہ کي بات سُن کر [illegible] کے پِھر آئي - تب تنکبیر دیکھ کر کہنے لگا اي دائي! [illegible] مصحف کي مزدوري کہاں؟ دائي نے کہا میں [illegible] کام کو [illegible] کر آئي ہوں

لیکِن چند روز صبر کِیا چاهیئے - وُہ اپنے شوهر سے ڈرتي هي - اُس کا میں
ایک عِلاج کرتي هُوں - جو اُس کا خاوِند از خُود تُمهارے پاس لا پہُنچاوے -
سُن لڑکے ! کام حِکمت اور عقل سے نِکلتا اور زبردستي سے هرگِز نهیں بن
پڑتا هي کیا تُونے قِصّہ گیدڑوں کا نهیں سُنا کِہ عقل کِہی زور سے جِیتے هي
هاتهي کو کها گئے ؟

تنکبیرے کہا وُہ قِصّہ کیوں کر هي ؟

نقل دهول تِلک هاتهي اور آتما نام گِیدڑ کي

داۓي بولي یُوں کہتے هیں کِہ ڈنڈکارن نام ایک جنگل هي اُس میں
دهول تِلک نام ایک مست هاتهي تها - گِیدڑ اِس فِکر میں هُوے کِہ
کِسي طرح دو تین مهینے تک اِس کا گوشت کهاویں - اُن میں ایک آتما
نام گِیدڑ تها - اُس نے کها یارو! اِس هاتهي کو میں داناۓي کي زنجیر
سے باندھ کر حِکمت کے تیروں سے مارونگا - یہہ کہہ کر جلد چلا - جب
هاتهي کے پاس پہُنچا - سلام کرکے ادب سے تفاوت کهڑا هُوا - اُس نے پوچها
تو کون هي کہاں سے آیا ؟ بولا مُجهے سب جانوروں کے اور گِیدڑوں کے
راجاؤں نے تُمهاري خِدمت میں بهیجا هي اور یہہ پیغام دِیا هي کِہ هم
یہہ چاهتے هیں کِہ تُمهیں اِس جنگل کا بادشاہ کریں - اگر قبول هو تو آپ
اِس میں ایک دم توقُّف نہ کیجیئے جلد چلیئے - دونوں بادشاہ سارے
جانوروں سمیت تُمهارے مُنتظِر هیں - هاتهي مارے خُوشي کے جلد جلد

چلا۔ گِیدڑ فریبي جھیل کي راہ سے (جِس مئیں چوڑ بالو تھي) لئیچلا۔ وُہ تو ہلکا تھا دبے پاؤں جھیل کے پار جا کھڑا ہُوا اور اُس کو بُلانے لگا کِہ ناک کي سِیدھ چلے آؤ۔ پاني بہُت تھوڑا ہي۔ ہاتھی بوجھل تھا۔ پاؤں رکھتے ہي دلدل مئیں پھنس گیا کہا یار! کیا کِیا چاہیئے؟ گِیدڑ بولا کِہ میري دُم پکڑلے تو مئیں تُجھے ندّي سے نِکال لوں اُس نے کہا اي نادان! تیرے زور سے مئیں کیوں کر نِکلونگا۔ تب گِیدڑ بولا اگر تُم کہو تو مئیں اپني قوم کو بُلا لاؤں جو تُمھیں اِس دلدل سے کھینچ نِکالے *

ہاتھي اُس چِہلے مئیں پھنسنے سے ایسا عاجِز ہو کے ہاتھہ پاؤں مارتا تھا کِہ جیسے کوئي دریا مئیں بہتے ہُوئے بہتا تِنکا دیکھ کر ہاتھہ بڑھاوے کِہ شاید اِسي کے آسرے سے بچ جاؤں پر اُس کو وُہ تِنکا ناچیز کیا فائِدہ کرے۔ مارے بد حواسي کے کہنے لگا کِہ اچھا تو جا اپنے یاروں کو بُلا لا کِہ وے مُجھے اِس مُصیبت سے چُھڑاویں۔ گِیدڑ دوڑا اور اپني تمام برادري کو بُلا لیا اور آپ اُس کے سامھنے آ کھڑا ہُوا اور وے پِیچھے سے ہاتھي کا گوشت کاٹنے لگے تب ہاتھي نے کہا

باغِ دِل مئیں تُونے میرے تخمِ اُلفت بو دیا
آخِرش تونے کِیا وُوھي تِرے دِل مئیں جو تھا
دِل مِرا لیکر ھوا افسوس ظالِم مُنکِر دِل
تھا تِرے دِل مئیں یِہہ کب مئیں جانتا تھا دِل چلا

پھر ہاتھي نے کہا اي تنکیر! تجھے دیکھا کِہ اپني عقل کے زور سے گِیدڑ نے

هاتھي کا کام تمام کِیا - کیا مُجھ سے اِتنا بھي نہ هوگا کِہ میں اپني عقل کي رسائي سے تیرا کام بخوبي انجام دوں - وہ کون سا کام هي جو عقل سے نہیں هو سکتا ! تنکبیر نے کہا اي دائي ! میرے دِل کي شاهین نوجوبنا کے مُرغِ حُسن کے درپے هي - اِس سبب سے نہ چِہرے پر رنگ هي نہ دِل میں قرار - آخِرش دائي تنکبیر کے کان میں کُچھ ایسي باتیں کر کے اپنے گھر چلي گئي کِہ جس سے طالب اپنے مطلب کو پہُنچے تب تنکبیر نے نوجوبنا کے خاوِند کو بُلا کر نوکر رکّھا اور بہُت سا سرفراز کِیا اور اچّھے اچّھے کام اُس کو سونپے *

ایک دِن تنکبیر نے اُس سے کہا کِہ اي یار! میں نے آج رات کو ایک خواب دیکھا هي کِہ ایک عورت شیر پر سوار هي اور مُجھ سے کہتي هي کِہ اگر تو ایک مہینے تک هر روز ایک عورت کو اپنے گھر بُلواوے اور تاش بادلا پہناوے اور پٹکا اپنے گلے میں ڈال کر اُس کے پاوں پڑے اور رُخصت کر دِیا کرے تو تیري عُمر و دولت دِن بدِن بڑھے گي - اور جو عورت تیرے پاس سے زري پوش هوکر جاویگي اُس کے بیٹا بے شُبہہ پیدا هووے اور اُس کے خاوِند کي عُمر دراز - اگر یِہ کام تُجھ سے نہ هوسکے گا تو شوهر نوجوبنا (جو تیرے پاس رهتا هي) مرجائیگا اور اُس کے بعد تو بھي نہ بچیگا کہہ تو اب کیا کِیا چاهیئے؟ اُس بقّال نے کہا جو کُچھ حُکم هو مُوافِق کے کروں - تنکبیر نے کہا کِہ عورت لانا تُمھارا کام هي اور تاش بادلا میرا ذِمّہ *

جب رات ہوئی - بقّال نے ایک رنڈی اُس کے یہاں لا پہنچائی - اُسے وُہ اپنی خلوَت میں لیگیا - تب بنیاں چھپ کر دیکھنے لگا کِہ دیکھوں تو اِس عورت پر وُہ ہاتھ ڈالتا ہی کِہ نہیں - دیکھا کِہ اُس نے ایک جوڑا زری کا پہنا کر پٹکا اپنے گلے میں ڈال - اُس کے پاؤں پڑ رُخصت کِیا - بقّال نے یہہ سب احوال دیکھ کر اپنے دِل میں کہا کِہ تنکبیر بڑا بیوقوف ہی جو اِتنا لِباس زربفت کا مُفت اِسے دِیا - جب بقّال اور وُہ عورت دونوں باہر آئے - اُس نے عورت کو کہا کِہ آدھے کپڑے اِس میں سے مُجھے دے - وُہ بولی مُجھے تو تنکبیر نے دِیئے ہیں تُجھے کیوں دوں - غرَض وے دونوں آپَس میں یہاں تک جھگڑے کِہ کپڑے عورت کے ٹُکڑے ٹُکڑے ہوئے اور آدھی ڈاڑھی بقّال کی اُس عورت نے کھَسوٹ لی - تنکبیر کو جو یہہ خبَر پہُنچی تو بہُت سا ہنسا اور جانا کِہ آج کل مطلب میرا حاصِل ہوگا ٭

بقّال نے اپنی جورو سے سب احوال مُفصّل رات کا کہا - اُس نے جوَاب دِیا کِہ تو کِسو اوچھی کم ظرف کو لیگیا ہوگا اگر کِسی معتبر کو لیجاتا تو ایسا فضیحت نہ ہوتا - دوسری رات ایک عُمدہ رنڈی کو لیگیا - تنکبیر نے [illegible]سا ہی سُلوک اُس کے ساتھ بھی کِیا جیسا پہلی کے ساتھ کِیا تھا ٭

[illegible]ل یہہ دیکھ کر اپنے دِل میں حسرت کرنے لگا - تیسرے دِن اپنی [illegible] کہا ای نوجوبنا ! اِتنی دولت بیفایدہ جاتی ہی - اگر ایک [illegible] ساتھ چلے تو سب دولت تیرے ہاتھ آوے - وُہ بولی کِہ میں نا[illegible]رد کے گھر کیوں کر جاؤں - بقّال جو اپنی عورت پر نِہایت اِعتماد

ہُوا اوٗر کہنے لگا کِہ تنکبیر پہُنچتے ہي لِباس زري کا دیٗتا ہي اوٗر پاوٗں پڑ کے رُخصت کرتا ہي - نوٗجوٗبنا نے کہا - جوٗ عوٗرت اپنے خاوِند کے حُکم میٗں نہ ہوٗ - قِیامت کے دِن اُس کوٗ عذاب میٗں گِرفتار کریٗنگے - میٗں تیٗري رضامندي چاهتي ہُوں - جوٗ کُچھ کہیٗگا بہ سر و چشم قبول کروںگي - بقّال نِہایت خوش ہُوا اوٗر کہنے لگا رحمت خُدا کي تیٗرے ماں باپ پر*

جب آفتاب سیّاح آسمان کے میٗدان کوٗ طے کرکے مغرِب کے گوٗشے میٗں پہُنچا تخمیناً پَہر رات گئي ہوٗگي جوٗبنیاں کم عقل بہ دستورِ سابِق اپني جوٗرو کوٗ بهي دوٗلت کي طمع سے تنکبیر کے پاس لیٗگیا - وُہ اُسے دیٗکھتے ہي باغ باغ ہوٗکر اپنے خلوَت خانے میٗں لایا اوٗر کہنے لگا اي نوٗجوٗبناں! تیٗرے کافِرِ عِشق کے لشکر نے میٗرے مُلکِ دِل کوٗ خراب کِیا تها - تیٗرے آنے سے بارے آباد ہُوا - بنیاں (جوٗ وهاں چِھپ ہُوا کهڑا تها اِس بات کے سُنتے ہي شرمِندہ ہوٗ اپنا سر پیٹتے گهر کي راہ لي*

اي یاروٗ! اگر کچھوا خُشکي کي راہ چلیٗگا توٗ جیٗسا بقّال اپنے کیٗئے سے پشیٗمان ہُوا تها - یِہ بهي ہوٗگا - کچھوے کا دِل ہِرَن کے خبَر دیٗنے سے شِکاریوں کے ڈر کے مارے تہٗ گهبرا ہي رہا تها چوہے کے کہنے پر عمَل نہ کِیا - ہِرَن اوٗر کوّے کي صلاح سے معاً تالاب کوٗ چهوڑ چل نِکلا - کوّے چوہے اوٗر ہِرَن کوٗ بهي اُس کے ساتھ جانا ضرور پڑا کچھوے کے پیچھے لگ چلے بہ ہزار خرابي کوٗس بهر گئے ہوٗنگے - چاها کِہ کِسي درَخت کي چهاوٗں میٗں ٹهہریں - یکایک دیٗکھتے کیا ہیٗں کِہ ایٗک مردِ شِکاري تیر کمان لیٗئے چلا آتا ہي - ہر ایٗک

یار نے اپني اپني راہ پکڑي - کوّا تو درخت پر جا بیٹھا اؤر چوہا کِسي بِل مئیں گُھس گیا اؤر ہرن جنگل کي طرف بھاگ گیا *

کچھوا تري کا جانور تھا خُشکي مئیں بھاگ نہ سکا وھیں رھگیا تب شِکاري نے اُسے پکڑ کر چاروں ھاتھ پاؤں باندھ کمان کے گوشے مئیں لٹکا اپنے گھر کي راہ لي جب تینوں یاروں نے دیکھا کہ کچھوا پکڑا گیا - وے رونے لگے - چوہا بولا اي بھائیو! مئیں تُم سے نہ کہتا تھا کہ کچھوا اگر خُشکي سے جائیگا تو نِہایت رنج اُٹھائیگا - اب یِہہ تُمھاري آہ و زاري کُچھ کام نہیں کرتي - اب ایسي تدبیر کرو جِس سے کچھوے کي مُخلصي ھووے - کوّے اؤر ہرن نے کہا اي ہرنّک! بغیر تیري عقل و تدبیر کے اِس کا چُھٹکارا معلوم - چوہا بولا اي ہرن! یہاں سے آگو چل کر جہاں کہیں پاني کا ڈبرا نظر آوے تو لنگڑا کر کھڑا رھنا جب وُہ تیرانداز نزدیک آوے تو آہستے آہستے لنگڑاتا ہُوا بھاگیو - ہرن نے وُھي کِیا جب وُہ مرد کچھوے سمیت پاني کے کنارے پہُنچا - دیکھا کہ ہرن لنگڑاتا جاتا ھي - کچھوے کا وزن بھاري تھا اُس کو زمین پر رکھ دیا اؤر ہرن کے پیچھے چلا جب قریب ایک تیر کے فاصِلے پر گیا - چوہے نے پیچھے سے کچھوے کي پھانسي کاٹ کر ہرن کو پُکارا اؤر کہا اي ہرن! کچھوا صحیح سلامت پاني مئیں آ پہُنچا تو بھي جنگل کو بھاگ جا - وُہ یِہہ بات سُنتے ھِي بھاگا - جس وقت وُہ تیرانداز ہرن کے پیچھے سے پھِر آیا دیکھتا کیا ھي کہ کچھوا نہیں - پشیمان ھوکر بولا کہ بُزرگ یوں کہ گئے ھئیں جو کوئي آدھے کو چھوڑ ساري کو دھاوے وُہ آدھي بھي

ھاتھ نہ آوے اگر میں ھِرَن کے پیچھے نہ جاتا تو کچھوا میرے ھاتھ سے نہ بھاگتا۔ شِکاري افسوس کرتا چلا گیا تب اُنھ چاروں یاروں نے ایکٹھے ھوکر خوشي کي اور کہا یِہہ مکان ھم کو سزاوار ھي اِسي جگَہہ ھم رھینگے۔ چوھا کوّا ھِرَن کچھوا چاروں اُسي جگَہہ گھر بناکر رھنے لگے *

جب برھمن نے بات وِترلابھ کي تمام کي راجا کے بیٹوں کو کمال خوشي ھُوئي اور کہنے لگے کِہ مُحبّت و دوستي کربي ایسا فائِدہ رکھتي ھي مہاراج! اِس قِصّے کے سُنّنے سے ھم کو نصیحت و فائِدہ ھوا *

دوسرا باب

پھر دوستوں کي جُدائي کا احوَال بِشن سرما پنڈِت راجا کے بیٹوں سے کہنے لگا کِہ ایک باگھہ اور بیل سے آپس میں دوستي تھي۔ گیدڑوں نے اپني دانائي اور عقل کے زور سے اُن کے بیچ میں جُدائي ڈال دِي۔ راجا کے لڑکوں نے کہا کیوں کر؟

داستان بھاگبھرتا بنئے اور سنجوگ اور نندوک بیل کي

پنڈِت بولا کِہ چندرپور نام ایک شہر تھا۔ اُس میں ایک مالدار بنیاں بھاگ‌بھرتا نام رھتا تھا جب کِسي بڑے دولتمند کو دیکھتا تو اپنے تئیں فقیر جانکر دِل میں یِہہ بات ٹھہراتا کِہ تجارت کو جایا چاھیئے تا کِہ مال زیادہ ھووے جئیسا کِہ بُزرگوں نے کہا ھي کِہ مجھول آدمي کے ھاتھ دولت نہیں لگتي اور دُنیا ایسي جگَہہ ھي کِہ اگر مال کمینے اور کم ذات کے پاس

هووے تو سب لوگ اُس کي تعظیم کرتے هیں - یہ سوچ کر دو بیل خرید
لایا ایک کا نام سنجوگ اور دوسرے کا سندوک رکّھا - موتي لعل هیرا پنّا اور
کُچھ زري باف خُرجیوں میں بھر بیلوں پر لاد کر کشمیر کي راہ لي - تخمیناً
بیس اِکّیس منزِل گیا هوگا کِہ سنجوگ کا ایک گڑھے میں پاؤں پڑتے هي
ایسي ضرب آئي کِہ چلنے سے باز رها تب بنیاں مُتَفکِّر هوکر کہنے لگا کِہ یہ
عبث کا دیوان پن هي جو کوئي مال کے جمع کرنے کے واسطے کہیں جاوے -
کیوں کِہ جو کُچھ خُدا نے قِسمت میں لِکّھا هي جہاں رهے مِل رهتا هي
پِھر یِہ فِکر کرنے لگا کِہ اِس اسباب کو کِس طرح لیجاوے - اِسي تردّد میں
دوتین روز اُسي جنگل میں رها *

اِتفاقاً ایک قافِلہ سوداگروں کا مال بیچ کر بیلوں کو خالي لیئے هُوئے
وهاں آ نِکلا - بنیاں اُنھ تاجِروں کو دیکھ کر اُن کے پاؤں پڑنے لگا اور اپنا
احوال کہنے - سوداگروں نے اُس کي بے کسي پر رحم کھا کر ایک بیل
حوالے کِیا - اُس نے اُس لنگڑے بیل کو وهیں چھوڑا اور جو بیل قافلے سے
لِیا تھا اُس پر خُرجي لاد کر اپني منزِلِ مقصود کي راہ لي اور سنجوگ دو
تین مہینے تک نہ آگے ناتھ نہ پیچھے پگھا ایسي گھاس اُس جنگل کي کِہ
کِسي جانوَر نے آنکھوں نہ دیکھي هوگي - چر چُگ کر سنڈا بن گیا *

حکایت سنجوگ اور پنگل نام شیر کي

ایک روز ندي کے کنارے سوتا تھا کِہ پنگل نام ایک شیر (جو اُس

جنگل کي بادشاهت کرتا تها) پاني پینے کے لیئے آ نِکلا بئِیل اُس شیْر کوْ دیْکھ کر مارے مستي کے کھوْرو کرے اوْر سینگوں سے زمین کھوْدنے لگا اوْر جئیسا بادل گرجتا هي۔ وئیسا هِي ڈکارے۔ شیْرنے جوْ اُسے اِس طرح دیْکها توْ اُس کے ڈرکے مارے بهاگ کر اپني آکهار میْں جا گُھسا اوْر جي میْں کہنے لگا کِہ آج خُدا نے میْري جان بچائي۔ کئي برس سے میْں اِس جنگل کي پادشاهت کرتا هُوں لیْکِن ائیسي بلا اوْر ائیسا مُهیب جانوَر میْں نے آج لگ نہیں دیْکھا *

حکایت دوْ گِیدڑ دوْتک و کرتک کي

اِسي فِکر میْں تها کِہ دوْ گِیدڑ دوْتک و کرتک نام (جوْ شیْر کے وزیر تهے اوْر اُس نے اُن کي کُچھ تقصِیر پاکر نِکلوا دِیا تها) آس پاس اُس کے لگے رہتے تهے شیْر کے پاني نہ پینے کے کئیفِیّت اوْر اُس کي سراسیمگي کوْ معلوم کر کے آپس میْں کہنے لگے کِہ آج کیا هي کِہ شیْر بے پاني پیا پیاسا هِي جلد چلا آیا اوْر نِہایت غمگیں هوْ رها هي چل کر مُجرا کیٔجیے اوْر سبب پریْشاني کا پوچهیٔے کِہ آپ مُتفکِّر کیوں هیْں اِس میْں وُہ خوش هوْگا غالِب هي کِہ سرفراز بهي کریْگا۔ کرتک نے کہا کِہ بهائي! اُس نے ایْک مُدّت هوئي کِہ هم کوْ اپني خِدمت سے معزول کِیا هي۔ همیْں کیا غرَض جوْ اُس کے پاس جاویں۔ وُہ جانے اُس کا کام جِس روْز سے کِہ هم اُس سے جُدا هُوے هیْں خُدا [illegible] و عِیش روْزي پہنْچاتا هي۔ اُس کا شُکر بجالاتے هیْں سُنوْ یارا

جو خوب دیکھا تو بندگي خالق ہِي کي خوب هي اور کي اِطاعت کرني اچّھي نهيں - اِس واسطے بادشاه کي نوکري کرنے کو همارا جي نهيں چاهتا اور جو شخص کِسو کي حاجت روا نہ کر سکے تو اُس کي چاکري کرني حِماقت هي - کيوں کِہ خُسرِو دِل همارا جِسم کے مُلک ميں آپ بادشاهت کرتا هو اُس کو کيا ضرور هي کِہ غيَر کا فرمانبردار هو اگر کِسي نوع کي کُچھ اِحتياج رکھتا هو تو مُضايقہ نهيں - اي يار! نوکري ميں کُچھ اِختيار اپنا باقي نهيں رهتا - چُنانچہ جاڑا گرمي برسات بھوکھ پياس زمين پر سونا جنگل جنگل پھرنا يِہ سب اپنے پر اُٹھانا ضرور پڑتا هي اگر ايسي مِحنت خُدا کي بندگي ميں کوئي کرے تو فرِشتے سے بھي فوقيت لےجاوے اور دوسرے کي تابِعداري ميں جيسا مرنے سے بدتر هي کيوں کِہ جب کوئي کِسي کا نوکر هو اور وُہ کهے کِہ تو فلانے مکان کو جا - گو کِہ هر ايک منزِل اُس کي دُشوار پُر خطَر هو اور وهاں جاتے هِي مارا جاوے توبھي خواه مخواه جانا هِي پڑے *

دوتک نے کها اي بھائي! جب لگ کِہ کوئي کِسي کي خِدمت نهيں کرتا تب لگ بڑے مرتبے کو نهيں پهُنچتا اور هاتھي گھوڑے دولت دُنيا نهيں پاتا - صاحِبِ جاه و حشم نهيں هوتا هم نے ايک مُدّت تک اُس کا نمک کھايا هي - ضرور هي کِہ هم اُس کے پاس جاويں اور اُس کا احوال پوچھيں - کرتک نے کها کِہ ميں يِہ صَلاح نهيں ديتا کِہ تو شير کے پاس بے بُلائے جاوے اور اُس کے بِن پوچھے کُچھ بات کهے کيوں کِہ اب اُس کام

کا عُہدہ (کِہ جِس پر ھم تھے) اوروں کے ھاتھ مئیں ھي جو کوئي ھاتھ ڈالے تو اُس کي وُہ حالت ھو جئیسي بندر کي ھوئي *

دوتک بولا کِہ اُس کا قِصّہ کیوں کر ھي ؟

نقل ایک بڑھئي اور بندر کي

کرتک نے کہا - یوں کہتے ھئیں کِہ کِسي وِلایت مئیں مدَن دھرم نام ایک جنگل ھي - اُس مئیں ایک بڑھئي لٹھا آرے سے چیرتا تھا جب آرا اٹّکنے لگتا تو دور کي بچّر اُکھیڑ کر نزدیک لا لگاتا - بڑھئي کي یِہ حرکات کِسي درخت پر بئیٹھا ھُوا بندر دیکھتا تھا جو اِتنے مئیں اُس بڑھئي کو پیاس لگي پاني پینے کو کِسي تالاب پر گیا - بندر درخت سے اُتر کے اُس لکڑي پر آبئیٹھا اور جِس طرح بڑھئي کو بچّر اُکھیڑتے دیکھا تھا یِہ بھي اُکھیڑنے لگا جو نہیں بچّر اُکھیڑي وو نہیں اُس کے فوطے لٹّھے کي درز مئیں پھنس کر پِس گئے اور فيالفور وُہ مرگیا کیوں کِہ "بندر کا کام نجّاري نہیں" - مثَل مشہور ھي کِہ "جِس کا کام اُسي کو چھاجے اور کرے تو ٹھینگا باجے" جو غئیر کے کام مئیں دخیل ھوگا تو ائیسا ھي بُرا دِن اُس کے آگے آویگا پِھر کہا کہ اي یار! اِن دنوں مئیں شئیر کے پاس بہُت سے مُصاحِب ھئیں - تیرے جانے سے وے کب خُوش ھونگے بلکہ تئیري فِکر مئیں رھینگے *

دوتک نے کہا بھائي! شئیر ھمارا قدیم خاوِند تھا اور ھم اُس کے خِدمتگاروں مئیں تھے پس ھم کو اور تُم کو لازِم ھي کِہ اُس کے پاس ائیسے وقت مئیں

جاويں اور جو کُچھ ہم سے ہو سکے اُس میں قصور نہ کريں - تب کرتک بولا اي يار! جو کوئي اپنا کام چھوڑ کر دوسرے کے کام میں دخيل ہو تو ويسا ہي اِنعام وُہ پاوے جيسا شام بھگت گدھے نے اپنے خاوِند سے پايا - دوتک بولا وُہ کيوں کر ہي؟

کرتک نے کہا *

نقل شام بھگت گدھے اور کنجو دھوبي کي

يوں سُنا ہي کِہ گنگا کے کنارے بنارس نامے کوئي شہر ہي - وہاں ايک نوجوان دھوبي کنجو نام بڑا دولتمند رہتا تھا - ايک شب وُہ اپني جورو کے ساتھ غافِل سوتا تھا کِہ اُس کے گھر میں چور آئے - شام بھگت گدھا آنگن میں بندھا تھا اور اُس کي نعل میں کنسِت نام کُتّا بيٹھا ہُوا تھا - گدھے نے کہا اي کُتّے! گھر میں خاوِند کے چور آئے ہيں تُو ذرا بھونک جو گھر کا مالِک جاگے - کُتّا بولا اي گدھے! ميرے کام میں دخل مت کر - تو کيا جانے - اِس دھوبي کے گھر میں ميري قدر کُچھ نہيں جب لگ کِہ اِس کا نُقصان نہ ہوگا تب لگ ميري قدر نہ جانيگا - گدھے نے کہا اي کُتّے! جو کوئي اپنے صاحِب کے بندگي میں قُصور کرے تو وُہ مطعونِ خلائق ہوتا ہي - کُتّا بولا او گدھے! اگر تُو ميرے عُہدے میں ہاتھ ڈاليگا تو تُجھ پر "ميرا صبر پڑيگا" *

اِس نے اُس کي بات نہ ماني اور جلدي سے اپنے ہاتھ پاؤں کے چھاند

باندھ توڑ تاڑ جہاں دھوبي اپني جورو کے ساتھ سوتا تھا۔ وہاں جاکر ریکنے لگا۔ وہ جو کچّي نیند سے چونکا تو مارے غُصّے کے ایک سونٹا لیکر اُسے خوب سا پیٹ ڈالا۔ جو کتّے کي بات نہ ماني تو اُس کے صبر مئیں گرِفتار ہُوا۔ دوتک بولا اي کرتک! سچ ھي جو کوئي دوسرے کے کام مئیں دخل کرے تو اُس کي یہي سزا ھي لیکن تو جانتا ھي کِہ جب ھم شیر کے پیچھے پیچھے پھرتے تھے۔ جو کُچھ اُس کا جھوٹھا پاتے تھے کھاتے تھے اور بڑوں کے پاس رہنے سے کئي کام نِکلتے ھئیں۔ پہلے دوستوں کا بھلا ہوتا ھي پھر دُشمنوں کا بُرا اور جو اُس کے ساتھ رہتے ھئیں اُن کي پرورِش بخوبي تمام ہوتي ھي *

کرتک نے کہا کِہ اي دوتک! برسوں سے یِہہ شیر ھم سے آزُردہ ھي اور اُس نے اپنے درِ دولت سے نِکال دیا ھي۔ مُجھے تُجھے کُچھ اُس سے اب عِلاقہ نہیں اگر بے بُلائے اُس کے تو جاوئیگا اور بے پوچھے کُچھ کہئیگا تو وہ کب تیري سُنئیگا۔ مثل مشہور ھي۔ "اُترا شحنہ مردک نام"۔ اُس نے کہا کِہ تُو نہیں جانتا۔ خاوِند کبھي خفا ہوتے ھئیں اور کبھي مِہربانی کرتے ھئیں۔ اِس بات کو اپنے جي مئیں لاکر اِس کو تنہا مت چھوڑ *

سُنو بھائي! نیکي حاصِل کرني بے رنج و مِحنت مُمکِن نہیں جئیسا کِہ ایک بھاري پتھر نیچے سے اونچے پر لیجانا اور بدي ائیسي ھي کِہ اُسي پتھر کو نیچے گِرا دینا اگرچہ شیر ھم سے آزُردہ ھي لیکِن اب وہ حادِثے مئیں گرِفتار ھي اگر اِس وقت ھم نہ جاویں تو اُس کو کوئي بُرا نہ کہئیگا بلکہ ھم

کو لوگ حرام خور کہینگے - تھوڑے کے واسطے بدنامی اُٹھانا خوب نہیں اگر تو کہے تو شیر کے پاس جاؤں *

کرتک بولا - میں نے تیری بات مانی لیکن بادشاہ کے حضور میں جاکر پہلے کیا کہیگا ؟ دوتک نے کہا یہہ تمھیں معلوم ہی کہ وہ کسی سے ڈرا ہی اِس لیئے غمگین ہو کر بیٹھا ہی جو احوال ہو سو اُس سے پوچھ لیجیئے اور خلش اُس کے دِل سے مِٹا دیجیئے - کرتک نے کہا - یہہ اُس پر کیونکر کھُلے کہ تو اُس پر مطّلع ہوا ہی اور تونے کیوں کر جانا کہ اُس کے جی میں دہشت پیٹھی ہی ؟ دوتک نے جواب دیا کہ ڈرا ہوا قرینے سے پہچانا جاتا ہی اور وہ عاقِل نہیں ہی جو پُوچھ کر معلوم کرے تب کرتک نے کہا - بھلا آدمی اُسے کہتے ہیں جو نیکی کرے لیکن منہہ پر نہ لاوے اور خاوِند کو خوش رکھے اگرچہ وہ کِتنا ہی مُنہہ لگاوے پر اپنی حدّ سے قدم آگے نہ بڑھاوے اور اپنے تئیں نِت نیا نوکر جانتا رہے اور اُس کے حُکم کو مانتا رہے *

پھر دوتک نے کہا کہ مُجھے مُناسِب نہیں جو میں گیدڑوں میں بیٹھ رہوں بلکہ یہہ چاہتا ہوں کہ اپنی خِدمت کی قوّت سے شیر کو اپنا کروں - کہتے ہیں خاوِند کی مرضی کے تابِع رہنا اور اپنی قدر کے مُوافِق بات کرنا ہر ایک سے نہیں ہو سکتا اور سب ہُنروں سے میں واقِف ہُوں - کرتک نے کہا بھائی ! خِدمت کرنی بہُت مُشکِل ہی - جیسی چاہیئے ویسی کِسو سے ادا نہیں ہو سکتی *

دوتک بولا کِ نوکر پہلے اِتنا دریافت کرے کِ جب خاوِند کے سامھنے جاوے۔ وہ اُسے دیکھ کر خوش ہو کے کُچھ بات کرے اور بیٹھنے کي پروَانگي دے تب معلوم کرے کِ مُجھ پر مِہربان ھُوا اگر اُس کے دیکھنے سے وہ تیوَري چڑھا کر مُنہ پھراوے تو برعکس سمجھے اور یقین جانے کِ اُس کے دِل میں میري طرف سے کُچھ کُدورت هي۔ اُس وقت خاوِند سے کُچھ نہ بولے اور ٹلجاوے *

کرتک نے کہا اگر بادشاہ تُجھ کو کِتنا هي سرفراز کرے۔ چاهیئے کِ بے پوچھے اور بے محَل دم نہ مارے۔ دوتک نے کہا تو اپنے دِل میں کُچھ فِکر مت کر کِ میں اپنے نقدِ سُخن کو بے جا خرچ نہ کرونگا مگر دو جگہہ۔ ایک تو جِس وقت دُشمن ایسي گھات میں هو کِ آج کل میں دغا سے کام کو ابتر کرے اور دوسرے ایسے کام میں کہ جِس سے نُقصان خاوند کا هوتا هو اور تو اِسے دیکھنا کِ میں بغیر خیرخواهي کے ایک بات بھي بادشاہ سے هرگز نہ کہونگا۔ خُدا چاھے تو تھوڑے دِنوں میں میں اپنے ذِهن کي رسائي سے وزِیر کہلاؤنگا۔ اب مُجھ پر مِہرباني کِیجیئے اور خوشي سے رُخصت ۔ پھر ایسا قابو نہ پاؤنگا ھاتھ ملکر رهجاؤنگا *

کرتک بولا کِ مُجھے یہ معلوم ھُوا کِ تو جائے بغیر نہ رهیگا۔ لے اب میں نے تُجھے بہ خُوشي رُخصت کِیا اور خُداے کریم کو سونپا تب دوتک یہاں سے رُخصت هوکر بادشاہ کے پاس گیا اور آداب بجالایا۔ شاہ نے اُس پر بہت سي مِہرباني و شفقت کرکے بیٹھنے کا حُکم کِیا اور کہا اي دوتک!

هم نے بہت دِن پاچھے تُجھ کو دیکھا - اِتنے دِنوں تو همارے پاس کیوں نہ آیا ؟ بولا - اپني کم نصیبي سے - لیکن اب میرے طالعوں نے جو پھر یاوري کي تو میں حُضور میں حاضِر هُوا اور جہاں پناہ کي خِدمت میں مُشرّف حضرت نے فرمایا - خیر آیندہ ایسا نہ ہو تب وہ مُؤدّب ہو کر کہنے لگا کہ غُلام کا کیا مقدور کہ خُداوند کي خِدمت سے ایک دم غیر حاضِر رہے *

شیر نے کہا اي دوتک ! تو تو همارا قدیم رفیق هي سچ کہہ - اِتنے دِنوں نہ آنے کا تیرے کیا سبب ! اُس نے عرض کي

میں هوں کِس لائق جو تیري دوستي کا دم بھروں
هاں مگر اَدنا تِرے کوچے کے میں کُتّوں میں هوں

غُلام اِس واسطے حاضِر نہ هُوا کہ مُجھ بغیر جہاں پناہ کا کام کِسي نوع سے بند نہیں - شیر نے کہا اي نادان ! مرد کو چاهیئے کہ اپنے قدیم خاوِند کي نمک حلالي میں قُصور نہ کرے اور کبھي کبھي اُس کي یہاں حاضِر هُوا کرے اور جِس کو خُدا نے هاتھ پاؤں اور دانائي بینائي اور هوش گوش دِیا هي وہ کیوں کر کِسي کے کام نہ آوے - سُنتا هي اِتنے دِنوں جو تو هم سے جُدا رہا تو اِس میں سراسر تیرا هي نُقصان هُوا - اب جو تو همارے حُضورِ اعلیٰ میں حاضِر هُوا هي تھوڑے دِنوں میں اِتني دولت تیرے هاتھ لگیگي کہ مُستغني هو جائیگا *

بادشاہ کو جو اُس نے اپنے اوپر مہربان دیکھا تو عرض کي خداوند ! اگرچہ بگلا درخت کے اوپر رہتا هي اور باز نیچے - لیکن وہ اوپر کے بیٹھنے

سے افضل نہیں هو سکتا - جہاں پناہ نے جو اوروں کو وزارت کا عُہدہ سپرد کِیا هي کیا وے مُجھ سے فہم و فِراست میں زیادہ هیں - بادشاہ کو چاهیئے کِہ بینا اور نیک نظر هو همیشہ هُنرمندوں کي جُست و جو میں رهے کِیونکِہ عقلمند بہُت کم یاب هیں اور نادانوں کي بہتایت هے - خُداوند! اگرچہ حُضور میں هِرن پاڑهے چکارے بہُت سے جمع هیں لیکِن بےوُقوفوں سے بھلائي کي کیا توقُّع - یہے اِسي کام کے هیں کِہ سِر پر سینگ لیئے پھریں اور ایسے کام جو دُشمن نہ کرے سو کریں .

دُشمنِ جاں هووے اگر هوشیار

اُس سے هي بِہتر جو هو نادان یار

جہاں پناہ! یِہہ جو اور اُمَرا حُضور میں حاضِر هیں مُجھے بہ نظرِ حِقارت دیکھینگے اور جنابِ عالي کي خِدمت میں عرض کرینگے کِہ اِس بیوُقوف کم اصل گیدڑ کو سردار نہ کِیا چاهیئے اور جو کوئي اُنہ اُمَراؤں میں سے لائِق هو اُس پر مِہرباني کرکے سرفراز کِیجیئے جو هر وقت خِدمت میں حاضِر رهے *

یِہہ کہہ کر کہنے لگا پیرمُرشِد! خاوِندوں کو یِہہ لازِم نہیں هي جو هر ایک کو مُنہہ لگاویں اور هر کُدام کي بات سُنیں بلکہ یوں چاهیئے جو جِس لائِق هو اُس کي اُتني هِي قدر کریں اور همیشہ احوال پُرساں رهیں - اگر خاوند عقلمند اور قابِل رفیق کو ذلیل کرکے احمق کو عزیز رکّھے اور کِسي مُشکِل کام کرنے کے واسطے اُس کو حُکم کرے تو ایسا هي جیسے کوئي

سِر کي پگڑي پاؤں پر لپیٹے اور پاؤں کي جوتي سِر چڑھاوے - لوگ جوتي اور پگڑي پر نہیں ھنستے بلکہ اُسي پر ٹھٹھے مارتے ھیں اور کہتے ھیں کِہ یِہ شخص دیوانہ ھُوا ھي *

پس بادشاہ کو چاھیئے کِہ عاقِل اور ھُنرمندوں کو دوست اور مُعزّز رکھے تا کِہ اچّھے اچّھے لوگ اُس کے یہاں جمع ھوں اور جو بادشاہ اپنے یہاں سے اھلِ عِلم وھُنر کو خارِج کرے تو یقین ھي کِہ بادشاھت اُس کي قائِم نہ رھے - کیوں کِہ داناؤں کو نِکال دینے سے اُس کے مُلک میں فِتنہ و فساد برپا ھوتا ھي اور رعیّت و پرجا خود بہ خود بھاگ جاتے ھیں - مُلک اُجاڑ ھو جاتا ھي - سلطنت اُس کے قبضے میں نہیں رھتي ھي - یِہ یاد رکھو کِہ مُلک کي آبادي عدل و اِنصاف سے ھي - اگر اِنصاف نہ ھو تو مُلک ویران ھو جاوے - اور جب تک وزِیر دانِشمند اور بادشاہ نیک نِیّت نہ ھو تب تک مُلک میں خلل ھِي پیدا ھوتا ھي *

اي خُداوند! اگر اچّھي بات دانائي سے لڑکا کہے تو اُس کو بھي پلّے باندھیئے اور بوڑھا جو بُري بات نادانی سے کہے ھرگِز اُس پر کان نہ دھریئے جِس میں عقل اور عِلم اور تحمُّل ھو - کیا چھوٹا کیا بڑا کیا بوڑھا کیا بالا - وُھي سب سے بِہتر ھي - پِنگل نے کہا اي دوتک! اگرچہ تو کتني مہینے دُشمنوں کے ڈر سے میرے پاس نہ آیا کُچھ مُضایقہ نہیں تو بڑا نمک حلال ھي - اِس لیئے میں نے تُجھے اپنا وزِیر کِیا - دوتک نے عرض کي آپ کے اقبال سے ڈر تو کِسو سے نہ تھا - مگر پیادہ پائي کے سبب سے حاضِر نہ ھو سکا *

شیر بولا کیا گھوڑا چاھتا ھي؟ اُس نے اِلتِماس کِیا کِہ خُداوند! اِسي اندیشے سے آپ نے مُجھ کو حُضور سے دور کِیا تھا۔ اُس نے مُسکرا کر کہا یِہہ چالاکي تو نے کِس سے سیکھي۔ پِھر بولا اب تیرے اِفلاس کے دِن گئے اور فراغت کے آئے۔ سچ ھي کِہ تُجھ سا عقلمند میرے نوکروں میں کوئي نہیں۔ اب میں تُجھ پر مِہربان ھوں جو تیرا مطلب ھو سو بِلا وسواس حُضور میں ظاھِر کر۔ وہ بولا کِہ غُلام کي عرض یِہہ ھي جو آپ اُس روز ندّي پر پاني پینے گئے تھے۔ بے پیئے پِھر آئے۔ اُس کا کیا سبب؟ اُس نے کہا تو بڑا دانا اور نِہایت عقلمند ھي اِس میں ایک بات تنہائي کے کہنے کي ھي کِیونکہ اگر اُسے ھمارے مُصاحِب سُنیں تو بھاگ جاویں۔ یِہہ کہہ کر اُسے خلوَت میں لے جاکر کہنے لگا کِہ اِس جنگل میں ایک ایسا جانوَر آکر رھا ھي۔ جِس کي مُہیب آواز نے میرے دِل کو اِس قدَر بے چین کِیا ھي کِہ میں کُچھ کہہ نہیں سکتا ھوں۔ اِسي اندیشے سے میں اپنا گھر چھوڑا چاھتا ھوں بلکہ تو نے بھي اُس کي آواز سُني ھوگي۔ اُس نے کہا خُداوند! مُجھے تو یِہہ معلوم ھُوا تھا کِہ شاید کہیں آسمان ٹوٹا یا بادل گرجا *

پِھر شیر بولا کِہ تو اِس میں کیا صلح دیتا ھي؟ اُس نے جوَاب دیا کِہ یِہہ صلحِ وقت نہیں کِہ یکایک اپنا گھر چھوڑ دیجئے یا لڑ بیٹھیئے اگرچہ وہ تُمھارا دُشمن ھي۔ پر اب ذرا دیکھو تو تُمھارے اُن نوکروں سے کیسي خِدمت ھوتي ھي۔ نوکر اور جورو اور رفیق اُس کو کہتے ھیں جو وقت پڑنے پر کام آویں اور وے اُسي سے پہچانے جاتے ھیں۔ وہ بولا جو تو کہتا

هي دُرُست - اب کُچھ ایسي تدبیر کِیا چاهیئے کِہ اُس کي آواز سے میرے دِل میں جو دھڑکا پہنچا هي سو نِکل جاوے - اُس نے کہا جہاں پناہ ! جب تک کِہ میري جان میں جان هي - مُطلق کِسي نوع کا خطرا اپنے دِل میں نہ لایئے اور اگر حُکم هو تو کرتک جو میرا بھائي هي اُس کو بھي حُضور میں حاضِر کروں کِہ آنا اُس کا بِہتر هي کیوں کِہ وُہ بڑا عاقِل و زور آوَر هي - ایسے وقت میں ویسے نوکر کا بُلانا مُناسِب هي - شیر نے کہا بہُت اچّھا - اُسي وقت اکثر جانوَر اُس کے اِشارے سے کرتک کے بُلانے کو دوڑے اور بادشاہ کي خِدمت میں اُس کو لا حاضِر کِیا *

بادشاہ نے اُس وقت دوتک کو خِلعت وِزارت کا دیکر بہُت سي مِہربانی اور شفقت اُن دونوں کے حال پر فرمائي تب کرتک نے دوتک سے کہا اي بھائي ! - یِہ اِنعام اور خلعت جب حلال هو کِہ هم بِھي نمک حلالي کریں - پِھر دونوں بادشاہ کے حُضور میں آداب بجالائے - بادشاہ نے فرمایا کِہ اب کیا کہتے هو ؟ اُنھوں نے عرض کي اگر جي کي امان پاویں اور حُکم هو تو هم دونوں جُست و جو سے اُس کا احوال دریافت کریں کِہ وُہ ایسا کون هي کِہ جِس نے خُداوند کي سلطنت میں دخل کِیا - یِہ بات سُنکر شاہ نے اُن کو رُخصت دِي

جب وے کھوج کو نِکلے تو راہ میں کرتک نے کہا بھائي ! جِس سے شیر ڈرا هي اور تو بھي اُس کي هیبت کا مُقِر هي اُس سے جواب و سوال اور برابري کیونکر کریگا ؟ جو چیز کِہ مُمکِن نہ هو - اُس کا قبول کرنا خیالِ

فاسِد هي - دوتک نے کہا اي نادان! بادشاہ کے روبرو جو دانا هئیں تو وے دور اندیشي سے رائي کو پربت کر دِکھلاتے هئیں اور اپني ڈاڑھي کي حُرمت رکھتے هئیں کرتک نے کہا کِہ جو شاهوں کي نِگاہِ لُطف سے بِہال هوتے هئیں سو اُس کي چشمِ غضب سے خرابي بھي دیکھتے هئیں چاهیئے یوں کِہ جِتنا کوئي کر سکے اُتنا هِي قبول کرے - دوتک بولا کِہ وہ ایسا ایک جانور هي کِہ گیدڑ کو بِھي نہیں مار سکتا - تب وہ کہنے لگا کِہ بھلا کِتنے روز بادشاہ اِسي فِکر مئیں تھا - تو نے پہلے هِي کیوں نہ کہا دوتک بولا کِہ بھائي! اگر اِس کو دهشت نہ هوتي اور مئیں پہلے هِي کہہ دیتا تو مُجھے وزِیر کیوں کرتا اور تُجھے کیوں بُلاتا - حق تعالیٰ نے یِہہ حیوان اِسِ جنگل مئیں همارے نصیبوں سے بھیجا هي اور بعضے بُزُرگوں کي یِہہ خُو هي کِہ بِپت کے وقت خواهاں هوتے هئیں اور نہیں تو بات بھي نہیں پوچھتے - اپنے هي حال مئیں خوش رهتے هئیں - چُنانچہ آدمي کو جب مچّھر کاٹتے هئیں تب وہ دھواں کرتا هي تا کِہ وے اُس کي کڑواهٹ سے جاتے رهئیں - اِس بات کو یقین جانو کِہ بے غرض کوئي کِسي کو نہیں پوچھتا *

آخِر وے دونوں بھائي سنجوک کي طرف گئے - کرتک ایک درخت کے نیچے بیٹھا اور سِر اُٹھا کر مُوچھوں کو تاؤ دینے لگا اور دوتک سنجوک کے پاس جاکر کہنے لگا کِہ اي بیل! تُجھ مئیں کیا تاب وطاقت اور تیري کیا بِساط اور مجال - اگر اپني خیریت چاهتا هي تو میرے ساتھ کرتک کے پاس چل کِہ وہ بادشاہ کا خاص مُلازِم هي اور نہیں تو تُجھے مار ڈالیگا

اِس ڈر سے وہ اِس کے ساتھ ہو لیا اور کرتک کے نزدیک جاکر سلام کِیا ۔ وہ تیوری چڑھا کر کہنے لگا ۔ اي نادان! تو کون هي جو اِتني دِلیري کي؟ کِہ بِدوں حُکم بادشاہ کے (کِہ جِس کا میں وزیر ہوں) اِس جنگل میں آیا ۔ ابهي حُکم کروں تو تیري کهال کهینچي جاوے ۔ سنجوگت ڈرا اور تهر تهرا کر کہنے لگا کِہ مُجھ سے بڑي خطا هوئي ۔ جو تُم سے هو سکے تو میري تقصیر مُعاف کرواؤ ۔ کرتک نے کَن اَنکھیوں سے دوتک کي طرف اِشارہ کِیا کِہ اِس کو میرے پاؤں پر ڈال دے ۔ دوتک نے سنجوگت کا کان پکڑ کرتک کے پاؤں پر ڈالا ۔ اُس نے کہا کہ اگر اپني بهلائي چاهتا هي تو میرے ساتھ بادشاہ کے حُضور چل *

بیل نے کہا اگر مُجھ کو حُضور میں لے چلتا هي تو میري جان بخشي کروانا ۔ تب کرتک نے نِہایت مِہرباني سے اُس کے پیٹھ ٹھونک کر کہا کِہ تو اپنے دِل میں کُچھ خطرا نہ کر کِیونکہ کیسي هِي سخت هَوا چلے پر کِسي گهاس کو نہیں گِراتي ۔ مگر بڑے درَختوں کو ۔ اِس واسطے کِہ گهاس نے جو اپنے تئیں پائمال خلائق کا کِیا هي اِسي عاجِزي و اِنکساري کي برکت سے صحیح و سلامت رهتي هي اور درَخت اپنے تئیں بڑا جانتے هیں اِسي سبب جڑ سے اُکھڑ پڑتے هیں ۔ سُن اي بیل! بادشاهوں کا بهي وهِي خَواص هي ۔ تو بهي جو اِس غریبي سے میرے ساتھ بادشاہ کے روبرو جاویگا تو نِہایت سرفراز هوگا *

جب بادشاہ کي ڈیوڑهي کے نزدیک پہُنچے تب اُس کو دروازے پر کهڑا کرکے وے دونوں بهائي بادشاہ کے حُضور گئے اور آدابِ بادشاهي بجا

لائے - شاہ نے پوچھا کِہ جِس کام کے واسطے تُم گئے تھے کُچھ اُسے دریافت کِیا کِہ نہیں؟ دوتک نے عرض کِي کِہ خُداوند! جئیسا آپ نے فرمایا تھا اُس سے زیادہ دیکھنے میں آیا - لیکِن اُس کو ھم ایک تقریب اور فریب کي ڈوري سے باندھ لائے ھئیں اور وُہ قدم بوسي کي آرزو میں دروازے پر کھڑا ھي - شیر نِہایت خُوش ھوکر پھول بیٹھا اور کہا لے آو - دونوں گیدڑ گئے اور ناتھ پکڑ کر اُسے حُضور میں لے آئے اور مُجرا کروایا - بادشاہ نے اُس کو مِہرباني کا خِلعت دِیا اور اُس کے رھنے کے واسطے ایک جگہہ مُقرر کروا دي - وُہ اُس میں رھنے لگا اور دوتک و کرتک کو روپے اشرفیوں کے توڑے کے توڑے بخشے اور خِدمت خزانچي گري کي کرتک کو دي اور دونوں کو پاس بِٹھلا کر پُوچھا کِہ کہو اِس کو کِیونکر لائے؟ دوتک نے عرض کي خُداوند! میں نے اِس کي ناک میں عقل کي نشتر سے سوراخ کِیا اور نرم باتوں کي رسّي سے ناتھ کر حُضور میں پہنچایا اور میں ھمیشہ جہاں پناہ کا کام جان و دِل سے اِس واسطے کرتا ھوں کِہ خُداوند روز بروز میرے حال پر مِہرباني زیادہ فرماویں اور اگر کوئي دُشمن میري طرف سے پیر مُرشد کے دِل میں بدي ڈالے تو اغلب کِہ غُلام کے طرف سے خاطِرِ مُبارک میں گرد کدورت کي نہ بیٹھے اور شفقت میں تفاوُت نہ آوے - جئیسا کِہ راج کُنور اور بنیئے کي دوستي میں ایک بُڑھیا عورت نے ادنا حرکت سے جُدائي ڈلوائي

شیر نے پوچھا - اُس کا قِصّہ کِیونکر تھا؟

نقل کِرپا کُنْوَر اوْر دهنپت چوْپڑباز کي

دوتک نے کہا مئیں نے یوں سُنا هي کِہ دهولاگِر ایک پہاڑ هي - اُس کے نیچے ایک ندّي بہتي هي - پاني اُس کا صاف سُفئید کافور سے زِیادہ خوشبو هي - اُس کے کِنارے پر ایک بوندي نام شہر بستا هي اُس شہر مئیں ایک راجا تها کِہ اُس کے باورچي خانے مئیں هرروز سوْ من نمک خرچ هوْتا تها - اِس سے اوْر جِنس کا انداز کِیا چاهیئے کِہ کِتني کُچه خرچ هوْتي هوْگي - اُس کے ایک لڑکا تها - نام اُس کا کِرپا کُنْوَر - نِہایت شفقت سے اُس کوْ کبهي اپنے پاس سے جُدا نہ کرتا جوْ حرکت اُس سے هوْتي اِس کے نزدیک خوش آیند تهي اوْر اُس کا دِل کِسي بات سے آزُردہ نہ کرتا *

ایک دِن اُس لڑکے نے اپنے خِدمتگاروں سے پُوچها کِہ کوْئي اچّها چوْپڑباز اِس شہر مئیں هي؟ اُنهوں نے عرض کي کہ دهنپت نام ایک بنئے کا بیٹا خوب کهیلتا هي اگر حُکم هوْ توْ اُس کوْ لاویں - کہا جلد لاؤ تب لوْگوں نے بقّال کي ڈیوڑهي پر جا کر دستک دي - وُہ گهر مئیں سے نِکلا اوْر کُنْوَر کے لوْگوں کوْ اپنے دروازے پر دیکه کر ڈرا اوْر پوچها کِہ تُم یہاں کِیوں آئے هوْ؟ اُنهوں نے کہا کِہ تُم هرگِز اپنے دِل مئیں چِنتا نہ کروْ - راج کُنْوَر نے تُم کوْ چوْسر کهیلنے کوْ بُلایا هي - دهنپت جڑاؤ چوْسر سوْنے روپے کي نردوں سمیت اوْر کُچه جوَاهِر بیش قِیمت اپنے ساته لیکر اُس کے پاس حاضِر هُوا اوْر اُس کي خوبصورتي دیکه کر بہت خوش هُوا اوْر سلام کرکے اُس جوَاهِر

مئیں سے کُچھ اُس کوْ نذر گُذرانا - اُس نے اُس کي نذر قبول کرکے چوْسر بِچھوَا کھیْلنا شُروع کِیا - بڑي دیْر تک کھیْلا کیئے پر برابر سرابر هِي رهے *

جب وُہ رُخصت هوْ کر جانے لگا تب کُنْوَر نے ایْک اشرفي اُس کوْ بطَریقِ اِنعام دیْکر کها کِہ تو هر روْز همارے یهاں آیا کر - وُہ همیْشه آتا اوْر چوْسر کھیْلا کرتا اوْر ایْک اشرفي هر روْز اِسي صورت سے لیجاتا اِسي طرح بهُت سے دِن گُذرے - اُبه دوْنوْں مئیں یهاں تک اِخلاص هُوا کِہ کُنْوَر بهي اُس کے گھر جانے لگا - چُنانچہ وے دوْنوْں آٹھ پهَر ایْک ساتھ هِي رهنے لگے اوْر وُہ ایسا کھیْل مئیں غرق هُوا کِہ کھانے پینے کي سُرت بهُلا دي - بلکہ خبرگیري مُلک و لشکر کي اوْر دیْکھنا بهالنا هاتھي گھوْڑے مال خزانے کا ایْک قلَم دِل سے اُٹھا دِیا جب یِہ اطوار اپنے لڑکے کے راجا نے دیْکھے تب اُس نے غمگین هوْکر دیوان سے یِہ بات کهي کِہ یِہ لڑکا مُلک کوْ برباد دیْگا - کوْئي ایسا شخص اِس شهر مئیں هي کِہ اِس مئیں اوْر اُس لڑکے مئیں جُدائي ڈال دے ؟ دیوان نے تدبیر توْ بهُت سي کي کِہ اُبه دوْنوْں کي دوْستي مئیں خلل پڑے پر کُچھ پیْش رفت نہ گئي *

بعد دوْ تین بَرس کے ایْک عوْرت مکّارہ نے راجا کوْ آکر سلام کِیا اوْر کها کِہ اگر مهاراج کهئیں توْ مئیں اُبه دوْنوْں مئیں بات کهتے دُشمني ڈال دوں - یِہ سُنکر وُہ بهُت خُوش هُوا اوْر کهنے لگا ! یِہ کام مُشکِل هي سچ کهوْ کِہ کتنے عرصے مئیں کِتني محنت اوْر کِس قدَر روپے خرچ کرنے سے هوْ سکے گا ! بوْلي مهاراج ! جوْ کوْئي دوْستي اوْر نیْکي کِیا چاهے توْ وُہ نِهایت محنت و

مشقت سے حاصِل هوٗتي هي لیٖکِن دوٗستوٗں میٖں دُشمني اوٗر بدي ڈالني بہُت سہج هي - پِھر اُس نے کہا کہ توٗ یِہ کام تو کيٗ دِن میٖں کریٖگي ؟ وُہ بوٗلي کِہ ایٖک پَل میٖں - یِہ بات سُنکر دِل میٖں مُتَعجِّب هُوا اوٗر ایٖک بڑا دیٖکر بِدا کِیا - یِہ یہاں سے وهاں گئي جہاں وے دوٗنوں بیٖٹھے تھے اوٗر سامھنے اُن کے کھڑي هوٗ کر بیئے کے بیٖٹے کي طرف آنکھ سے اِشارہ کِیا اوٗر هاتھ سے بُلایا - وُہ کُنوَر کا مُنْہ دیٖکھنے لگا - اُس نے کہا جاوٗ دیٖکھوٗ توٗ کیا کہتي هي وُہ اُس کے پاس آیا کُٹني نے اُس کے کان کے پاس اپنا مُنْہ لگا جھوٗٹھ موٗٹھ کُھسُر پُھسُر کر رستا پکڑا - وُہ بیٖچارہ کُنوَر کے نزدیٖک پِھر آبیٖٹھا - اُس نے پُوچھا کہوٗ بُڑھیا تُمھارے کان میٖں کیا کہہ گئي ؟ بقال بچّے نے قسم کھا کے کہا کُچھ نہیں *

اِسي ردّ بدَل میٖں دوٗ چار گھڑي کا عرصہ گُذرا - کُنوَر نے کہا کیا بُرا وقت هي جوٗ کوٗئي کِسي کے حق میٖں بھلائي کرے توٗ گوٗیا اپنے واسطے بُرائي - وُہ عوٗرت میٖرے روبرو تُجھ سے کُچھ کہہ گئي اوٗر تو مُکَرتا هي - یِہ کہہ کر اُس نے تیوٗري چڑھائي اوٗر اُس سے علٰحدہ هوٗکر اپنے لوٗگوٗں سے کہا کِہ اُس بُڑھیا کوٗ پکڑ لاوٗ جوٗ کُچھ کہہ گئي هي اُسي سے معلوم هوٗگا - اِتنے میٖں وُہ کُٹني پِھر اُسي کے پاس آ بیٖٹھي نوٗکر چاکر جوٗ اُس کے دوٗڑے توٗ اُس مکّارہ کوٗ اُس کے پاس سے پکڑ لیٖگئے کُنوَر نے پوچھا بُڑھیا ! سچ کہہ تو کوٗن هي ؟ اُس نے کہا میٖں اُسي کے باپ کي قدیم نوٗکر هوں - اُس نے مُجھے بھیٖجا تھا کِہ تو دھنپت کوٗ جا کے آهستے سے پوچھ کِہ کُنوَر کوٗ تونے کِھلا یا کِہ نہیں ؟ اُس نے

کُتني سے پوچھا وُہ کیا چیز ھي؟ وُہ بولي کِہ میں نہیں جانتي وُہ شیریني یا کُچھ اور کھانے کي چیز ہوگي *

یہہ سُنکر اُسے تو رُخصت کِیا آپ من میں سوچنے لگا کِہ اگر اُس کے باپ نے کُچھ اچّھي چیز میرے کِھلانے کے واسطے کہي ہوتي تو دھنپت مُجھ سے ہرگِز نہ چِھپاتا اور اِتني قسمیں نہ کھاتا۔ اب اِس قرینے سے مُجھے خوف معلوم ہُوا کِہ سِواے زھر کے اور کوئي چیز کِھلانے کو نہ کہي ہوگي۔ یہہ گُمان اپنے دِل میں لاکر غُصّے ہو اپنے نفروں سے کہا کِہ بقّال بچّے کو میدان میں لیجا کر جلد گردن مارو تا کِہ ایسے بُرے کا پِھر کبھي میں مُنّہہ نہ دیکھوں تب اُنھوں نے اُس غریب کو وھاں لیجا کر ناحق ذبح کِیا *

جہاں پناہ! ایسي ایسي باتوں سے مُجھے کمال خطرہ ھي کِہ مبادا کوئي میرا بدخواہ کُچھ جھوٹھ موٹھ تُہمت لگاوے تو میرا بِھي حال اُسي کا سا ہووے۔ پیر مُرشِد! دانا وُہ شخص ھي کِہ دُشمن کے کہنے سے اپنے دوست کي بُرائي نہ چاھے اور بدخواہ کو پہچانے اور اُس کے کہنے پر ہرگِز عَمل نہ کرے۔ شیر نے ہنسکر کہا *

خُدا نے لِکھا جِس کا جو سِنّ و سال
ڈسے سانپ اُس میں نہ کھاوے بَبر
نہ پاني کا خطرہ نہ آتَش کا خوف
پِھرے گونجتا بن میں جوں شیر نر

اي دوتک! تو اپنے دِل میں ہرگِز کِسي چیز کا اندیشہ نہ کر۔ اپنے کام

سے هر وقت هوشیار خبردار رہ - غرض جب دوتک اور کرتک نے بادشاه کے یہاں سے خلعتِ سرفرازي اور جان کي امان پائي رخصت هوکر خوشي سے بغلیں بجاتے هوئے اپنے گھر کو آئے - اسي طرح ایک مدت تک دونوں بھائي وزارت اور خزانچي گري کرتے رهے اور بادشاه کي مہرباني اُن پر روز بروز زیاده هوتي رهي - سنجوگ رفته رفته اپنے درجے سے یہاں تک گرا کہ خدمتگاروں میں رهنے لگا - نه بادشاه اُس کو بلاوے نه یہ حضور میں مجرے کو جانے پاوے - اِس لیئے نہایت مغموم رها کرے *

ایک دن پنڈکرن بادشاه کے بھائي نے چاها کہ میں شکار کو جاؤں - اتفاقاً اُس روز سنجوگ کہیں نزدیک کھڑا تھا - یہ بات سنتے هي رُو برُو بادشاه کے عرض کي کہ اتنا شکار کل آیا تھا کیا وہ سب خرچ هوچکا؟ بادشاه نے فرمایا کہ اِس کو دوتک اور کرتک جانے - اُس نے پھر التماس کیا کہ حضرت! اُس کو دریافت کیجئے کہ اُس میں سے کچھ باقي هے کہ نہیں - تب بادشاه مسکرا کر کہنے لگا کہ کل پر کیا موقوف هے هم هرروز شکار لاتے هیں جو همارے دن رات کے ناشتے اور کھانے سے بچتا هے - دوتک کرتک لیجاتے هیں - کچھ آپ کھاتے هیں کچھ فقیروں کو کھلاتے هیں *

وہ بولا کہ خداوند! یہ بات خیرخواهي اور عقل سے بعید هے کہ بدون حکم آپ کے لیجاویں اور بادشاهي خزانے میں کچھ پس‌انداز نه کریں - پیرمرشد! نوکر ایسا چاهیئے کہ خاصیت کوٹھي کي رکھے - وہ ایک طرف هي کچي مٹي سے بنائي هیں اکثر اناج رکھنے کے لیئے اُس میں ایک هي

بار بہت سا غلّہ اوپر سے بھر کے بند کر دیتے هیں اور تهوڑا تهوڑا موکھے کي راہ سے مُوَافِق اِحتِیاج کے نِکال نِکال خرچ کرتے هیں اور نوکر ایسا نہ چاهیئے کِہ جو کوئي اُسے اپنے گھر کا مُختار کرے یا کُچھ اسباب بہ طور امانت کے سونپے۔ وہ اُسے غفلت سے برباد دیوے یا کھوکھنڈا نیٹھے یا سب کا سب کھا جاوے *

خُداوند! خزانے کو بادشاہ اپني جان کے برابر سمجھتے هیں کیونکہ اگر خزانہ رهے تو لشکر بھي جمع هو سکتا هي جو پیسا نہ هو تو فوج نہ رهے اور فوج نہ هو تو مُلک هاتھ سے نِکل جاوے اور یِہہ سخت عیب هي کِہ بادشاہ خزانے کي خبر نہ لے۔ کِس واسطے کِہ چار چیزیں خزانے کے حق میں زبون هیں۔ ایک تو تهوڑي آمد بہت خرچ۔ دوسرے غافِل رهنا۔ تیسرے آپ سے جُدا رکھنا۔ چوتھے لُوٹ کا مال خزانے میں داخِل کرنا *

یِہہ بات سُکر پِنڈکرن نے بادشاہ سے کہا کِہ دوتک اور کرتک کو آپنے اپنے گھر کا بِالفِعل یہاں تک مُختار کِیا هي کِہ تمام خزانہ اور لشکر اُن کے قابو میں هي جو اِسي طرح سے اُن کے هاتھ میں رکھو گے تو یقین هي ایک دِن وے سر اُٹھاوینگے اور مُخالِف بنینگے *

اُس سے بہتر یہي هي کِہ خزانہ اُن کے هاتھ سے نِکال لیجیئے اور سنجوگ کے حوالے کیجیئے۔ صِرف کام وِزارت کا اُنھ دونوں کے ذِمّے رهے جیسا کہا هي کِہ تین شخص کو خزانے کا مُختار نہ کیجیئے۔ ایک تو اپنے کو۔ دوسرے سپاهي کو۔ تیسرے جو وقت پر اپنے کام آیا هو۔ کیوں کِہ اگر اپنے کو

سونپینگے تو اپنایت جان کر کھا جاویگا اور کہیگا کہ میرا کیا کریگے اور مجھ سے کیا لینگے اگر اُس کو ستاویں تو تمام خِلقت اپسے ہي تیئں بُرا کہیگي اور لوگ ہنسینگے کہ واہ اپنوں سے خوب سُلوک کِیا۔ اگر سپاھي کے حوالے ہو تو وہ اپني تروار کے زور سے سب چٹ کر جاوے۔ ایک کاني کوڑي بھي گھِس لگانے کو نہ دے اگر مانگو تو لڑنے کو موجود ہو۔ تیسرے وہ جو وقت پر کام آیا ہو جو اُسے دیجیئے تو وہ بھي ھَضم کر بیٹھے اِس بات پر کہ جِس کا مال ھي وہ میرا اِحسانمند ھي اگر اُس سے لِیا چاھیں تو ھر ایک سے کہے کہ میں نے اِس سے فلاني جگہہ یہہ سُلوک کِیا اور وہ مجھ سے یہہ بے مُروتي کرتا ھي *

اي بادشاہ! سِواے اِنہہ تین شخصوں کے خزانچي گري یا اور کام (کہ جِس سے آقا کو فایدہ ہو) کِسي کو سِپُرد کرے اور اُس کو بھي خوب سا دریافت کرے اور دیکھے کہ بادشاھي خزانے میں سے خرچ کرتا ھي یا نہیں اگر اپنے خرچ میں لاتا ھي تو اُس کو بھي کام نہ دیجیئے اگر کام دِیا ھي تو اُسے معزول کیجیئے تا کہ اوروں کو عِبرت ہو *

بادشاہ نے کہا کہ بھائي! جو تُم کہتے ہو سو سچ ھي۔ میں بھي جانتا ہوں دوتک و کرتک نے کُچھ ھاتھ پاؤں پھیلائے ھیں اور کبھي کبھي عُدولِ حُکمي کرتے ھیں۔ پِنڈکرن بولا کہ بُزُرگوں نے کہا ھي کہ وزیر عقلمند اور مُدَبّر چاھیئے کہ اسبابِ و اجناس ھر طرح کي مُہیّا رکّھے تو وہ وِزارت کے قابِل ھي۔ یہہ بات میں آپ کي خیرخواھي سے مصلحتاً کہتا ہوں اور دانا کو

ایٔک اِشارہ بس هي - چُناںچہ مئیں نے آگے بھِي عرض کي تھي خزانہ سنجوٗک کے حوَالے کِیا چاھیٔے - کِس واسطے کِہ وے گیدڑ گوٗشت کے کھانے والے ھئیں اؤر یِہہ بئیل گھاس چرنےوالا هي *

بادشاہ نے یِہہ بات قبول کي اؤر اُسے خِلعت بخشي‌گري کا دِیا اؤر خزانہ بھي حوَالے کِیا - جب دوٗتک اؤر کرتک نے اُس مجلِس کا رنگ اؤر بادشاہ کي اِعتِراضي کي گُفتگو دوٗچار دِن کے پیٖچھے کِسي طرح معلوم کي تب آپَس مئیں کہنے لگے کِہ دیٖکھوٗ - هم نے اُس بئیل کوٗ بادشاہ سے مِلا دِیا اؤر وُہ همارے هِي اُکھاڑنے کے درپے هُوا اگر اُسے هم بادشاہ کے پاس یوں نہ لئیجاتے توٗ اُس کي نظروٗں سے کیٖوٗں گِرتے اؤر یِہہ آفت هم پر کیوں آتي - همارا کِیا همارے هِي آگے آیا اؤر اِس بات کوٗ اب کِسي سے کہہ بھي نہیں سکتے - کیا کیجیٔے جي هِي مئیں مسوٗس مسوٗس کر رهیٔے

مثل مشہور هي - چوٗر کي ماں کوٗٹھي مئیں سِر ڈال کر روٗئے - یِہہ روداد گندھرب کنیٔت اؤر نَندو نائي اؤر ساد گنوَار کے قِصّے کي هي کِہ اپنے کِیٔے سے ذلیل و خوار هوئے - ویٔسا هِي هم بھِي نادِم و پریٖشان هوٗنگے - کرتک نے کہا کِہ وُہ قِصّہ کیٖوٗں کر هي ؟

نقل گندھرب کنیٔت اؤر نندو نائي اؤر سادگنوار کي

دوٗتک بوٗلا یوں سُنا هي کِہ کنچن‌پور نام ایٔک شہر هي - اُس مئیں راجہ بیرِ بِکرماجیت رهتا تھا - اُس کے نائِب نے اپنے لوٗگوٗں کوٗ ایٔک روٗز حُکم

کِیا کِہ نندو حجّام کو مقتل میں لیجاؤ۔ گندہرب سادگنوار اور حجّام کے قِصّے سے واقِف تھا۔ اِس واسطے اُن کے پیچھے تماشا دیکھنے کو ہو لیا *

جب وے لوگ قتل‌گاہ میں پہنچکے اُس حجّام کي گردن مارنے لگے تب گندہرب نے اُس کا ہاتھ پکڑ اپنے پیچھے کر لیا اور کہنے لگا کِہ یہ حجّام واجِبُ‌القتل نہیں ہي۔ کیوں کِہ احوال اُس کا اور قِصّہ سادگنوار کا دونوں ایک سا ہئیں اور مئیں اُس سے خوب واقِف ہوں نائِب کے آدمیوں نے پوچھا کِہ وُہ کیوں کر اور تو کون ہي اور کیاجانتا ہي؟ گندہرب نے کہا کِہ مئیں بنارس کے راجا کا بیٹا ہوں جو سنگلدیپ کا حاکِم تھا

ایک دِن مئیں اپنے باغ کے بارہ‌دري مئیں بیٹھا تھا کِہ اِتنے مئیں ایک سوداگر بچّہ کِشتي سے اُتر کر میرے پاس آیا مئیں نے اُس سے پوچھا کِہ "کُچھ حقیقت دریا کے سفر کي بیان کر"۔ اُس نے کہا کِہ مئیں نے جہاز پر ایک عجَب تماشا دیکھا ہي اگر مئیں تجھ سے کہوں۔ "خُدا جانے تو باوَر کرے۔ یا نہ کرے"۔ مئیں نے کہا کِہ "تو کہہ۔ مئیں یقین کرونگا" سوداگر بچّہ کہنے لگا کِہ دریا مئیں پاني کے اوپر ایک صندل کا درَخت ہي اور اُس درَخت کے نیچے ایک جڑاؤ پلنگ بِچھا تھا اور اُس پر ایک عورت خوب صورت بیٹھي تھي کِہ یکَ بیکَ میرے کان مئیں آواز آئي کِہ اُس کا نامَ رتَن‌منجري ہي مجھ کو دیکھ کرجو ہنسي تو موتي سے دانتوں کي جھلک سے تمام دریا روشن ہو گیا اِس سے زیادہ اُس کي تعریف کیا کیجیئے۔ جِس دِن

سے کِہ میري آنکھ اُس سے لگي ھي۔ اُس دِن سے ایک پل آنکھ نہیں لگتي اؤر وُھي صورت میري آنکھوں میں آٹھ پہر پڑي پھِرتي ھي اؤر دِل میں ایسي گڑي ھي کِہ میرے ھوش و حواس بِالکُل جاتے رھے ھیں اگرچہ فقیر ھو گیا ھوں پر اُس کي یاد میں خوش رھتا ھوں اؤر کبھي اُس کو نہیں بھولتا بلکہ جِس طرح دیکھا ھي وُھي نظر آتي ھي۔ جب میں نے سوداگر بچّے کي زباني یہہ احوال اؤر تعریف اُس کے دانتوں کي سُني تب ایک حالتُ سکتے کي سي ھوگئي۔ پھر بعد ایک پہر کے مُجھ کو ھوش ھُوا۔ اُسي گھڑي اُس کے دیکھنے کے اِشتِیاق میں جہاز پر سوار ھُوا۔ جِس جگہہ سوداگر بچے نے اُس کا پتا دِیا تھا میں اُدھر ھِي گیا *

بعد چند روز کے وھاں جا پہنچا اؤر جِتني خوبیاں میں نے اُس کي سُني تھیں اُس سے زیادہ دیکھیں اؤر یہہ چاھا کِہ اُس کو میں اپنے گلے سے لگالوں۔ وونہیں رتن منجري چار پائي سمیت پاني میں جاتي رھي میں بھي اُس کے پیچھے کود پڑا۔ کیا دیکھتا ھوں کِہ ایک شہر نِہایت آباد ھي۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کِہ اِس کا نام کیا ھي؟ اُنھوں نے کہا کِہ اِس کو کنک پوري کہتے ھیں *

یہہ سُنکر میں کُچھ آگے بڑھا تو کیا دیکھتا ھوں کہ ایک سونے کا محل سنہرا جڑاؤ جگمگا رھا ھي اؤر اُس کے اوپر رتن منجري بناؤ کیئے ھوئے بیٹھي ھي۔ میں اُس کو دیکھتے ھِي خُدا کي درگاہ میں سِجدہ کرکے خوش ھُوا اؤر دِل میں کہا کِہ اللّٰہ نے مُجھ کو جیتے جي بِہشت میں داخِل کیا اؤر اُسنے

ے جو مجھے دیکھا تو لونڈیوں کو بھیج کر بلوا لیا اور بہت سي تعظیم و تکریم سے اپنے پاس بٹھلا کر پوچھا کِہ اي شخص! تو کون هي اور کہاں سے آیا؟ اِس بات کو سنکر مئیں نے کہا کِہ مئیں سنگلدیپ کے راجا کا بیٹا هوں اور مجھے گندھرب کہتے هئیں لیکِن اب تیرا غلام هوں *

رتن‌منجري نے کہا کِہ نہیں بلکہ مئیں تیري لونڈي هوں اور تو میرا میاں هي بہ شرطیکہ تو ایک بات سے باز رهے اور اُس کے سِوا جو تیرا جي چاهے سو کرے - مئیں نے کہا کِہ کیا کہتي هو کہو تمھارا کہنا بہ سر و چشم قبول کِیا - جِس چیز کو منع کروگي سو نہ کرونگا - رتن‌منجري نے کہا کِہ یِہہ تصویر جو اِس محل مئیں کھینچي هوئي هي کبھي تو اِسے هاتھ نہ لگانا - مئیں نے کہا کِہ هاتھ لگانے کا تو کیا ذِکر هي بلکہ مئیں اُس کے پاس بھي نہ جاؤنگا - یِہہ سنکر رتن‌منجري مجھ کو دِل و جان سے پیار کرنے لگي *

چند روز اُس کے باعِث سے میرے عیش و عشرت مئیں گذرے ایک دِن میرے دِل مئیں یِہہ خِیال گذرا کِہ ذرا اِس تصویر کو دیکھئے کِہ وُہ کئیسي هي *

غرض اُس کے پاس گیا تو ایک صورت عجیب و غریب دِکھلائي دي - بیقرار هو کر اُس کي چھاتي پر هاتھ ڈالا - جوں هِیں میرا هاتھ اُس کي چھاتي تک پہنچا ووں هیں اُس نے ایک لات ایسي ماري کِہ مئیں کوہ‌قاف مئیں جا پڑا تو کیا دیکھتا هوں؟ کِہ نہ وُہ بستي هي نہ وُہ مکان نہ رتن‌منجري - غرض اِس خرابي سے مئیں پھرتے پھرتے تمھارے شہر مئیں آ نِکلا هوں جب

آفتاب غروب ہوا تب میں ایک اہیر کے گھر میں اترا اور کچھ کھا پی کر سو رہا پہر سوا پہر رات گئی ہوگی جو میری آنکھ کھلی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک غیر شخص اہیرنی سے مشغول ہے کہ اتنے میں اہیر شراب کے نشے میں سرشار آ پہنچا۔ اس نے پاؤں کی آہٹ سے معلوم کیا کہ اہیر آیا وونہیں دبے پاؤں بھاگا اہیر تاڑ گیا کہ کوئی اہیرنی کے پاس تھا۔ جاتے ہی اس کے جھونٹے پکڑ کر خوب ہی لتیایا اور سایبان کے کھنبھے سے کس کے باندھا اور آپ سو رہا۔ گھڑی ایک کے بعد کیست چرنا باین کٹنی آکر اہیرنی سے کہنے لگی کہ تیرا یار مادھو حلوائی کی دکان کے پچھواڑے کھڑا روتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر وہ آج میرے پاس نہ آویگی تو اپنے پیٹ میں چھری مارونگا۔ گوالن بولی تو دیکھتی نہیں میں کس حالت میں گرفتار ہوں۔ بھلا اس کے پاس کیوں کر جاؤں آج میرے خاوند نے مجھے مار کر اس ستون سے باندھا ہے جو کھلی ہوتی تو سر کے زور جاتی ٭

ناین نے کہا میں تجھے کھول دوں۔ وہ بولی جو اس عرصے میں میرا شوہر جاگے اور کھنبھا خالی دیکھے تو خدا جانے اس سے زیادہ مجھے کیا اذیت دے۔ اس نے کہا خیر جو آج تو اس کے پاس نہ جاویگی تو کل اسے جیتا نہ پاویگی۔ اہیرنی بولی جو تیری رضامندی اسی میں ہے تو میں نے قبول کیا لیکن تو میرے بدل بندھی رہ اور جب لگ کہ میں وہاں سے نہ پھر آؤں تب لگ ہرگز نہ بولنا۔ ناین نے اسے کھول دیا۔ اس کی جگہ اپنے تئیں بندھوا لیا۔ وہ اپنے یار کنے گئی جب دو چار گھڑی رات باقی رہی تب

اھِیر چوٗنکا توٗ اُٹھ کر اُس کوٗ کھنبھے سے کھوٗل ساتھ سُلا کر کہا کِہ میٔں نے تیٔري تقصیر مُعاف کِي اوٗر تو بھي قسم کھا کِہ پِھر ائیسا بُرا کام نہ کرونگي۔ کئي بار اُس نے یِہي بات کہي پِہ سُنکر دم کھا رھي دِل میٔں سمجھي کِہ اگر بوٗلونگي توٗ یِہ پہچان جائیگا۔ میٔں شہر میٔں بدنام ھوٗجاوٗنگي۔ اِسي ڈر سے اپني آواز اُسے نہ سُنائي۔ گوَالے نے جب دیٔکھا کِہ یِہ سوٗگند نہیں کھاتي تب جانا کِہ اِس کے دِل میٔں حرَم‌زدگي بھري ھوئي ھي۔ یِہ اُس کام سے باز نہ رھیٔگي۔ خفا ھوٗکر پِھر اُسے کھنبھے سے کس کے باندھا اوٗر ناک اُس کي کاٹ لي۔ آپ چارپائي پر سوٗ رھا *

گھڑي دوٗ ایٔک میٔں اھیرني اپنے یار کے پاس سے آئي اوٗر آھِستہ آھِستہ ناٰئِن سے پوچھنے لگي۔ کہوٗ بي‌بي! میٔرے پیچھے تُم پر کُچھ حادِثہ توٗ نہیں پہنچا؟ وُہ بوٗلي کیا پوچھتي ھي۔ تیٔري خاطِر میٔري ناک کٹ گئي۔ اُسي وقت اُسے توٗ کھوٗل دِیا اوٗر اپنے تئیں بندھوا لِیا۔ یِہ توٗ نکٹي ھوٗکر دِل میٔں پچتاتي ملوٗلے کھاتي اپنے گھر چلي گئي۔ اُس کے پیچھے اھیر کي آنکھ کُھلي اوٗر پوٗبھي پھٹنے لگي تب یِہ کہنے لگا کِہ اي نابکار! تونے اپني بدکاري سے توٗبہ نہ کي اوٗر ناک کٹوائي۔ وُہ بوٗلي اگرچہ تونے مُجھ بے‌تقصیر پر زوٗر و ظُلم کِیا لیٔکن تو دیٔکھ جوٗ میٔں بھلے آدمي کي جني اوٗر نیٔک‌بخت ھوں توٗ رام جي کي دَیا سے نکٹي نہ رھونگي۔ میٔري ناک جیٔسي کي تیٔسي ھوٗ جائیگي *

اُس کي بات سُنتے ھي وُہ اُٹھا۔ ناک جوٗں کي توٗں دیٔکھ کر حیٔرت میٔں

رہا ۔ جي مئیں کہنے لگا کِہ یِہ عؤرت نیٔک زنوں سے ھي جوْ اِس کي ناک کٹي ہوئي پھر دُرُست ہوْ گئي ۔ یِہ سمجھ کر پٹکا گلے مئیں ڈال اُس کے پاؤں پر گر منتیں کرنے لگا اؤر اپني تقصیر مُعاف کروانے اؤر بوْلا کِہ مئیں نے ناحق تُجھے دُکھ دِیا ۔ یِہ میٔري خطا مُعاف کر پِھر کبھي تیٔري اذیّت کا روادار نہ ہونگا *

یِہ کہہ کر گندھرپ نے کہا اي یار ۔ مئیں اُس اہیري کے مکر سے توْ حیٔران تھا ہِي پھر دِل مئیں یِہ خِیال کِیا کِہ اِس نائِن کا اب تماشا دیٔکھیٔے کِہ وُہ اپنے خاوِند سے کیا بہانہ کریٔگي ۔ غرَض مئیں مُنْہ اندھیٔرے اُس کے گھر کي دیوار کے کوْنے لگ کر کھڑا ہوْ رہا کیا دیٔکھتا ہوں کِہ وُہ حجّام باہر سے اپنے گھر مئیں آیا ۔ آنگن مئیں کھڑا ہوْکے اپني عؤرت سے آئینہ مانگنے لگا ۔ اُس نے پٹ کي اوٹ سے نہرني ہاتھ بڑھا کر اُس کوْ پکڑا دِي ۔ اُس نے کہا مئیں آئینہ مانگتا ہوں ۔ یِہ کے اُسے لائے ۔ پِھر اُسترہ لادِیا ۔ اُس نے وُہ اُس کے ہاتھ سے لے لِیا اؤر خفا ہوْکر کہا کِہ کُچھ تو دیوانی ہوئي ھي یا تونے معجون کھائي ھي ۔ مئیں آئینہ مانگتا ہوں تو کُچھ کا کُچھ لے آتي ھي یِہ کہکے پُکار پُکار کر کہنے لگا کِہ مئیں ابھي اِس اُسترے سے تیٔري ناک کاٹ ڈالتا ہوں یِہ بات اُس کے سب محلّے والوں نے سُني ۔ اُس نے وُہ اُسترہ باہر سے گھر مئیں پھینٔک دِیا ووْنہیں وُہ روْ روْ کر کہنے لگي کِہ ھي! ھي! اِس اُسترے سے میٔري ناک کٹ گئي اِس آواز پر تمام محلّے کے رہنے والے دوْڑے اؤر آکر جوْ دیٔکھنے لگے توْ سچ مُچ اِس کي ناک کٹي دِکھلائي دِي اؤر وُہ حجّام بھي

اِس حالت کو دیکھ کر ششدر رہا۔ عُذر خواهي کرکے کهنے لگا کِہ بي بي!
یِہ مُجھ سے بڑي تقصیر هوئي هي اِسے مُعاف کر*

اِس بات کو سُنکر نائب کے نوکروں نے کہا کِہ اي گدهرب! تیرا اور
اُس نائي کا قِصّہ هم نے سُنا۔ اب سادگنوار کي کہاني کا بیان کر*

نقل سادگنوار اور پِنڈکي کسبي کي

اُس نے کہا کِہ سادگنوار بڑهئي بچّہ تها اور کرور روپیے کا مال لیکر اپنے گهر
سے تِجارت کرنے کو نکلا اور چودہ برس تک سوداگري هِي کرتا رها اور کئي
کرور روپیے جمع کر اپنے گهر کو چلا۔ اِتّفاقاً راہ میں ایک شہر مِلا کِہ اُسے
کامرُو کہتے هیں۔ یِہ وهاں گیا اور سُنا کِہ ایک عورت پنڈکي نام اِس شہر
میں ایسي حسین رہتي هي کِہ جِس کي خوبصورتي کي تعریف بیان سے
باهر اور کمر اُس کي ایسي پتلي کِہ ویسي کِسي عورت کي نهوگي۔ ایک رات
کي چوکي کے هزار روپیے لیتي هي۔ یِہ سُنکر نہایت بےقرار هو دِل میں
کهنے لگا کِہ اگر اِس عورت کو میں نہ دیکهونگا تو قِیامت تک افسوس
رهیگا۔ هزار روپیے اپنے ساتھ لے اُس کے یہاں گیا۔ تمام رات عیش و
عشرت میں مشغول رها۔ یِہ اِرادہ کِیا کِہ کئي شب اِس کے پاس اور بهي
رهیئے۔ جب رات نے اپنا دامن سمیٹا اور سورج نے صُبح کے گریبان سے
مُنھ نِکالا تب سادگنوار اپنے گهر آیا*

اِسي طرح سے کئي رات آیا جایا کِیا۔ اُس رنڈي کے گهر میں کاٹھ کا

ایک جڑاؤ پُتلا طِلِسم کا ساھُوا - نام اُس کا عجیب - پیشانی پر اُس کي ایک لعلِ بے بہا جڑا ھُوا تھا کِہ جِس کي روشني کے باعِث چِراغ کي حاجت نہ تھي - اُس کو دیکھ کر سادگنوار کا دِل للچایا اور اپني خاطِر میں یِہ بات لایا کِہ اِس عورت نے میرے بہُت سے روپے لِئے ھیں - اُن کے عِوَض یِہ جوَاھِرِ بیش قیمت لیجیئے اور یہاں سے چُپکے چل دیجیئے *

اُس رنڈي نے جو اُس کے بشرے سے دریافت کِیا کِہ یِہ اُس جوَاھِر کو مُفت اُڑایا چاھتا ھي - یِہ سمجھ کر اُس کے پاس سے سرک گئي اور ایک پردے کي آڑ میں جا بیٹھي - اِس نے جو اِپني فُرصت پائي تو چار پائي سے اُٹھ کر ھاتھ دوڑایا کِہ اُس گوھرِ شب چراغ کو اُکھیڑ لے - جوںھیں اِس کا ھاتھ اُس تک پہُنچا ووںھیں اُس پُتلے نے اُس کا پنجہ پکڑ لِیا - اُس نے بہُتیرا چاھا کِہ کِسي تدبیر سے اپنا پنجہ چُھڑا کر بھاگے لیکِن اُس نے اور بِھي ایسا گہکر پکڑا کِہ یِہ بے قابو ھو گیا - نِدان جب چُھڑا نہ سکا تو گھبرا کر چِلّانے لگا تب اُس کي لونڈیوں نے یِہ ماجرا دیکھ کر اپني بي بي سے (جو پردے کو لگي اِسي واسطے بیٹھي تھي) جا کہا - لو نہ بي بي! تُمھاري مُراد بر آئي *

یِہ خوشخبري سُنتے ھِي وُہ وھاں سے دوڑي آئي - آکر دیکھا کِہ دام میں سونے کي چِڑیا پھنسي ھي ھنس کر کہنے لگي کِہ اي سادگنوار! میں جانتي تھي کِہ تو کِسی بڑے آدمي کا لڑکا ھي اور یِہ نہ سمجھتي تِھي کِہ تو ایسا

اُچکّا دغاباز هي ديکھ ابھي کوتوال کو خبر کرتي هوں - وہ تجھے لیجا کر
کل سُولي ديگا - ايسے چور کي يهي سزا هي - يہہ سُنکر بهت ڈرا اور اپني
کوتہ انديشي پر هزار لعنت و ملامت کي - پھر مِنّت و اِلتجا سے کہنے لگا
کِہ اي پِنڈکي! کِسي طرح تو مُجھے کوتوال کي سُولي سے بچالے *

وہ بولي کِہ ايک صورت سے تيري جاں بخشي هو سکتي هي اگر تو تمام
مال و اسباب اپنا مُجھ کو منگادے اور پھر کبھي اُس کا دعویٰ مُجھ سے نہ
کرے اور نهيں تو اپني جان سے هاتھ دهو - اُس نے ديکھا کِہ سِواے اِس کے
ميرا چھٹکارا نهيں تب اُس نے اپنے لوگوں کو بُلوا کر کہا کِہ ميرا سب مال
و متاع اِس کے حوالے کرو - نهيں تو ميں اِس کے هاتھ سے مارا جاتا هوں -
اُنھوں نے تمام نقد و جنس جو کُچھ تھا اُس عورت کو لادِيا تب اِس نے
اُس کا هاتھ چُھڑا دِيا تو وہ غريب راتوں رات بھاگ کر کِسي طرف چلا
گيا اور ميں رفتہ رفتہ تُمھارے مُلک ميں آ نِکلا - يہہ سب احوال راجا کے
نوکروں نے سُنکر حجّام کو چھوڑ دِيا - يہہ قِصّہ دوتک نے کرتک سے کہکر کہا
کِہ جيسے گندھرب اور سادگنوار اور حجّام نے عورتوں کے هاتھ سے ذِلّت
کھينچي - ويسے هِي هم نے بھي اُس بيل سے

اب کُچھ ايسي تدبير کِيا چاهيئے کِہ جِس ڈھب سے شير اور بيل ميں
دوستي کروائي تھي ويسي اُن دونوں ميں دُشمني ڈلواؤں - کرتک نے کہا
يِہہ امر نِهايت مُشکِل هي کيا تُو نے نهيں سُنا؟ کِہ سيتا باوُجود کِہ رام کي
جورو تھِي اُس سے کُچھ نہ هو سکا - دوتک نے پوچھا کيونکر؟

نقل سيتارام اور اُس کي بہن کي

اُس نے کہا اگرچہ وُہ قِصّہ طول طويل هي ليکن مُختصر کرکے کہتا هوں- سيتارام اور اُس کا بهائي لچھمن اُنهہ تينوں نے بارہ برس تک ايک جنگل ميں گُذران کي جب لنکا ميں راوَن نے يہہ بات سُني تو اُس جنگل سے سيتا کو اُڑا لےگيا رام پھر بڑي مِحنتوں سے اُس کو وهاں سے لايا *

جِتني اُس کي عِزّت آگے تهي اُتني هِي رهي- کُچھ اُس کي آبرو ميں بٹّا نہ آيا اور اپنے دِل کو اُس کي محبّت سے هرگز نہ پھيرا- اُس کي بهنيں (جو سيتا کو ديکھ نهيں سکتي تهِيں) آپس ميں صلاح کي- کُچھ ايسي فِکر کِيا چاهيئے کِہ اُس کي محبّت بهائي کے دِل ميں نہ رهے *

ايک اُنھہ ميں سے اُٹھ کر دوسري سے کهنے لگي کِہ ديکھ ابهي ميں تُجھے اُس کا تماشا دِکهلاتي هُوں- يِہہ کهکر بهائي کے گھر گئي- وُہ اُس وقت چوپڑ کھيلتا تھا- يِہہ جاتے هِي بهاوَج سے ٹھٹّھا کرنے لگي اور هنستے هنستے اُس سے پوچھا کِہ تُجھے کُچھ ياد هي راوَن کي شکل کيسي تهي؟ سيتا بيچاري اُس کے مکر چکر سے واقِف نہ تهِي سِدهاوٹ سے بولي- راوَن کے دس سر بيس آنکھيں اور سو اُنگلياں تهِيں- پِھر وُہ کهنے لگي کِہ اُس کي تصوير ذرا تو کھينچ تو ميں ديکھوں وُہ کيسا تھا *

اُس بد ذات کے کهنے سے يِہہ نيک بخت بے خوف و خطرے سُفيدِوقتي

سے زمین میں اُس کي صورت کا نقشہ کھینچنے لگي اِس میں وُہ مکّارہ
بولي کِہ جب تک تو کھینچے میں اپنے لڑکے کو دودھ پِلا آؤں - یہاں
سے دوڑي ہوئي جہاں رام چوپڑ کھیلتا تھا چلي گئي - جاتے ہِي کہا - ذرا
اپني جورو کا تماشا چل کر دیکھو - یِہہ کہکر بھائي کا ہاتھ پکڑ لائي جہاں
سیتا وُہ نقشہ کھینچ رہِي تھی - کہا دیکھو جو اِس نے اُسے نہیں دیکھا اور
اُس سے نہیں مِلي تو اُس کي تصویر کھینچ کر کیوں دیکھتي ہے؟ یِہہ دیکھ
سُنکر رام کو بہُت غیرت آئي - خفا ہو کر کہنے لگا کِہ سیتا! تُجھے جان
سے کیا ماروں - تو عورت ہے اور رنڈي کا مارنا مرد ہو کر خوب نہیں
لیکِن بِہتر یِہہ ہے کِہ میرے گھر سے نِکل جا *

کرتک نے یِہہ داستان سُنا کر کہا کِہ عورت کي محبت میں رام نے دریا
پر پُل باندھ کر لنکا کو جلایا اور سونے کي کوٹ کو توڑا اور اُسے خاک
سیاہ کِیا اور راون کو مارا لیکِن اپنے گھر سے ایسي پارسا عورت کو ایک
دَم میں رنڈي کے بہکانے سے نِکال دِیا - دوتک نے کہا بھائي! وُہ کون سي
بات ہے جو مکر و حیلے سے نہیں ہو سکتي - سیتا نیک بخت تھي اپنے
خاوند کي آبرو کے واسطے کُچھ نہ بولي - اگر بدکار ہوتي تو جیسا کِہ ایک
مالن نے اپنے خصَم کے ساتھ یِہہ سُلوک کِیا کِہ اُس کے رُو برُو ایک یار کو
نِکال دِیا اور دوسرے کو نہلا دُھلا کِھلا پِلا اُس کے ساتھ کرکے تھوڑي دُور
تک بستي سے باہر پہُنچوا دِیا - ویسا ہِي وُہ بِھي کرتي - کرتک نے کہا کِہ
وُہ نقل کیونکر ہے؟

نقل ایک مالن اور اُس کے یاروں اور اُس کے خصم کي

دوتک بولا - دوارکا نگري مئیں ایک مالي کي رنڈي بدکار کوتوال اور اُس کے بیٹے سے رهتي تهي - ایک دِن شب کو ایسا اِتّفاق هُوا کِہ اُس کے لڑکے سے بُرے کام مئیں مشغول تهي کِہ اِتنے مئیں کوتوال دروازے پر آیا اور کواڑوں کو کهٹکهٹایا تب اُس نے لڑکے کو جلدي سے کوٹهي مئیں چِهپایا اور اُس کو دروازے پر سے اپنے پاس بُلایا اور فيالفور هم بِستر هونے لگي *

قضاکار وونهیں اُس کا خاوِند بهي دروازے پر آن پهُنچا تب رنڈي نے کوتوال کو سِکهایا کِہ مئیں تو پٹ کهولنے جاتي هوں پر تُم لٹهہ کاندهے پر دهرے بڑبڑاتے غُصّہ کرتے باهر چلے جانا - مئیں پیچهے بات بنالونگي - اُس نے ویسا هِی کِیا تب مالي نے گهر مئیں آکر اُس سے پوچها کِہ آج همارے گهر مئیں رات کو کوتوال کِیوں آیا تها اور خفگي کِس پر کرتا چلا گیا؟ مالن بولي کِہ اُس کا بیٹا اُس سے آزُردہ هوکر میرے یهاں چِهپا هي اور وُہ اُس کو ڈهونڈهتا هُوا آیا تها - اُس نے جو اپنا بیٹا یهاں نہ پایا تو کُچهہ بکتا هُوا چلا گیا - یہ کهکر اُس نوجوان کو کوٹهي سے نِکالا اور نهلا دُهلا کِهلا پِلا اپنے خصم کو اُس کے ساتهہ کر کے تهوڑي دور اُسے پهُنچوا دِیا اور رُخصت کے وقت کهہ دِیا کِہ یہہ گهر اپنا هِي سمجهو جب تُمهارا جي چاهے تب آیا کیجو - اِس لیئے مئیں کهتا هوں کِہ کام پڑے پر جِس کي عقل بحال رهي وُهي عاقِل هي *

پھر کرتک نے کہا بھائي! اُن دونوں میں بڑي دوستي ھي - تُم کیونکر چُھڑاؤ گے؟ دوتک بولا کِہ یار! جو کام تدبیر سے ہوتا ھي سو زور سے نہیں ہوتا جیسا کِہ کوّے نے سانپ کو جان سے کھوَایا - سنجوگ کیا مال ھي کِہ میں اُس کو اُس کے رُتبے سے گِرا نہ سکونگا - پھر کرتک نے پوچھا کِہ وُہ قِصّہ کیونکر ھي؟

نقل ایک کوّے اور سانپ کي

دوتک بولا کِہ کِسي درَخت پر ایک جوڑا کوّوں کا مُدّتوں سے رہتا تھا اور اُسي درَخت کے جڑ کے کُھڈلے میں بڑا سا کالا سانپ بھي رہا کرتا - کوّے کي مادہ نے اپنے گھونسلے میں انڈے دِیئے اور کوّا سیِنے لگا - بعد بیس بائیس روز کے بچّے نِکلے جب مہینے ایک کے بچّے ہُوے تب وُہ سانپ اپني جگہہ سے نِکلا اور آستے آستے اُس درَخت پر چڑھا - کوّا تو اُس وقت وھاں نہ تھا اُس کے بچّوں کو گھونسلے میں سے کھا لِیا - ھرچند اُس کي مادہ ایک دوسري ٹہني پر بیٹھي ہُوئي بہتیرا کاں کاں کِیا کِئي اور بہت واویلا کر رھي پر کوئي اُس کي داد کو نہ پہنچا اور کُچھ فائِدہ اُس کي فریاد سے نہ ہُوا جب کوّا باھر سے پھر آیا تو مادہ نے اِس سے بچّوں کي مُصیبت اور اپنے کَلپنے کا احوَال کہا - یہہ اُس سانپ کا ظُلم سُنکر دو تین دِن بچّوں کے سوگ میں رھا اور بہت سا رویا دھویا کِیا اور دانا پاني چھوڑا تب اُس گِرد نواح کے جِتنے کوّے تھے اُس حادِثے کے خبر سُنکر سب آئے اور اُسے جو

اپنے جگر گوشوں کے ماتم میں ماتمی لباس پہن کر بیٹھ رہا تھا - تسلّي دي اور اُس کا هاتھ مُنہ دُھلا کھانا پینا کِھلا پِلا رُخصت ہوکر اپنے اپنے گھر چلے گئے تب مادہ نے نرسے کہا - اب یہاں رهنا خوب نہیں صلاح یہي هي کِہ اِس جگہہ کو چھوڑ دِیجئے - کہیں دوسري جگہہ آرام کي اچّھي سي دیکھ کر جا رهیئے - کِیوں کِہ حُکمَا کہتے هئیں - تین چیزوں سے اِنسان جلد مرتا هي - ایک تو یِہہ کِہ جِس کي عورت بیگانے مرد پر فریفتہ هو - دوسرے یِہہ کِہ رهنا اُس گھر میں جهاں سانپ رهتا هو - تیسرے یِہہ کِہ دوستي کرني احمق سے *

کوّے نے کہا اي ناقِص عقل - تو اِتني بیقرار نہ هو ٹُک صبر کر دیکھ تو میں تیرے بچّوں کا بدلا کِیونکر لیتا هوں - وُہ بولي - تُجھے میرے ساتھ اِتني جھوٹھي باتیں کرني نہ چاهئیں تیري عقل کي کیا رسائي جو اُس سے کُچھ کام هو سکے اور ناداں میں هزار طرح کي قوّت هو پر اُس سے کُچھ فائِدہ نہیں هوتا کوّے نے اُس سے کہا - تونے نہیں سُنا جو خرگوش نے اپني عقل کے زور سے شیر کو مارا - وُہ بولي یِہہ بھي تو جھوٹھ کہتا هي بھلا خرگوش شیر کو کِیونکر مار سکتا هي *

نقل ایک خرگوش اور شیر کي

کوّے نے کہا منڈکارن ایک جنگل هي وهاں اکثر اقسام طرح کے جانور رهتے تھے اِتّفاقاً دردانت نام ایک شیر کسي پہاڑ سے نِکل کر اُس جنگل

میں آرہا۔ ہر روز بارہ جانور وہاں سے مارتا۔ ایک اُن میں سے کھاتا اور
سب چھوڑ کر چلا جاتا جب دوتین مہینے اِسی طرح گُذرے تو بہُت سے
جانوَر مارے گئے جب یِہہ صورت وہاں کے جانوروں نے دیکھی تو سب
جمع ہو کر آپَس مَیں کہنے لگے کِہ اگر اِسی طرح یِہہ شیر ہمیں مارا کریگا
تو کئی مہینے کے عرصے میں کوئی باقی نہ رہیگا۔ سب کو ٹھکانے لگاویگا *

آخِر سب نے مِلکر یہہ صلاح کی کِہ شیر کے پاس کِسی شخصِ دانا کو بھیجا
چاہیئے کِہ وُہ جا کر یِہہ بات کہے کِہ تُمھارا پیٹ ایک جانوَر کے گوشت
سے بھرتا ہے۔ پس اِتنے جانوَروں کا روز تُم خونِ ناحق کِیوں کرتے ہو؟
ایک جانوَر ہر روز ہم تُمھارے کھانے کے لیئے پہُنچا دِیا کرینگے۔ یِہہ بات
تُمھارے واسطے بہُت اچھّی ہے اور ہمارے بِھی *

جب آپَس میں اُن کے یِہہ صلاح ٹھہری کِہ ایک گیدڑ کو یہاں سے یِہہ
پیغام دیکر اُس کے پاس بھیجئے۔ اِس میں ایک خرگوش مجلِس سے بول
اُٹھا کِہ یارو! یِہہ بات گیدڑ سے ہرگِز دُرُست نہ ہوگی۔ بلکہ یِہہ وہاں جاکر
ہمارے برخِلاف کہیگا۔ کِیونکہ جب سے یِہہ شیر اِس جنگل میں آیا ہے
تب سے ہمارے گھروں میں ماتم اور گیدڑوں کے شادِی ہوئی ہِے۔ وُہ
جُھنجھلا کر بولا کِہ اگر میری وِکالت تُجھ کو منظور نہیں اور فِتنہ انگیز جانتا
ہے تو تو ہِی جا اور اُس مُعاملے کو بنالا تب خرگوش نے اُس مُہم کے
واسطے کمَر ہِمّت کی باندھِی اور شیر کے نزدیک جاکر آداب بجالایا۔ اُس
نے دیکھ کر پُوچھا تُو کہاں سے آیا؟ اُس نے ہاتھ جوڑکے عرض کی کِہ خُداوند!

اِس جنگل کے تمام رہنے والوں نے مجھے بطور ایلچی کے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے اور یہ عرض کی ہے کہ خود بدولت کو بہت جانوروں کو مارنے اور اذیت دینے سے کیا حاصل؟ ہم سرکار میں یہ اقرارنامہ لکھ دیتے ہیں کہ ہمیشہ ایک جانور آپ کی خوراک کے واسطے بلاناغہ پہنچا کریگا - اِس میں ہرگز کبھی خلاف نہ ہوگا - شیر نے قبول کیا - خرگوش وہاں سے رخصت ہو اپنے جنگل کو پھر آیا جو گفتگو اُس کے اور اِس کے درمیان ہوئی تھی سو جانوروں کو سب سنادی - ہر روز ہر ایک گلے سے جانور شیر کے یہاں پہنچا کرتا - جب نوبت خرگوش کی پہنچی اُس نے اندیشہ کیا کہ اب کچھ ایسی تدبیر کروں کہ جسمیں شیر کا لقمہ نہ ہوں - یہ خیال دل میں لاکر اپنے بچوں سے رخصت ہو روتا ہوا شیر کی طرف چلا - تھوڑی دور جاکر راہ میں بیٹھا اور اپنے دل میں یہ فکر کرنے لگا کہ لوگ مجھے دانا اور عقلمند کہتے ہیں اگر میری عقل اِس وقت کچھ کام نہ آوے تو جائے تعجب اور محل افسوس کا ہے وہاں سے اُٹھکر یہ خیال کرتا ہوا ہولے ہولے نزدیک شیر کے گیا - وہ بھوکھ کی جھانجھ میں بیٹھا تھا - اُسے دیکھتے ہی غرانے لگا کہ تونے آج اِتنی دیر کیوں لگائی؟ میرے ناشتے کا وقت ٹل گیا اور بھوکھ نے مجھے بیتاب کیا *

خرگوش ڈرتے ڈرتے کہنے لگا کہ اگر امان پاؤں تو کچھ عرض کروں - باگھ بولا جو کہنا ہو سو جلد کہہ لے خرگوش کہنے لگا کہ میں چلا آتا تھا راہ میں ایک شیر ملا - اُس نے میرا پیچھا کیا میں بھاگا اور پکار کے کہا

کہ تو نہیں جانتا هي کہ بادشاہ یہاں کا دردانت هی مئیں اُس کي خوراک
هوں تو کون هي کہ مُجھے کھایا چاھتا هي؟ بادشاہ سے نہں ڈرتا اور اُس
کا خوف نہیں کرتا تد وہ بولا کہ دردانت کیا چیز هي اور اُس کو اِتني طاقت
کہاں کہ مُجھ سے لڑے اور اب اِس جنگل مئیں رہ سکے۔ تُجھے مئیں نے
اِس واسطے چھوڑ دِیا۔ تو جا کر اُسے خبَر کرے۔ غریب پرور! مئیں نے آپ
کو اِطّلاع کر دي۔ آگے مختار هئیں *

شئیر اِتني بات سُنتے هِي غُصّے سے جل گیا۔ کہنے لگا کہ تو مُجھے اُس
کا ٹھکانا بتلا دے۔ یہ آگے آگے شئیر پیچھے پیچھے جاتے جاتے ایک ایسے
جنگل مئیں لیگیا کہ جس مئیں ایک بڑا کُوا تھا۔ اُس کُوئے کے لب پر کھڑا
هو کر کہنے لگا کہ آپ کا دُشمَن اِسي مئیں هي۔ جیوں شئیر نے کوئے کو
جھانکا تیوں اپنا عکس پاني مئیں دیکھا۔ جانا کہ وہ یہي هي غضبناک
هوکر بھبکنے لگا اور ویسي آواز کوئے سے بھي نِکلنے لگي۔ شئیر خفگي سے بول
کر اُس کوئے مئیں کود پڑا اور پاني مئیں ڈوب کر مرگیا۔ پھر کوّے نے کہا
اي مادہ! جِس طرح اُس خرگوش نے اپني عقل کے زور سے شئیر کو مار
کھپایا۔ اُسي طرح مئیں بھي اِس سانپ کو مارونگا۔ مادہ نے کہا اگر تجھ
کو کُچھ عقل هي تو دیري نہ کر۔ کوّا بولا دانِشمندوں نے یوں کہا هي کہ
جلدي مئیں کوئي کام اچھا نہں هوتا هي

جلدي نہ کر کہ کام هي موقوف وقت پر
سلوا انار تڑکے هي وقت آتے هي اگر

اِنشاءاللّٰہ تعالیٰ آج تو مئیں اپنے دِل سے مصلحت کرتا هوں۔ کل اپنا کام کرونگا۔ مادہ نے کہا اي کوّے۔ جِس کو جو کام کرنا ضرور هوا اور اُس سے وہ هو سکتا هو اور وہ کہے کِہ آج نہیں کل کرونگا اُس سا دوسرا کوئي دُنیا مئیں نادان نہیں۔ اِس واسطے یِہہ مَثل لائے هئیں۔ "شبِ حامِلہ فردا چہ زاید"۔ کوّا یِہہ بات سُنکر چیِت گیا۔ وہ بولي مُناسِب یوں هي کِہ ابھي تو یہاں سے جا اور سانپ کے مارنے کي تدبیر کر کیُونکِہ وہ همارا جاني دُشمن هي *

کوّا جو اُڑا تو وهاں کے بادشاہ کے رنگ محَل پر جا بیٹھا اِتّفاقاً اُس وقت بادشاہ کي بیٹي غُسل کرتي تھي اور اپنا نَولکّھاهار موتیوں کا گلے سے اُتار کر کھونٹي پر لٹکا دِیا تھا۔ کوّا اُس هار کو اپني چونچ مئیں لیکر کوٹھے کي مُنڈیِر پر جا بیٹھا۔ لونڈیوں نے غُل مچا کر کہا کِہ شہزادي کا هار کوّا اُٹھا لیگیا اور کوٹھے پر جا بیٹھا۔ اِس بات کے سُنتے هِي بادشاہ نے لوگوں کو دوڑایا کِہ خبردار هار جانے نہ پاوے *

جب کوّے نے دیکھا کِہ ایک خِلقت میرے گِرد جمع هُوئي تب وہ وهاں سے آستے آستے اُڑتا هُوا اپنے گھونسلے کي طرف چلا۔ جِتنے آدمي جمع هوئے تھے سو سب اُس کے پیِچھے پیِچھے هاں هاں کرتے دوڑے۔ وہ اُس درَخت پر جا بیٹھا جِس مئیں وہ سانپ تھا اور وے لوگ بھي اُس کے نیِچے جا کھڑے هوئے اور آدمیوں کے شور و غُل سے سانپ درَخت پر چڑھ گیا اور کوّے کے گھونسلے مئیں جا چِھپا تب کوّے نے غنیمت جانکر وہ هار سانپ کے گلے مئیں ڈالا اور آپ دوسرے درَخت پر جا بیٹھا *

دو چار آدمی وہ هار اُتارنے کو اُنھ میں سے اُس درخت پر چڑھ گئے۔ وهاں جاکر کیا دیکھتے هیں؟ کِہ هار سانپ کے گلے میں پڑا هي اور وہ اُن کو دیکھ اپنا سِر اُٹھا کر چاروں طرف پھنکاري مارنے لگا۔ وے لوگ اُس کے ڈر سے هار نہ لے سکے اور نیچے اُتر آئے اور لوگوں سے کھنے لگے کِہ هار سانپ کے گلے میں پڑا هي۔ وہ غصّے سے پھنکاري مار رها هي همارا هِیاو نہیں پڑتا جو اُس کے گلے سے اُتاریں تب اُنھوں نے بڑھئي کو بُلوایا اور وہ پیڑ جڑ سے کٹوایا۔ سانپ کو مار هار بادشاہ کے پاس لے آئے *

پھر دوتک نے کہا بھائي! کوّے نے سانپ مارا اور خرگوش نے شیر۔ یہہ بیل کیا چیز هي جو میں اپني عقل سے اُس کو نہ مار سکونگا۔ کرتک نے کہا اي دوتک! اگر تجھ کو مارنے کي طاقت هي تو جا اُس کام میں غفلت نہ کر۔ دوتک نے جب کرتک کي زباں پائي تو تنھا سنجوگ کو بُلا کر جھوٹھ موٹھ کہنے لگا کِہ مجھے بادشاہ نے کہا هي کِہ تو سنجوگ کو جاکر کہہ دے کِہ سرکار بادشاهي میں فوج کم هي اور خزانہ بہت۔ تو لشکر رکھنے کي ایسي فِکر کر کِہ کِسي کو خبر نہ هو اور سِپاہ رکھي جاوے۔ سنجوگ نے اُس کي بات پر اِعتماد کرکے دروازہ خزانے کا کھولا اور سِپاہ رکھنے لگا۔ جب دوتک نے دیکھا کِہ سنجوگ نے فوج رکھنے کے پیچھے سارا خزانہ بادشاهي صرف کیا تب شیر کے پاس جاکر آداب بجالایا اور اپنے پانوں پر کھڑا هوکر عرض کرنے لگا کِہ جهاں پناہ! اِن دِنوں کُچھ عجائب تماشا نظر آتا هي پر جنابِ عالي کے رُو برُو عرض نہیں کر سکتا هوں کیونکِہ بُزُرگوں نے

کہا ھي جوٗ کوٗئي بِن بُلائے کِسي کے گھر جاوے یا بِن پوچھے بات کہے توٗ اُس کے برابر کوٗئي احمق نہیں۔ لیٖکِن میٗں ڈرتا ھُوں کِہ میٖرا وُہ حال نہ ھوٗ جوٗ اُستاد سے شاگِرد کا ھُوا *

شیٖر نے پوچھا وُہ قِصّہ کیونکر ھي؟

نقل اُستاد اوٗر شاگِرد کي

دوتک کہنے لگا کِہ میٗں نے یُوں سُنا ھي کِہ لکھنوٗتي ایٖک بستي ھي۔ وھاں کِسي مُعلِّم سے ایٖک لڑکا پڑھتا تھا اوٗر میانجي اُس کا افیمي جب افیم اُتَر جاتي اُسي نیند آتي اوٗر اونگھنے لگتا۔ اگر اُس حالت میٗں کوٗئي اُسے کُچھ کہتا یا شاگِرد کوٗئي لفظ سبَق کا پوچھتا توٗ خفا ھوٗکر شاگِرد کوٗ خوب مارتا اوٗر کہتا کِہ اي بیٖوقوف! اوّل مکتب میٗں ادَب سِیکھا چاھیئے کِہ جِس کے باعِث سے بہُت کام نِکلتے ھیٗں *

غرَض ھر روٗز شاگِرد کوٗ یِہي تاکِید کِیا کرتا تھا کِہ اگر پِھر کبھي بغیٖر پوچھے مُجھ سے کُچھ بات کي یا مُجھے سوٗتے سے جگایا توٗ مارتے مارتے مار ڈالوٗنگا۔ شاگِرد نے توٗبہ کي کِہ پِھر ھرگِز ایٖسا کام نہ کرُونگا۔ ایٖک دِن رات کوٗ چراغ اپنے سامھنے رکھ کر اُسي شاگِرد کوٗ پڑھا رھا تھا۔ اِتنے میٗں اُسے پِینکَ جوٗ آئي توٗ شمْلہ اُس کا چراغ کي لَوٗ پر جا پڑا اوٗر پگڑي جلنے لگي۔ گرمي جوٗ اُس کوٗ پہُنچي توٗ چوٗنک کر شاگِرد سے کہنے لگا کِہ اي بدذات! توٗ دیٖکھتا تھا کِہ پگڑي میٖري جلتي تِھي مُجھے کیوں نہ جگا دِیا؟

یہہ کہکر اُس کو بہُت سا مارا۔ اُس نے رو رو کر کہا کِہ آپ ھي نے مُجھے منع کِیا تھا سوتے کے وقت مُجھے مت جگائیو اور بے پوچھے بُزُرگوں کي بات مئیں نہ بولیو کِہ بے اَدَبی ھي + اِس واسطے مئیں نے آپ کو نہ جگایا۔ آخوندجي نے کہا کِہ "لاحَول و لا قُوّت" مئیں نے اِس بات کو منع نہیں کِیا تھا کِہ کِسي کا نُقصان اپنے سامھنے ھو وہ اُسے خبَر نہ کرے اور بیٹھا دیکھا کرے *

پِھر دوتکٹ نے کہا کِہ خُداوند! میرا اور آپ کا قِصّہ اُس اُستاد شاگِرد کا سا ھي اگر کہوں تو بے اَدَبي جو نہ کہوں تو سرکار کا نُقصان ھي۔ بادشاہ نے فرمایا کِہ مئیں نے تُجھے اپنا وزِیر اِسي واسطے کِیا جو تو دیکھے سو حُضور مئیں ظاھِر کرے اگر تو نے کُچھ دیکھا ھي تو کیوں نہیں کہتا؟ خُصوص جِس مئیں کِہ سرکار کا فائِدہ ھو۔ اُسے چھپانا نِہایت نامُناسِب ھي تب اُس نے عرض کي جو غُلام حُضور مئیں ظاھِر کرے اگر اُسے باوَر کِیجیئے تو مُفصّل گوش گُذار کرے ۔ شاہ نے اِشارہ کِیا کِہ ھوں ۔ دوتکٹ بولا کِہ خُداوند! سنجوگت باغي ھُوا ھي کیونکِہ جنابِ عالي کے بے حُکم اوپر ھي اوپر فوج رکھتا ھي اور وہ آپ بھِي زوَر آور ھي۔ سِواے اِس کے سرکار کا خزانہ اُسي کے ھاتھ مئیں ھي۔ اِس بات کے سُنتے ھِي بادشاہ آگ ھو گیا اور کئي جاسوس اُسي وقت اُس کا احوال دریافت کرنے کو مُقرّر کِیئے۔ اُنھوں نے دو چار دِن کے بعد اُس کا احوال مُوافِق اِظہار دوتکٹ کے حُضور مئیں ظاھِر کِیا تب دوتکٹ بولا کِہ پِھر مُرشِد! مُقدّمے کي صورت یوں ھي جو آپ نے سُني۔

غُلام نے خِلاف نہیں عرض کِیا - اب آپ مُختار هیں جیسا مُناسِب جانِیئے ویسا کِیجیئے - تب شیر نے دوتک سے کہا اگر میں اُس کو مار ڈالوں تو ساري خِلقت مُجھے کہیگي کِہ یِہ کیسا بادشاہ هي کِہ جِس کو بُلا کر خِلعت سر فرازي کا دیتا هي - پھر اُسے مار ڈالتا هي - یِہ بات میرے حق میں موجِب بدنامي کا هي *

دوتک نے عرض کي کِہ خُداوند! غُلام کي عقلِ ناقِص میں یوں آتا هي کِہ بِالفِعل اُس کو خزانے کي خِدمت سے تغیر کِیجیئے اور دوسرے کو اُس کي جگہہ بحال اور اُس کے کھانے کے لِیئے کُچھ تھوڑا سا مُقرّر کر دِیجیئے کِہ جِس سے اُس کے بدَن کا زور کم هوجاوے - بادشاہ نے دوتک کے کہنے سے فرمایا کِہ سنجوگ سے کام چھِین لیں اور راتِب کم کر دیں تب دوتک حُضور سے رُخصت هُوا اور بادشاهي دروازے پر آکر دربان سے کہا کِہ حضرت کا حُکم یوں هي کِہ سنجوگ آج کي تاریخ سے بے حُکم همارے حُضور میں نہ آنے پاوے - یِہ کہکر اپنے گھر گیا اور سنجوگ کو بُلا کر کہا کِہ بادشاہ نے تیرے حق میں یوں فرمایا هي کِہ بے همارے بُلائے حُضور میں وہ نہ آوے اور فوج کے رکھنے میں مشغول اور سرگرم رہے جب بہُت سي نِگہداشت کر چُکے تب حُضور میں آوے - وہ بیل بیوقوف اُس وزِیر دغاباز کي بات کو سچ جان کر خوشي خوشي سِپاہ رکھنے لگا اور کئي روز حُضور میں مُجرے کو نہ گیا تب دوتک نے قابو پاکر دربار میں کِسي سے (بادشاہ کو سُناکر) پُوچھا کِہ سنجوگ کئي دِن سے یہاں نہیں آتا اِس کا سبب کِیا هي؟ وہ

بولا کِہ مُجھے معلوم نہیں ووہیں بادشاہ نے زبانِ مُبارک سے فرمایا کِہ وہ پانچ چار روز سے حُضور میں حاضِر نہیں ہوتا *

دوتک نے کہا کِہ بندے نے پہلے ہِی جنابِ عالی میں عرض کِی تھی کِہ اُس کے پاس دِن بدِن فوج جمع ہوتی ھی یقین ھی کِہ وہ آج کل آپ سے مُقابلہ کرے۔ بادشاہ نے کہا اے دوتک! اگرچہ اُس کی بدذاتی جاسوسوں کی زبانی کُچھ کُچھ ہم سُن چُکے ھیں تاھم جِس کو تو عقلمند جانے اُس کو وہاں جلد بھیج دے کِہ قرار واقعی اُس کا احوال دریافت کرکے ہم کو خبر دے *

وہ ایک عقلمند چوہے کو جو اُس کا یارِ جانی تھا اپنے طور کی باتیں سِکھا پڑھا رُو برُو بادشاہ کے لایا اور اُسی کو اِس مُقدّمے کی تحقیقات کے واسطے مُقرّر کروایا جب یِہ سنجوگ کے یہاں پہُنچا۔ وہ اُسے دیکھتے ہِی اُٹھ کھڑا ہُوا اور بہُت سی تعظیم کِی اور اپنے پاس بِٹھایا۔ عِطر و پان اُس کے سامھنے رکھوائے اور پوچھا کِہ تُمھارا آنا یہاں کیونکر ہُوا؟ کہا دوتک وزیر نے مُجھے تُمھارے پاس اِس واسطے بھیجا ھی کِہ سواری بادشاہ کی عنقریب ھی تُم نے ابتک کُچھ فوج رکھی ھی یا نہیں؟ اگر رکھی ھی تو بہُت اچّھا وِالّا بادشاہ کو کیا جواب دوگے جب وہ پوچھیگا؟ سنجوگ بولا کِہ میری طرف سے وزیر کی خِدمت میں سلام عرض کرکے اِلتماس کرنا کِہ میں نے خُداوند کے اِقبال سے بڑی کٹیلی فوج جمع کِی ھی تھوڑے سے لوگ اور بھی رکھ لوں تو حُضور میں حاضِر ہُوں *

یِہ کہکر کُچھ اُسے دے دِلا بہ خُوبی رُخصت کِیا پِھر وہ حُضور میں حاضِر

هُوا اؤر آداب بجالایا تب حضرت نے پوچھا کِہ مئیں نے جو تُجھے وهاں بھیجا تھا سو تونے کیا دیکھا؟ اُس نے عرض کي پیر مُرشد! مئیں اپني آنکھوں سے دیکھ کر آیا هُوں کِہ اُس نے بہُت لوگ رکھّے هئیں اؤر اُس کي بات چست اؤر اؤضاع اطوار سے اؤر اُس کے بعضے مُلازموں کي زباني یوں معلوم هوتا هي کِہ آج کل خُداوند کا سامهنا کرے - یِہ سُنتے هِي شیٔر آگ کا بگولا هو کر دوڑا اؤر جھپٹ کے سنجوگ کي گردن توڑ ڈالي اؤر اُس کا لهو پي گیا - بعد اُس کي وفاداري اؤر خوبیاں اُس کي جب یاد آئیں بہُت سا افسوس کِیا اؤر کہنے لگا کِہ یِہ میرا بڑا خیٔرخواه نؤکر تھا - مئیں نے اُس کے مارنے مئیں عبث جلدي کي - بِہتر یِہ تھا کِہ اُس کا احوال بہ تأمّل دریافت کرکے جو مُناسِب جانتا سو کرتا *

دوتکٹ نے کہا خُداوند! اب اُس کے لِیٔے پچتانا عبث هي کِیوں کِہ یِہ بات دُنیا مئیں زباں‌زد هي کِہ نہ ٹوٹا شیشہ بنتا هي نہ مُوا آدمي پِهر جیتا هي - خُدا نہ خواستہ اگر وُہ تُم سے مُقابلہ کر بیٹھتا تو تمام عُمر اُس رُسوائي کا داغ تُمهارے دِل سے نہ چھوٹتا - خوب هُوا جو دُشمن زبردست مارا گیا اؤر اگر وُہ آپ کے هاتھ سے بچ جاتا تو آخِر بدلا اُس کا کبھو نہ کبھو تُم سے لیتا یِہ سُنکر بادشاہ اپنے دِیوان خانے مئیں آ بیٹھا اؤر کھانا کھانے لگا تب دوتکٹ نے یِہ شعر حُضور مئیں پڑھا

اگر تُو سیج کو سو طرح سے لگاویگا
بہ یاد رکھ تُو کبھي اُس سے پھل نہ پاویگا

جب بشن سرما پنڈت نے دوسري کہاني سُرِہد بھید کي (یعني اچّھي دوستي میں بگاڑ کرانا) تمام کي

تب راجا کے بیٹوں نے کہا کِہ مہاراج! ہم نے یہہ کتھا سُني اب تیسري نقل بِگرَہ یعنے جنگ کي بیان کیجیئے کِہ اُس کے سُننے سے ہم مُستفید ہوویں۔

تیسرا باب

پنڈت نے کہا یوں سُنا ہي کِہ کسي وقت خُشکي اور تري کے جانوروں میں لڑائي ہوئي تھي۔ آبي جانوروں کا بادشاہ قاز اور خُشکي کے پَرِندوں کا ہُدہُد تھا باوجود قاز کا لشکر زِیادہ تھا پر ہُدہُد نے اپني دانائي اور تدبیر سے اُس پر فتح پائي۔ راجے زادوں نے پوچھا کِہ مہاراج! وُہ کِیوںکر ہي؟ اُسے مُفصّل بیان کیجیئے *

نقل قاز اور ہُدہُد کي

پنڈت کہنے لگا کِہ ہِندوستان میں ایک شہر ہي۔ نام اُس کا کرنپور۔ اُس کے نزدیک ایک بڑي سي جھیل تھي کِہ اُس سے کئي ندّیاں اور نالے نِکلے تھے۔ اُس میں ایک قاز بادشاہي کرتا تھا اور مُرغابي سے تا سُرخاب اور بگلے سے جل کوّے تک اُس کے حُکم میں تھے۔ قاز ایک روز اپنے تخت پر خوش و خُرّم بیٹھا تھا۔ اِتنے میں ایک بگلے نے آکر آستانہ بوسي کي اور آداب سے ہاتھ باندھ کر دُور کھڑا ہو رہا۔ بادشاہ نے پوچھا کِہ تُجھے آج

بہُت دِنوْں پِیچھے دیکھا بگلا بوْلا کِہ غُلام گھر میں نہ تھا۔ ابھي ایک مُلک سے چلا آتا هي کِہ وهاں کا احوَال مُجھ سے بَیان نہیں هوْ سکتا *

فرمایا کُچھ کہا چاهیئے۔ عرض کي کِہ بیٹھے بیٹھے جوْ دِل اُکتایا توْ جِي میں یوں آیا کِہ کہیں کي سیر کِیجیئے جب گھر سے نِکلا۔ پِھرتے پِھرتے دکّھن کي طرَف جا پہُنچا۔ وهاں ایک پہاڑ نظر آیا۔ اُس کوْ دهوْنڈھکر کہتے هئیں اُس کے گِرد میوےدار درَخت بہُت سے دیکھنے میں آئے اؤر وهاں کے باشِندوْں سے یِہہ معلوم هوا کِہ یہاں کے پرَندوْں کا بادشاہ هُدهُد هي *

میں نے اپنے جِي میں یِہہ اِرادہ کِیا کِہ اگر اُس سے مُلاقات هوْ جاوے توْ کیا خوب اِتّفاق هوْ! میں اِسي سوْچ بِچار میں بیٹھا تھا کِہ اِتنے میں اُس کے بہِي دس بارہ نؤکر وهاں آنِکلے۔ مُجھ سے اؤر اُنھ سے جوْ گُفتگو درمیان آئي سوْ قابِل اِظہار کے نہیں *

قاز نے کہا۔ تُم شوْق سے بے خوْف و خطرے جوْ دیکھا اؤر سُنا هي سوْ کہوْ۔ اُس کا کُچھ مُضایقہ نہیں۔ مَثل هي کِہ "نقلِ کُفر کُفر نہ باشد"۔ جب بگلے کي خاطِر جمع هوئي آدب سے بیٹھ کر کہنے لگا کِہ خُداوند! آتے هِي اُس کے نؤکروْں نے مُجھ سے پوچھا تو کؤن هي اؤر یہاں کِیوں آیا هي؟ میں نے کہا۔ قاز بادشاہ کے خاص نؤکروْں میں سے هُوں اؤر بہ طرِیق سیر کے اِدهر آنِکلا هُوں۔ اب اپنے مُلک کوْ چلاجاؤنگا۔ پِھر میں نے اُنھ سے پوچھا کِہ تُم کؤن هوْ؟ بوْلے کِہ هم هُدهُد بادشاہ کے نؤکر هئیں جوْ اِس وقت میں ویسا بادشاہ کوْئي نہیں *

مئیں نے کہا کِہ اِتني بڑائي اور فخر کرنا کیا ضرور ھي - خُدا کي قُدرت معمور ھي - پِھر اُنھوں نے پوچھا کِہ تُم سچ کہو کِہ اپنے اور ھمارے بادشاہ مئیں کِس کو بڑا جانتے ہو اور دونوں کے مُلکوں مئیں سے کِس کا مُلک زیادہ آباد ھي؟ مئیں نے جواب دیا کِہ اي نادانو! کیا پوچھتے ہو "کہاں راجا بھوج اور کہاں گنگا تیلي"

"چہ نِسبت خاک را با عالَمِ پاک"

کرن پور ھمارا وہ شہر ھي کِہ بہتوں پر فضِیلت رکھتا ھي اور ھمارے بادشاہ کا ثاني آج تک نہ کوئي ہُوا ھي نہ ہوگا پس اب بِہتر یِہہ ھي کِہ اِس جنگل اور پہاڑ مئیں رہ کر کیا کروگے؟ ھمارے بادشاہ کے یہاں چلو اور تُمھارے بادشاہ کي وُہِي مَثل ھي کِہ "جہاں رُوکھ نہیں تہاں اَرَنڈِہي رُوکھ ھي"۔ اگر ھمارے مُلک مئیں کبھي تُم آؤ اور اُس کي بڑائي اور آبادي اور بادشاہ کے عدل و اِنصاف کو دیکھو تو دنگ رہ جاؤ اور بہُت محظوظ ہو پس اب بِہتر یِہہ ھي کِہ اِس جنگل اور پہاڑ کو چھوڑو اور ھمارے بادشاہ کے یہاں چلو *

اِس گُفتگو کے سُنتے ھِي وے چِیں اَبرو ہوئے اور رشک کي آگ مئیں جلنے لگے اور عداوت پر کمَر باندھِي - جئیسا کِہ داناؤں نے کہا ھي کِہ "سانپ کے مُنہہ مئیں شربت" اور احمقوں کو نصِیحت کڑوي لگتي ھي اور اِن باتوں سے مُجھے کمال پشیماني حاصِل ہوئي جئیسا کِہ بعضے پرِند جانور ایک بندر کو نصیحت کرکے پشیمان ہوئے *

قاز نے کہا اُسے بَیان کرو وہ کِیونکر تھي ؟

نقل ایک بندر اور پرندوں کي

وہ بولا کِسي پہاڑ تلے میں ایک نالے پر بڑا سا درَخت پاکڑ کا تھا اُس کي ٹہنیوں پر بہات بہات کے جانوَر گھونسلے بنا کر رہا کرتے ۔ ایک دِن ہرچہار طرَف گہتا اُمڈي اور بِجلي چمکنے لگي اور مِینہہ جھماجھم برَسنے لگا ۔ جاڑے کا ایام تھا ۔ سردي سے دانت پرداست لگے باجنے ۔ اِتنے میں ایک بندر کانپتا ہُوا اُس درَخت کے نِیچے آیا *

اُنہہ جانوَروں نے اُس کي یِہہ اذیت دیکھہ اپنے دِل میں ترس کھاکر کہا کِہ اي بندر! دیکھہ تو ہم کیا ایک مشت پر ہئیں ۔ اِس جُثے پر کِس کِس محنت و مشقت سے ایک ایک تِنکا گھاس کا چُن لاتے ہئیں اور اپنے گھونسلے بناتے ہئیں تب برسات کے موسِم میں فراغت سے اپنے بچّوں کو لیکر سُکھہ سے رہتے ہئیں اور حق تعالیٰ نے تُجھہ کو ایسا جانوَر قوِي بنایا ہے اور ہاتھہ پاؤں دِئیے ہئیں تُجھہ سے اِتنا کام نہیں ہو سکتا کِہ اپنے واسطے کوئي جگہہ ایسي بنا رکھے کِہ بارِش میں پاني کي بوچھار سے اور ہوا کے جھٹکے اور جاڑے کے صدمے سے محفوظ رہے ۔ بندر نے جب یِہہ سُنا درَخت کي بلندي پر نظَر کي اور کہا سُبحان اللّٰہ ! تم سُکھہ میں رہو اور ہم دُکھہ میں ۔ جب مِینہہ کھُلا بندر نے اُس درَخت پر چڑھہ کر جِتنے گھونسلے اُن کے تھے سب اُجاڑ ڈالے اور بچّے نِیچے گِرا دِئیے *

اي بادشاہ! بے وُقوف کوْ کُچھ بات بتاني اپنے اوپر اذيّت اُٹھاني هي۔ مئیں نے اُن کے بھلے کوْ نصِیحت کي تھي۔ وے سمجھے کِہ همارے بادشاہ کي اِهانت کرتا هي۔ چاهتے تھے کِہ مُجھ کوْ پکَڑ کر ماریں۔ مئیں اپني عقل کے زوْر اوْر خُداوند کے اِقبال سے بچ نِکلا تھا لیْکِن اِتني بات جوْ میْرے مُنْہ سے نِکل گئي کِہ همارا بادشاہ کہتا هي هُدهُد کوْ کِس نے بادشاہ کِیا؟ یِہ بات سُنکر وے غُصّے هوئے اوْر لات مُکّي کرنے لگے۔ مئیں نے بھي اپني جوَان مردي سے دوْچار کوْ ٹھوْنکا *

قاز نے کہا اي نادان! عقلمند کوْ هر ایْک کام مئیں تحمّل کرنا بِہتر هي جئیسا کِہ شرم و حَیا عوْرت کا زیْور هي وئیسا هِي تحمّل مرد کي آرایش هي۔ بگلا بوْلا خُداوند! جب جوْرو اوْر خصَم باهم لڑتے هئیں نہ عوْرت شرم کرتي هي نہ مرد تحمّل۔ قاز نے کہا اي بگلے! دانا وُہ هي کِہ سمَجھ کر کِسي کام مئیں هاتھ ڈالے اوْر جوْ کوْئي اکیْلا هوْ کر زوْر آوروْں کے ساتھ لڑتا هي فضِیحت اوْر رُسوا هوْتا هي۔ اگَر تُو اپني زبان نہ کھوْلتا توْ اِتني خِفّت نہ اُٹھاتا جئیسا کِہ اپني بے عقلي سے اُس گدھے نے مار کھائي اوْر رُسوا هُوا *

بگلے نے پوچھا کِہ اُس کا قِصّہ کِیوْنکر هي؟

نقل پارس ناتھ دھوْبي اوْر اُسکے گدھے اوْر هِرَن کي

قاز کہنے لگا کِہ مئیں نے سُنا هي۔ دنیاپور شهر مئیں ایْک پارس ناتھ دھوْبي تھا۔ قضاکار اُس کے گدھے کي پِیٹھ پر یوْنہیں ایْک زخم سا نمود هُوا۔ کوّوْں

نے چونچیں ایسي ماریں کِہ گدھا بہت مجروح ہو گیا - یہاں تک کِہ کھانا پینا چُھٹ گیا اور بہایت دُبلا ہو گیا - دھوبي نے دیکھا کِہ دو تین روز جو اور اِس کي پیٹھ کُھلي رہتي ھي تو کوّے اِسے مار ڈالینگي دھوبن سے کہا کوئي کپڑا ہو تو دے اِس کے گھاو کو چھپاؤں - وہ بولي کِہ شیر کا چھالا مُدّت سے ہمارے گھر میں یونہیں پڑا ھي - کہو تو نکال دوں - اُسے اِس کي کمر پر ڈال دو - دھوبي نے خوش ہو کر گدھے کي پیٹھ پر گھاو کي حفاظت کے لِئے باندھ دِیا وونہیں اُس کي شکل شیر کي سي دِکھائي دیبے لگي تب وہ گدھا گھر سے نِکل کر کھیتوں میں چرچُگ کر کھانے لگا *

لوگوں نے جب اُس کي شیر کي سي صورت دیکھي جانا کِہ یہہ شیر ھي - گھر چھوڑ چھوڑ بھاگنے لگے گدھے نے جو کِسانوں کے کھیتوں کو رکھوالوں سے سونا پایا تو چند روز خوب سا کھا کر موٹا تازہ ھُوا - اِتّفاقاً ایک روز کِسي کھیت میں ایک ہِرَن چرتا تھا - اُس نے جانا کِہ یہہ شیر ھي وہ بھاگنے لگا - گدھے نے اُس سے کہا تو ڈر مت میں شیر نہیں ھُوں - اِرادہ میرا یہہ ھي کِہ تُجھ سے دوستي کروں - ہِرَن نے بھي دریافت کِیا کِہ واقعي یہہ شیر نہیں گدھا ھي - خیر دونوں میں دوستي ھُوئي - ایک ھي جگہہ شب و روز رہنے لگے - فراغت سے بے روک ٹوک لوگونکي کھیتیاں کھایا کریں - کُھلے بندوں جہاں چاھیں سیر کیا کریں *

قضاکار ایک دِن کہیں چرتے چرتے وے دونوں ایسے کھیت میں جا نِکلے کہ وہ نِہایت تر و تازہ اور سبز ہو رہا تھا اور ایک کسان بھي اُس کي رکھوالي

کے واسطے وہاں بَیٹھا تھا - اُس نے اُس گدھے کو شیر کي شباہت میں دیکھا تو اُس نے جانا کِہ یِہہ باگھ ہي اُس کے ڈر سے کھیت کے پَیغار میں جا چھِپا - بے دونوں خاطِر جمع سے اُس کھیت میں چرنے لگے - یکایک گدھا وہاں خوش ہوکر رینکنے لگا - ہِرَن نے یِہہ مکروہ آواز اُس کي سُنکر اپنا چرنا چھوڑکے اُدَھر کان رکّھا - گدھے نے پُوچھا یار! تو کِس واسطے چرنا چھوڑ کر چُپکا کھڑا رہا؟ اُس نے جوَاب دِیا کِہ تُم میرے احوَال کو کیا پوچھتے ہو؟ اپنے کام میں لگے رہو - گدھے نے اپنے سِر کي قسَم دِي کِہ بھائي! سچ کہو - مُجھ سے کَون سي حرکتِ بیجا ہوئي کِہ وُہ تُمھاري پریشاني کا مُوجِب ہوئي؟

ہِرَن بولا اي یار! تیري خوش اِلحاني نے میرے دِل کو مُرنڈا کرڈالا! ایک عِشق کي سي حالت میري آنکھوں کے آگے پِھر گئي - کیا ہي تُو اُس وقت خوش اِلحاني سے گایا کِہ تِیر عِشق کا میرے جگَر میں ترازو ہو گیا!

گدھا بولا کِہ بھائي! مُجھے ابتک مُطلق معلوم نہ تھا کِہ تُمھیں بھي عِلمِ موسقي سے کمال بہرہ ہي - نہیں تو میں تُمھیں اکثر سُنایا کرنا - خیر جو ہُوا سو ہُوا آیندہ ایسا نہ ہوگا میں تُمھیں ہر وقت سُنایا کرونگا - سُنتے ہو یار! میں دُنیا میں بہُت پِھرا ہُوں پر اپنے اِس عِلم کا گاھک کِسي کو میں نے نپایا جو اُس کو اپنا ہُنَر دِکھاؤں - پِھر ہِرَن قسَم دیکر پوچھنے لگا کِہ سچ بتا تیرا اُستاد کَون ہي؟ گدھے نے کہا کِہ میں اوَائِل میں اکثر ایک ندي کے کِنارے جایا کرتا تھا - وہاں بہُت سے مینڈک راگ کے چرچے میں رہا

کرتے تهے - مئیں نے یِہ سوٗز بڑي مِحنت سے سِیکها هَي - یِہ بات سُنکر
وُہ بہُت هنسا اوٗر کہا کِیوٗں نہ هوٗ جب تُم اَیسے بُزُرگوٗں کي خِدمت مئیں
رهے تب اَیسے صاحِب کمال هُوئے - اِنشاءاللّٰہ تعالیٰ یہاں سے گهر پہُنچکر
خاطِر جمع سے مئیں سُنونگا - گدهے نے کہا بهائي! جوٗ تُم مُتَوَجّہ هوٗ کر گهر مئیں
سُنوٗگے توٗ مئیں دِل کهوٗل کر گاوٗنگا اوٗر اچّهے دُهرپد سُناوٗنگا - بِالفعل
اَگر کہوٗ توٗ آهستے آهستے تُمهارے سامهنے کُچه گاوٗں *

هِرَن نے جوَاب دِیا کِہ اَي یار! اَگر تو اِس وقت گاوٗیگا توٗ اپني پردہ دری
آپ هِي کریگا - وُہ بوٗلا گانیوالے کوٗ توٗ جاں کندني هَي اوٗر سُنّے والے کوٗ راحت -
تُو سُنیگا مئیں گاوٗنگا - اِس مئیں کیا بُرائي هي - هِرَن نے پهِر صرِیحاً کہا کِہ
اِس وقت بوٗلنا تیرے حق مئیں خوب نہیں - اُسے کُچه عقل توٗ نہ تهِي کِہ
اِشارہ کِنایہ سمجهے بلکہ وُہ گدها اپني حِماقت سے یِہ سمجها کِہ اَگر مئیں
نہ بوٗلوں توٗ یِہ جانیگا کِہ جهوٹها هي - اپنے مُنہ کوٗ کهوٗل کر بڑے زوٗر شوٗر
سے رینکنے لگا - هِرَن اُس کي مُصاحبت سے مُتنفِّر هوٗ کر بهاگا کِسان جوٗ
چُپکا خندق مئیں چِهپا هُوا تها - اُس کي آواز سُنکر نِهایت خوش هُوا اوٗر
جانا کِہ یِہ گدها هي ایک لٹه لیکر دوٗڑا اوٗر پهرا پهرا کر پانچ چار هاته اَیسے
مارے کِہ اُس کا سِر پهٹ گَیا اوٗر کهوٗپري چُور هوٗ گئي *

پهِر قاز نے کہا اَي بگلے! اِسي واسطے مئیں نے تُجه سے کہا کِہ اِنسان کوٗ
لازِم هي کِہ هر وقت اپني زبان قابو مئیں رکهے اوٗر کوٗئي بات بیہودہ نہ
کہے - اب سچ کہہ کِہ تیرے اوٗر هُدهُد کے نوٗکروٗں کے درمیان اوٗر کیا کہا

باتيں ہوئيں ؟ تب بگلے نے عرض کي جہاں پناہ ! میں نے جتني آپ کي خوبي اۆر شُجاعت اۆر [illegible] ويسي آپ کي اِہانت اۆر نامردي اۆر دَنائت [illegible] اۆر [illegible] کوئي دوسرا بادشاہ روے زمين ميں نہيں [illegible] مثل ہي جيسا گدھا اۆر سوور اپنے عُجب اۆر [illegible] چيز نہيں سمجھتا مگر مست ہاتھي جب [illegible] اُس کي بڑائي اۆر مُٹائي ديکھکر وُہ گدھا اپني بزرگي بھول جائے۔

جيسا کِہ ايک کمينہ کِسي بزرگ کي خِدمت ميں رہے اۆر وُہ درجہ اُس کا اپني بدذاتي سے نہ سمجھے - بگلے نے عرض کي جہاں پناہ ! غُلام نے بھي اُن کي باتوں کا يِہ جواب خوب دُکھا کر دِيا کِہ اب زمين کے تختے پر ايسا کۆن ہي جو ميرے خُداوندِ نِعمت کي برابري کرے ؟ تب اُس کے لوگوں نے کہا کِہ تو جو ايسي بے دھڑک شوخي کي باتيں کرتا ہي - يِہ گُفتگو تُجھے نہيں پھبتي - مثل ہي کِہ "چھوٹا مُنہ بڑي بات" اگر تُو اِس بات چيت سے باز رہے تو تيرے واسطے بِہتر ہي نہيں تو اپني جان سے ہاتھ دھو بيٹھ - ميں نے اُن کو کہا کِہ ميں لڑکا نہيں جو تُمہاري ايسي دھمکي سے ڈروں - پھر بولے کِہ سچ کہہ تو ہماري وِلايت ميں کيوں آيا ہي ؟ ميں نے کہا ميں اِس واسطے آيا ہوں کِہ تُمہارے شہر کو ديکھ کر اپنے شاہ کو جا خبر کروں اۆر اُس کو تُمہارے مُلک پر چڑھا لاؤں - يے باتيں ميري سُنکر غُصّے سے جل گئے اۆر سب کے سب خفا ہوئے اۆر سب نے

مِلکر میرے تئیں بہت سا مارا اور اپنے بادشاہ کے پاس پکڑ کر لے گئے۔ اُس نے پُوچھا۔ اِس سُفید پوش کو تُم کہاں سے پکڑ لائے؟ اُنھوں نے کہا خُداوند! یہہ بڑا "کھٹ بچرا" اور فِتنہ انگیز ھي پھر پوچھا کِہ یہہ رھنے والا کِس وِلایت کا ھي اور یہاں کیوں آیا ھي؟ اُنھوں نے عرض کي کِہ خُداوند! یہہ قاز کے مُلک میں رھتا ھي اور اُس نے اُس شہر کا بھید لینے کے واسطے بھیجا ھي۔ اُس کا اِرادہ ھم کو اِس کي گُفتگو سے ایسا معلوم ھوتا ھي کِہ وُہ آپ کي وِلایت کو بھي لِیا چاھتا ھي *

ھُدھُد نے کہا پوچھو تو اُس حرام خور شریر سے کِہ تیرے بادشاہ کا کیا اِرادہ ھي اور تُجھے یہاں اُس نے کِیوں بھیجا ھي؟ غُلام نے عرض کي کِہ حضرت! میرے خُداوندِ نِعمت کا کئي برس سے اِرادۂ دِلي یہي ھي کِہ تُمھارے مُلک پر چڑھیں اور تُم سے آکر لڑیں لیکن جو راہ باٹ سے واقِف نہیں ھیں اِس لِیئے اب تک توقُّف ھُوا سو اب میرے تئیں لشکر کے اُترنے کي جگہہ تلاش کرنے کو بھیجا ھي اور بندہ اُن کے مُلازموں میں سے ایک ادنا مُلازِم ھي اور یہہ آپ نے سُنا ھوگا کِہ اگر بکري ھمارے بادشاہ کا آسرا لے تو کِسو بھیڑیے کا مقدور نہیں کِہ اُس کي طرف دیکھے اِتنے میں کرگس نے جو وزیرِ آعظم ھُدھُد کا تھا آکر مُجھ سے پوچھا کِہ تیرے بادشاہ کا وزیر کون ھي؟ میں نے کہا سُرخاب۔ کرگس نے کہا البتّہ ایسے بادشاہ کا ایسا ھي وزیر چاھیئے کِہ ھم شہري ھو جیسا حُکماؤں نے کہا ھي اگر کوئي وزیر اپنا کرے تو اُس کو لازِم ھي پہلے دریافت کرے کِہ بُزرگ زادہ اور عالِم ہے

طمَع اور ہم شہری اور صاحِبِ ہِمّت ہو اور خُدا کا خوف بھی دِن رات اپنے دِل میں رکھتا ہو۔ اُس مجلِس میں جو ایک توتا دانا نام تھا اِتنے میں اُس نے آگے بڑھ کر اپنے بادشاہ ہُدہُد سے عرض کی کِہ مُلکِ قاز کا شامِل صوبجات' بادشاہی کے ہی چند روز سے قاز از راہِ سرکشی کے نعی ہو اپنے تصرّف میں لایا ہی اگر اُس پر کُچھ فوج تعیّن فرمائے تو اِقبالِ بادشاہِی سے ہاتھ آنا اُس مُلک کا نِہایت سہل ہی۔ یِہ بات سُنکر میرے تئں ہنسی آئی اور میں نے کہا ای بادشاہ!

جو باتوں میں سب کام ہوتا مُیسّر
نِظامی قدم اپنا رکھتا فلَک پر

اگر صِرف اُس توتے کے کہنے سے وُہ مُلک تُمھارا ہو گیا تو ہم بھِی کہتے ہیں کِہ یِہ شہر ہمارا ہی توتے نے کہا اِی بگلے۔ بر محَلّ جو ایک حجّام جھوٹھ بولا تو اُسے فائِدہ ہُوا تو جو بے موقع جھوٹھ کہتا ہی تُجھے کیا نفع۔ میں نے پُوچھا اُس حجّام کو کیا فائِدہ ہُوا اور اُس کا قِصّہ کیوں کر ہی؟

نقل ایک حجّام اور اُس کی فاحِشہ جورو کی

توتے نے کہا میں نے سُنا ہی کِہ کِسی شہر میں ایک حجّام رہتا تھا اُس کی جورو نِہایت خوبصورت تھِی لیکِن بڑی فاحِشہ شب و روز بدکاری میں مشغول رہتی اور خاوِند کے کہنے کو ہرگِز خاطِر میں نہ لاتی اور اپنی بد چال سے باز نہ آتی ہرچند اُس نے نصیحت بہُت کی پر اُس کے دِل

پر کُچھ تاثیر نہ کي جب دیکھا کِہ قابو میں نہ رہي تب اپنے گھر سے لاچار هوکر نِکلا اور کِسي گاؤں میں جا پہُنچا اور اُس کے سردار سے مُلازمت کي۔ اُس نے پوچھا تو کون هي اور تیرا نام کیا هي اور یہاں کِس ارادے سے آیا هي؟ اُس نے کہا غریب پرور! ذات کا میں حجّام هوں نام میرا پرگوتم هي اپنے گھر سے نوکري کے اِرادے نِکلا هُوں لیکِن اب یِہ چاهتا هُون کِہ اگر آپ پروانگي دیں تو تُمھارے گاؤں میں رهوں۔ اُس نے کہا خوب هُوا جو تُو نے مُجھ سے مُلاقات کي۔ مُجھ کو بِھي ایک حجّام درکار تھا اب تو میرے پاس یہاں رها کر جِس میں تیري پرورِش هوگي سو فِکر میں کرونگا۔ حجّام نے کہا حضرت! اِس غُلام کے رکھنے میں ایک قباحت هي جو اُس پر نظر نہ کیجئے تو حُضور میں رهے۔ اُس نے پوچھا وہ کیا هي؟ کہا خُداوَند! جورو اِس شخص کي بدکارہ هي۔ مردوں کے اُٹھتے مَل ڈالتي هي۔ اِس بات سے وہ مُتعجِّب هوکر پوچھنے لگا کِہ یِہ نامعقول حرکت اُس سے کیونکر سرزد هوتي هي؟ حجّام نے کہا کِہ وہ عورت نِہایت حسین هي۔ اچھي پوشاک پہَن کر دروازے پر کھڑي هوتي هي اور هر ایک مرد کو اپنے حُسن پر لُبھاتي هي جو کوئي اُس کي طرَف رغبت کرتا هي اُسے وہ اپنے گھر میں لیجاتي هي جب وہ مرد مشغول هوتا هي تب وہ عورتِ چالاک اُس کي آنکھ بچا کر اپنا مطلب حاصِل کر لیتي هي *

وہ یِہ سُنکر بہُت خوش هُوا کیونکِہ وہ بِھي اِس مرض میں اپني عورت کے هاتھ سے گرِفتار تھا کہنے لگا کِہ اِس شہر میں بعضے بعضے بد بخت [illegible]

حرام زادے رهتے هیں - بیگانی عورتوں پر نظَر رکھتے هیں جو تو اپنے قبیلے کو یہاں لا رکّھے تو اُس کے سبب اُنھ بد ذاتوں کی یہاں سے جڑ کٹ جاوے - حجّام نے قبول کِیا تب اُس رئیس نے کُچھ روپے راہ خرچ اُسے دیکر رُخصت کِیا *

وُہ اپنی عورت کو لایا اور اُس گاؤں میں رهنے لگا جب گھر سے نِکلتا تب هر ایک مرد سے اپنی رنڈی کی خصلت بیَان کِیا کرتا اور جب گھر میں آتا تو عورت سے کہا کرتا کِہ اے نیک بخت! هم کِس مُلک میں آئے اور یہہ عجَب طرح کا گاؤں هے کِہ یہاں کے مرد خوجے هیں *

بعد کئی روز کے اُس عورت نے پِھر اپنے قدیم شیوے پر کمَر باندهی - بعضے جوَان جو اِس خِیال میں رهتے تھے سو آپس میں کہنے لگے کِہ حجّام کی رنڈی نے شِکار کے لِیئے جال بِچھایا هے نائی نے جو کہا تھا سو سچ نظَر آتا هے - ایک اُن میں جو سب سے دانا تھا کہنے لگا کِہ یارو! خبَردار کبھی اُس کی رنڈی کے پاس نہ جانا کِہ وُہ آدمیوں کو اِس ڈھب سے مار ڈالتی هے - اُن میں سے ایک نے کہا - اِس بات میں مُجھے تو صِرف شرارت حجّام کی معلوم هوتی هے - ایسی حسین عورت کو جو چھوڑوگے تو قیامت تک اُس کی حسرت دِل میں رہ جائیگی - اُس کی بات سُنکر سب نے کہا کِہ یہہ سچ هے لیکِن اُس کو پہلے تو هی جاکر آزما - وُہ بولا بہُت بِہتر کیا مُضایقہ پہلے میں هی جاؤنگا پر ایک کام کرو کِہ لنبی سی رسّی کا ایک سِرا میرے کمر میں باندهو اور دوسرا سِرا تُم اپنے هاتھ میں لیکر باهر کھڑے

رھو۔ میں اُس کے پاس جاؤنگا اگر مُعامِلہ بیڈول دیکھونگا تو غُل مچاؤنگا۔ تُم جلدِی سے مُجھ کو کھینچ لِیجو جب دِن گیا اور رات آئی تب اُنھوں نے اُس جوان کی کمر میں ایک مضبوط ڈوری باندھ کر کہا کِہ تو اب بے دھڑک چلا جا۔ ھم یہاں کھڑے ھیں *

جب وُہ گھر میں گیا اور بعد اِختِلاط کے اُس سے مشغُول ھُوا تب اُس عورت نے اپنے دِل میں یِہ خِیال کرکے ھاتھ دوڑایا کِہ دیکھوں تو جو میرے شوھر نے کہا تھا سو جُھوٹ ھی کِہ سچ۔ اُس کا ھاتھ لگتے ھِی جوان اُچھلا اور غُل مچانے لگا کِہ یارو! جلد کھینچو نہیں تو جان میرِی مُفت گئی۔ اُس کا شور سُنتے ھِی یاروں نے باھِر سے ڈور گھسیٹا وُہ جوان گِھستتا اور دیواروں کی ٹکّریں کھاتا ھُوا حوَاس باختہ باھِر پہُنچا۔ یاروں نے دیکھا کِہ ھاتھ پاؤں میں سخت چوٹ آئی اور بدن کی کھال زمین کی رگڑ سے اُتر گئی اور سِر سے لہو جارِی ھی۔ ایسِی حالت اُس کی دیکھکر بہُت ڈرے اور گھبرائے اور پوچھنے لگے کِہ کہو کیا حالت تُم پر گُذری؟ وُہ بولا کِہ جو حجّام نے کہا تھا سو جُھوٹھ نہیں کوئی دِن کی زِندگی باقِی تھِی جو اُس کے ھاتھ سے سلامت بچ نِکلا اُس عیش و عشرت سے میں در گُذرا جلد مُجھ کو میرے گھر پہُنچاؤ۔ یاروں نے اُس کی بغلوں میں ھاتھ دیکر اُس کے گھر پہُنچا دِیا *

اُس کا باپ اپنے بیٹے کی یِہ حالت دیکھکر پُوچھنے لگا کِہ اُس کا یِہ کیا حال ھی؟ یاروں نے کہا کِہ ھم سب ایک شِکار کے پِیچھے دوڑے تھے

اُس کے ٹھوکر لگي گِر پڑا - چوٹ آگئي هم لاچار هيں اِس ميں کُچھ همارا قُصور نهيں - اُس حجّام نے بهي کِسي طرح اُس روداد سے واقِف هوکر صُبح کے وقت اُس جوان کے گھر گيا اور آئينہ دِکھلايا - اُس کے باپ نے کها خوب هُوا جو تو بِن بُلائے آيا ورنہ ميں ابهي تُجھ کو بُلوايا چاهتا تها - ميرا لڑکا کل کِسي شِکار کے پِيچھے دوڑا تها بڑي ٹھوکر کهائي - اُس کے هاتھ پاؤں اور سِر ميں سخت چوٹ آئي هي - جِتنے روپے درکار هوں لِيجِئے اور اُس کي دوا جلد کِيجِئے اُس نے اُس کے باپ سے خاطِر خواه روپے لِيئے اور اُسے کُچھ دوا ديکر اپنے گھر چلا آيا - بعد اِس واردات کے اُس کي عورت تائِب هُوئي اور وے دونوں تمام عُمر خوش و خُرّم آپَس ميں رهے *

پهر توتا بولا اي بگلے! تُجھ کو اِتنا جُھوٹھ بولنے سے کيا حاصِل؟ تو نهيں جانتا کِہ جهوٹهي باتيں ايمان کو کهوتي هيں - معاذاللّٰہ! جِس کو جُهوٹھ بولنے کي عادت هو اُس کي بات پر کوئي اِعتِماد نهيں کرتا اور اُس کے کام کو کوئي سچ نهيں جانتا - ميں نے کها کِہ سچ اور جُهوٹھ بولنا ميرا تب تُجھے معلوم هوگا کِہ ميرے اور تيرے بادشاه کے درميان جب لڑائي هوگي - خاطِر جمع رکهو - چند روز ميں تُمهاري بُزُرگي بهي معلوم هو جاتي هي - "هاتھ کنگن کو آرسي کيا" *

يِہ بات سُنکر هُدهُد هنسا اور کهنے لگا کِہ جا تو اپنے بادشاه کو خبر کر کہ سامان لڑائي کا تيار کرے - ميں نے کها کِہ حضرت! بادشاه ميري بات کو هرگز باور نہ کريگا اگر تُم کو کُچھ لڑائي کي تاب و طاقت اور اِراده هي

تو ایک ایلچي کے ہاتھ پیغام بھجوا دیجیئے - ہدہد نے توتے کي طرف دیکھ کر کہا کہ یہہ کیا بکتا هي؟ اُس نے عرض کي کہ خداوند! یہہ جو بات کہتا هي سو معقول کہتا هي آپ کا دھیان اور طرف هي تب ہدہد نے فرمایا کہ همارے یہاں قابل ایلچي گري کے کوں هي دریافت کرو*

کرگس وزیر نے عرض کي کہ جہاں پناہ! ایسے شخص کو بھیجیئے کہ جس میں علم اور رسائي حلم اور بے طمعي صلاحیت اور ایمان داري جرأت اور دلیري خلق اور دانائي یہہ سب وصف پائے جاویں اور جس بادشاہ کے روبرو جاوے خوف اپني جان کا نہ کرے اور سمجھ بوجھ کر جواب سوال کرے ہدہد نے کہا کہ اس کام میں سوائے تیرے میري خاطر جمع کسي سے نہیں - بہتر یہہ هي کہ تو جا اور جواب سوال کر آ - کرگس بولا - غریب نواز! بندہ آگے هي عرض کر چکا هي کہ ایلچي اُس شخص کو کیجیئے جو دلاور صاحب شعور خوش تقریر ہو اور گفتگو کا سلیقہ بھي درست اور ہر ایک زبان میں مہارت رکھتا ہو اور بیہودہ گوئي نہ کرے اور ایسي بات نہ کہے کہ جس میں اپنے خاوند کي سبکي ہو اور بادشاہ کے کام میں اپني جان کا صرفہ نہ کرے - یہ باتیں توتے میں پائي جاتي هیں - اس کام کے لائق یہي هي اسي کو بھیجنا چاهیئے*

یہہ بات سنکر سب حاضران مجلس نے بھي پسند کي کہ واقعي سوائے اس کے کوئي ایسا نہیں کہ جس میں یہ سب صفتیں هوویں تب ہدہد نے توتے سے کہا تو بگلے کے ساتھ قاز کے پاس جا اور کہہ کہ تو جو اتني شکوہ کرتا

هي اوٗر اپنے تئیں بادشاهوں مئیں گِنتا هي - کیا مئیرا ڈر تئیرے جي مئیں مُطلق نہ رها اوٗر اپنے تئیں اِتنا بُھولا کِہ همسري کا دعوا کرنے لگا! اگر اپنا بهلا چاهتا هي توٗ شاهِ هُدهُد کي خِدمت مئیں حاضِر هوٗ اوٗر عُذرخواهي کر یا کُچھ تُحفہ تحائِف پئیش کش کے طریق سے بِهجوا - نهیں توٗ هاتهِي اوٗر گهوڑوں کے پاؤں کے تلے رَوندا جائیگا اوٗر مُلک تئیرا وئران هوٗ جائیگا *

توٗتے نے عرض کي کِہ مئیں بے بادشاہ کا حُکم سِر کے زوٗر قبول کِیا لئیکِن ائیسے کم ظرف کے ساتھ جانا هرگِز مُناسِب نهیں جئیسا کِہ اُس هنس نے کوّے کي رِفاقت مئیں اپني جان دِي مئیں بهِي وُهِي صورت اپني دئیکهوںگا - هُدهُد نے کها کِہ اُس کا قِصّہ کِیوٗں کر هي ؟

نقل ایک مُسافِر اوٗر هنس اوٗر کوّے کي

توٗتا بوٗلا کِہ اُجئین شهر کے رستے مئیں ندِي کِنارے ایک بڑا سا درَخت گولر کا تھا اُس کي ڈالیوٗں پر هنس اوٗر کوّا دوٗنوٗں بئیٹھے تھے - اِتِّفاقاً ایک مردِ مُسافِر تیر کمان لِیئے هُوے مارے دهوپ کے اُس کے تلے آ بئیٹھا - راہ کي ماندگي سے اُس کي ٹھنڈھي چھاؤں مئیں بے اِختیار سوٗ گیا جب آفتاب سِر پر آیا اوٗر دُهوپ پتّوٗں سے چھن کر اُس کے مُنہ پر پڑي تب هنس نے اُس پر ترس کها کر کوّے سے کها - اِس بٹوهي کے مُنہ کوٗ دُهوپ لگتي هي تو اپنے پر پهئیلا کر اُس ٹهني پر جا بئیٹھ کِہ جهاں سے دهوپ اُس کے مُنہ پر آتي هي - کیوٗں کِہ راہ کا تهکا مبادا آیا هي ٹک آرام کر لے -

کوّے نے کہا اگرچہ یہہ کام ثوَاب کا ھي پر مُجھے درکار نہیں جوْ مئیں اپنے اوپر اِتني مِحنت و مشقّت اُٹھاؤں - یہہ ثواب تو ھِي لے - ھنس اُس کے فریب کوْ نہ سمجھا ووْھیں اُس ڈالي پر مُسافِر کے مُنْہہ پر چھاؤں کر بیٹھہ رھا *

اِتّفاقاً وُہ مُسافِر مُنْہہ کھوْلے ھُوئے سوْتا تھا - وُہ حرام خوْر شریر کوّا اُس کے مُنْہہ مئیں پیخال کر کے وھاں سے ایک الگ ٹہني پر جا بیٹھا - گرم گرم پیخال جوْ اُس راہ گِر کے مُنْہہ مئیں گِري توْ چوْنک پڑا اوپر ھنس کوْ دیکھکر غُصّے سے کہنے لگا کِہ یہہ اِسي کا کام ھي - جلدِي سے چِلّا کمان پر چڑھا کر ایسا تِیر مارا کِہ چھاتي سے دوسار پھوٹ گیا *

پھِر توْتے نے کہا اي خُداوَند! کمینے کي صُحبت خُدا کِسي بندے کوْ نصیب نہ کرے کِیوْں کِہ بُزُرگوْں نے کہا ھي

بدوْں کے ساتھ تو کم بیٹھہ کِیوْں کِہ صُحبتِ بد
اگرچہ پاک ھي تو توْ بھِي وُہ پلِید کرے
چُنانچہ جِلوۂ خورشِید ھي جہاں کے بِیچ
پر ایک لکّۂ ابر اُس کوْ ناپدِید کرے

اوْر اِس بات کوْ ھر ایک یہ کہتا ھوں کِہ بد کي صُحبت سے اپنے تئِیں بچائے رکھّے اوْر سچ ھي کِہ بُرے کي رِفاقت سے کُچھ بھلائي نہیں ھوْتي - ھُدھُد نے کہا کِہ اي توْتے! مئیں تُجھے نہیں کہتا کِہ تو بگلے کے ساتھ رھا کر - جوْ حال تیرا اُس ھنس اوْر کوّے کا سا ھوْوے - تُجھ کوْ بہُت دِن

اُس کي صُحبت میں رهنا نہ پڑیگا - تھوڑے دِن کے لیئے ضرور هي کِہ اُس کے ساتھ رهے - توتے نے کہا خُداوَند! آپ چند روز کے واسطے کہتے هیں وُہ صوفي بیچارہ ایک شب کي صُحبت میں رُسوا اور فضِیحت هوگیا - هُدهُد نے پوچھا کِہ اُس کا قِصّہ کِیوں کر هي؟

نقل ایک کمینے اور صوفي اور اهیرني کي

توتے نے کہا سُنا هي کِہ ایک کمینہ بد اصل کہیں راہ میں چلا جاتا تھا - اِتّفاقاً ایک صوفي سے مُلاقات هُوئي - اُس نے پوچھا کِہ اي یار! تو کہاں جاتا هي؟ اُس نے جواب دِیا کِہ گُجرات اور وهاں سے اُجین جاؤنگا - کہا کہو تو میں بھي تُمھارے ساتھ چلوں - مُجھے بھي وهاں جانا هي - یِہ بولا میرے سِر آنکھوں پر - اِنشاءاللّٰہ تعالیٰ بخیر خوبي تُجھے منزِلِ مقصود کو پہنچا دونگا - صوفي کُچھ راہ خرچ لیکر اُس کے ساتھ هو لِیا جب آفتاب کا گِردا مغرِب کے تنور میں لگا اور شب نے اپنے چہرے پر تاریکي کي چادر تاني - وے دونوں ایک گانوں میں جاکر کِسي بنئے کي دوکان میں اُتر پڑے - اِتنے میں کوئي اهیرني دَهینڈي سِر پر لِیئے هُوئے آنِکلي اور اُن دونوں سے کہنے لگي کِہ میرا گھر یہاں سے پلّے پر هي اگر تُمھاري مرضي هو تو میں بھي رات کي رہ جاؤں؟ وے بولے کِہ بہت اچّھا کُچھ مُضایقہ نہیں - جگہ ڈھیر هي - اپني دهي کي هانڈي همھارے پاس رکھدے - تو اِدَهر سو رہ - یہاں کُتّے بہُت هیں - ایسا نہ هو کِہ تیرا دهي کھا جاویں - اهیرن تو هانڈي اُنھیں

سونپ کر آپ سو رھي - کمينے نے آدھي رات کو اُٹھ کر ھانڈي کا دھي
چٹ کِيا اور تھوڑا سا صوفي کے ھاتھ مُنْہ مئیں لگا کر چُپ چاپ سو رھا
صُبح کو يے تينوں اُٹھے اور اھيرني نے دیکھا کِ ھانڈي مئیں دھي نہيں -
لگي اپنا سِر پيٹنے اور دونوں کا مُنْہ دیکھنے - جب خوب دھيان کِيا تو
دیکھا کِ صوفي کا ھاتھ اور مُنْہ دھي سے بھرا ھي - کُچھ پوچھا نہ گچھا اُٹھتے
ھِي صوفي کي ڈاڑھي پکڑ کر لگي خوب لتيانے اور غُل مچانے کِ تُو نے ھِي
مئیرا دھي کھايا ھي اور ھانڈي کو پھوڑ کر اُس کا ٹھیرا گلے مئیں ڈال دِيا
اور بازار مئیں لا کھڑا کِيا - اگر مئیں بگلے کے ساتھ جاونگا تو مئیرا بِھي ویسا
ھِي حال ھوگا تب مئیں بولا اي توتے! کِتني مشکلئیں گُذرانئیگا اور کيا کيا
عُذر لاوئیگا - کُچھ اندیشہ نہ کر مئیرے ساتھ چل - مئیں غُلاموں کي طرح تئیرِي
خِدمت کرتا چلونگا تونے آج تک مُجھے نہيں پہچانا *

توتے نے کہا تئیرِي بھل منسي اور خوبي اِسي سے معلوم ھوتي ھي کِ تو
دو بادشاھوں مئیں تفرِقہ کروايا چاھتا ھي اور تو جو مُجھے اپنے ساتھ چلنے
کو کہتا ھي اگر مئیں تئیرے ساتھ چلوں تو مئیرا حال بِھي اُس کُمھار کا سا
ھوگا - مئیں نے کہا کِ وُہ نقل کِيوں کر ھي؟

نقل نروتم کُمھار اور اُس کي جورو بدکارہ کي

توتا بولا کِ مئیں نے سُنا ھي کِ بداوں شہر مئیں نروتم نامے کُمھار رھتا تھا
اور جورو اُس کي بدکارہ تھي لوگوں سے ھمئیشہ لڑا کرتي - اُسکے ماباپ

بہن بھائي آٹھوں پہر سمجھایا کرتے کِہ بیٹا! تیري جورو کے لچّھن بہت بُرے ھیں - وُہ مورکھ ہرگِز اُن کے کہنے کو باوَر نہ کرتا *

اِتّفاقاً ایک دِن اُس نے اپني عورت سے کہا کِہ میں تیرے باپ کے گاؤں جاتا ھوں - تین دِن میں آؤنگا تو گھر سے چوکس رہنا - ایسا نہ ھو کہیں چور آپڑیں - اُس نے ایک ٹھنڈھي سي سانس بھر کر سِر جُھکا دِیا اور رو رو کر کہنے لگي کِہ تُم تِین روز کے آنے کا اِقرار کرتے ھو اور مُجھے تُمھاري جُدائي میں تِین روز تِین برس کے برابر ھیں اُس کو روتا دیکھکر وُہ بھي آنکھوں میں آنسو بھر لایا اور عاجِزي سے کہنے لگا کِہ مُجھ کو تو اپنے پاس ھي جانیو - میں جب تک تُجھ کو نہ دیکھونگا دانا پاني مُجھے خُوش نہ آویگا *

یوں اُسے سمجھا بُجھا کر چلا گیا - کوس چار ایک پر جاکر یِہ خِیال اُس نے اپنے جِي میں کِیا کِہ کُمھارني کو میں روتا چھوڑ آیا ھوں کہیں ایسا نہ ھو کِہ وُہ اپنے تئیں میري جُدائي کے خنجر سے جوھر کرے اور دِل میں کہنے لگا کِہ خُدا جانے یہاں سے گھر پہنچنے تک میں اُسے جِیتا پاؤں یا نہ پاؤں - یِہ سوچتے ھي اُلٹے پاؤں پِھرا - اُس کي جورو نے کیا کِیا کِہ! جب وُہ گھر سے نِکلا - دِن دو پہر ھي ایک کٹ مستے کو کہیں سے لائي اور اپني کوٹھري میں لے جاکر عیش کرنے لگي - پہر ایک رات رہے وُہ کُمھار پِھر آیا - کِواڑ کے پٹ بھِڑے دیکھکر جانا کِہ کوئي غیر مرد اِس گھر میں ھی اور اُس کي آھٹ بھي پائي *

یہہ سمجھ کر وُہ آہستے آہستے گھر کي ٹٹّي کے پیچھے ہو کر کِسي طرح پَلنگ کے تلے گُھس گَیا - کُمھارني نے بھي پاؤں کے کھٹکے سے جانا کِہ میرا خاوِند چارپائي کے پیچھے آکر دبک رہا ھي - عَین وصل کي حالت میں اپنے یار سے پُکار پُکار کر کہنے لگي اي مرد! تو نے کہا تھا کِہ میں ایمان دار ھوں ایسا نہ ھو کِہ اب بے ایمان ھو جاوے اور تو جانتا ھي کِہ جو میں نے تیرے ساتھ شرط کي ھي - یار نے بھي اُس کے اِظہار سے معلوم کِیا کِہ اِس بات میں کُچھ بھيد ھي اور اِس چار پائي کے پیچھے کُچھ نہ کُچھ ھي تو چُپکا ھو رہ دیکھ تو یہہ عورت کیا کرتي ھي؟ پھر وُہ بولي کِہ میں نے تُجھ کو کہا تھا کِہ میرا خاوِند گھر میں نہیں ھي تو دو تین دِن میري حویلي کي نِگہباني کر اور تونے کہا تھا کِہ تو مُجھ کو کیا دیگي؟ میں نے وعدہ کِیا تھا کِہ اپنے خاوِند کے باغ سے ایک گُلدستہ خوش بودار پھولوں کا بناکر تُجھ کو دونگي لیکِن پھر اُسي وقت میں نے اُس اِقرار کا اِنکار کِیا اور یہہ بھي کہہ دِیا تھا کِہ اگر تو کُچھ پیسا ٹکا مانگیگا تو ایک دمڑي نہ پائیگا پھر تو نے کہا تھا کِہ میں کُچھ نہیں چاھتا بھلا کِسي وقت رات کو اپني پائنتے لیٹ رہنے دینا میں نے اِس شرط پر قبول کِیا تھا کِہ میرے خاوِند کي کِسي چیز کو ھاتھ نہ لگاوے *

تب مرد بولا کِہ اي نیک بخت! میں ایسا دغاباز بے ایمان نہیں ھوں کِہ پَرائي چیز پر ھاتھ ڈالوں اور جِس کي بات کا ٹِھکانا نہیں اُس کے اِیمان کا بھي نہیں - جیسا تُجھے اپنے خاوِند کا ڈر ھي ویسا ھِي مُجھے

خُدا کا خۆف ھي - مئیں نے اِس عُمر مئیں بہُت سئیر کي ھي پر تُجھ سِي عۆرت ستوَنتي اۆر دِیانت‌دار کہِیں نہیں دیْکھي - اِسئ عِصمت و پارسائي کے سبب سے تیْرا خاوِند تُجھے چاھتا ھي *

رنڈي نے کہا کِہ تو جۆ اِتني تعرِیف میْرے صلاح و تقوٰے کي کرتا ھي مئیں کِس لائِق ھُوں پر شب و رۆز خُدا کي درگاہ مئیں یہِي دُعا مانگتِي ھُوں کِہ سِوٰاے اپنے خاوِند کے کِسي غئیر مرد کا مُنْہ نہ دیْکھوں - پِھر بۆلي کِہ اي جوَان! سچ کہہ یِہہ چارپائي کِیۆں ھِلتي ھي کیا تو ھِلاتا ھي؟ بۆلا ھاں - وُہ بۆلي کِیۆں؟ وُہ بۆلا کِہ مُجھے کِسي مرد کے پاؤں کي آھَٹ کُچھ معلوم ھۆتي ھي سۆ اِس لِیئے ھِلاتا ھُوں تا کِہ وُہ جانے کِہ چۆکیدار جاگتا ھي *

عۆرت نے کہا اگر تیْرا یِہہ اِرادہ ھي تۆ خوب زۆر سے ھِلا جۆ اُس کي آواز سُنکر چۆر جۆ گھر مئیں آیا ھي سۆ بھاگ جاوے - مرد نے وئیسا ھِي کِیا جۆ رنڈي نے کہا تھا - اِتنے مئیں چھپَرکھٹ کا ایْک پایا ٹوٹ گیا - کُمھار نے جلدي اپنے ھاتھ کے آسرے پر تھام لِیا گِرنے نہ دِیا - تمام شب وُہ سہارا دِیئے بئیٹھا رھا اۆر یِہہ دۆنۆں عئیش کرتے رھے جب صُبح ھُوئي گھروالے نے چھپَرکھٹ کے نِیچے سے نِکل کر اُس جوَان کۆ گلے لگا لِیا اۆر کہا اي یار! صد رحمت تُجھ کۆ اۆر تیْرے ماباپ کۆ کِہ جئیسي تو نے میْرے مال کي اۆر گھر بار کي حِفاظت کي وئیسا ھِي خُدا تیْرے اِیمان کا نِگاھبان رھے - مئیں نے تُجھ سا صالِح اۆر پرھئیزگار کہِیں نہیں دیْکھا شاید کِہ جہاں تیْرے

یہہ کہکر کُچھ روپي بہ طریقِ نذر اُس کو دِيئے اور رُخصت کیا پھر اپني جورو کے لگا پاوں پڑنے اور اُس کي عصمت پر صد آفریں کرنے اور دُعائیں دینے اور کہنے کِہ جیسي تو نے میري ڈاڑھي کي شرم رکھي خُدا تُجھے ویسي هي جزا دے *

عورت بولي کِہ شُکر هي خُدا کي درگاہ میں جو اِنتک تیرِي فرمان برداري میں مُجھ سے قُصور نہیں هُوا اور شب و روز یہي چاهتي هُوں کِہ خُدا تیرے سامهنے مُجھ کو زمین کا پیوند کرے کِہ اُسي سے میري دونوں جہان میں سُرخروئي هي *

یہہ قِصّہ تمام کر کے توتے نے مُجھ سے کہا کِہ جیسا کِہ وُہ کُمهار احمق اپني عورت کي بدکاري آنکھوں سے دیکھکر اُس کے مکر و فریب میں آگیا۔ میں ویسا بیوقوف نہیں جو تیرِي میٹھي باتوں پر بھول جاؤں اور جہاں تو لیجاوے چلا جاؤں۔ میں نے کہا وُہ کُمهار نِہایت دانا تھا۔ اگر تُجھ سا نادان ہوتا تو اپني عورت کا بھید ظاهِر کرتا تو رنڈي سمیت اپنے هم چشموں میں رُسوا ہوتا اور وے دونوں عُمر بھر سارِي خِلقت کے انگُشت نُما رهتے۔ اگر وُہ برداشت نہ کرتا تو غُصّے سے کِسي کو مارتا یا آپ مر رهتا *

توتا بولا کِہ تو مُجھ سے کہتا هي کِہ اگر وُہ تُجھ سا ہوتا تو وهیں خُون خراب کرتا۔ شُکر خُدا کا کِہ مُجھے حق تعالیٰ نے آج تک هر ایک بُري بات سے بچا رکھا هي اور اب تلک ایک خُون بهي میرے هاتھ سے نہیں هُوا اور تو اِتنے جُنونِ ناحق هر روز کرتا هي کِہ میري عقل میں نہیں آتے۔ بھلا

یِہ توْ کہہ - خُدا کوْ کیا مُنْہ دِکھاویْگا اوْر کوْسي دلیل اپنے بچانے کے لِئے لاویْگا؟ میْں نے کہا تو نہیں دیْکھتا میْں پانی میْں جب پاؤں رکھتا ہُوں توْ کیْسا ہوْلے ہوْلے چلتا ہُوں کِہ مبادا میْرے پاؤں تلے کوْئي جِي آجاوے - توْتا بوْلا اي دغا باز - تیْرا ہوْلے چلنا فریْب سے خالي نہیں - پاني میْں تو یوں آہِستے آہِستے چلتا ھي کِہ کِسي کوْصدمہ نہ پہُنچے لیْکِن جِیتي مچھلیْوں کوْ بے تأمّل نِگل جاتا ھي *

جب ہُدہُد نے دیْکھا کِہ دوْنوْں کي تقرِیر میْں سراسر خِلاف ھي اوْر توْجیہہ دوْنوْں کي دُرُست ھي تب خانساماں کوْ فرمایا کِہ بگلے کے واسطے سات پارچے کا خِلعت جلد لاوٗ - مِیرساماں نے جلدي سے چوْگوْشے میْں لگا حُضور میْں لا حاضِر کِیا - پادشاہ نے مُجھے خِلعت دے اوْر خاطِر دارِي کر رُخصت کِیا اوْر کہا - تو آگے چل - میْں تیْرے پِیچھے توْتے کوْ بِھي قاز کے پاس بھیْجتا ہُوں - میْں دوْ تین روْز کے درمیان حُضور میْں آکر حاضِر ہُوا پِھر کھڑے ہوْ کر ادَب سے کہنے لگا پِیر و مُرشِد! آپ غافِل کیا بیْٹھے ھیْں - لڑائي کي تیّاري کیجِیئے - ہُدہُد جنگ کے اِرادے پر فوْج لِیئے آتا ھي - کوْئي دِن کوْ یہاں آن پہُنچیْگا - یِہ بات سُنکر قاز اوْر اُس کے وزیر سُرخاب نے ہنْس دِیا اوْر بگلے سے بہ طوْر رمز کے کہنے لگے - کیا خوب! تو اِتني مُدّت کے سفر میْں یِہ تحفہ لایا - بگلے نے عرض کي جہاں پناہ! آپ مانیں یا نہ مانیں جوْ باتیْں سچّي اوْر خیْر خواھي کي تھِیں سوْ میْں نے خِدمت میْں گُذارش کیں - آگے جوْ مرضي خُداوَند کي ہوْ سوْ بِہتر - بادشاہ

نے بگلے سے کہا کِہ جِتنے تُمھارے بھائي بند ھئیں سبھوں کو جمع کرکے ہمارے پاس لاؤ ھم اُن کو نوکر رکھیںگے *

یِہہ بات سُنکر بگلا بہت خوش ہُوا اور قاز سے رُخصت لیکر گھر آیا اور اپنے سب بھائیوں کو اور برادرِي کے لوگوں کو جمع کرنے لگا تب سُرخاب نے قاز سے عرض کي کِہ خُداوَند ! ایسے بد باطن فریبي کو سرکار میں دخیل کرنا نامُناسِب هي ـ قاز نے سُرخاب کي بات کا جوَاب نہ دِیا اور یِہہ کہا کِہ ایسا ماجرا هم نے اپنے بُزرگوں سے کبھي نہیں سُنا تھا سو اِس کي زبانی سُنا شایدِ یِہہ بات سچ ھو ـ اب تو ایسي فِکر کرکِہ دُشمن غالِب نہ ھوسکے ـ سُرخاب نے کہا کِہ جہاں پناہ ! اِس مشورے کے لِیئے خِلوَت ضُرور هي کِیوں کِہ اگر کوئي صلاح داناؤں کي مجلِس میں کرے گو کِہ آواز اُس کي اُن کے کان تک نہ پہُنچے تو بھي وے اُس کے ھونٹھوں کي حرکات اور ھاتھوں کے ہِلنے اور سِر کي جُنبِش سے صاف معلوم کر جاتے ھئیں *

پس ایسي جگہہ بیٹھنا چاھیئے کِہ جہاں کوئي نہ دیکھے اور وھاں کے بیٹھنے کي کِسي پر اِطّلاع بھي نہ ھو ـ مثَل هي کِہ "دیوار هم گوش دارد" *[61]

آخِرش بادشاہ اور وزِیر دونوں خِلوَت میں گئے تب سُرخاب کہنے لگا کِہ میرے خِیال میں یِہہ آتا هي کِہ بگلے کو ہُدہُد کے یہاں صُلح کے لِیئے بھیجیئے ـ لڑائي خوب نہیں کِیونکہ "جنگ دو سر دارد"[62] خُدا جانے فتح کِس کي ھو ـ قاز نے یِہہ اُس کي مصلحت پسند نہ کي تب عرض کي کِہ اوّل دو چار عقلمندوں کو ہُدہُد کے مُلک میں جاسوسي کے لِیئے روانہ کیجیئے تا کِہ

اُس کے لشکر کي تعداد اور روز روز کا احوال دریافت کرکے حُصور میں بہ طور خُفیہ بویسي کے پُہنچایا کریں - کیونکہ بادشاہ کو لازِم هي کِہ جب کوئي فِکر لاحق ہو تو اُس کا جلد تدارُک کرے اور ھرگِز اُس سے غافِل نہ رھے اور جاسوسوں کے عَمال اطفال کو بہ خوبي نطر بند رکھے کِہ وے اُس مُلک کے لوگوں سے مِل نہ جاویں اور اپنے لڑکے بالوں کو مخفي بھي نہ لیجا سکیں اور تُم سے بغاوت نہ کریں *

قاز نے کہا تیري دانِست میں لائِق جاسوسي کے کون هي؟ سُرخاب بولا کِہ پیلک - لیکِن پہلے اُس سے مُچلکا اور قسَم لے لیجئے کِہ یہ بات (کِہ جِس کے واسطے ھم تُم کو بھیجتے ھیں) کِسو سے نہ کہیو - اگر وہ بات کِسو پر کُھلیگي تو بڑي سزا تُم کو دِي جائیگي کیونکہ اِفشاے راز میں بڑي بڑي قباحتیں ھیں - تمام مُلک میں فساد برپا ہوگا اور کام بِھي خاطِر خواہ انجام نہ پاویگا - بات بِگڑ جائیگي پِھر اُس کا سنوارنا نِہایت مُشکِل ہوگا *

تب قاز نے پیلک کو بُلوایا اور جِس طرح سے کِہ سُرخاب نے کہا تھا اُسے قسَم کِھلا مُچلکا لے خِلعت اور پان دیکر جاسوسي کے لِیئے بِھجوایا اور زباني بھِي فرمایا کِہ میں دیکھوں تو کیسي خیر خواھي سرکار کي کرتا هي - بعد دو تین روز کے کُلَنگ کوتوال نے بادشاہ کے سامھنے آکر عرض کي کِہ جہاں پناہ! ھُدھُد جو خُشکي کا بادشاہ هي اُس کي طرَف سے اَیلچي ہو کر ایک توتا آیا هي اور اُس کے ساتھ دو چار رفیق بھِي ھیں سو ڈِھوڑي پر حاضِر ھیں اگر حُکم ہو تو رُوبرو آویں - یہ سُنکر قاز نے سُرخاب کي طرَف

دیکھا اُس نے عرض کی کہ بالفعل حُکم کیجیئے جہاں بہت لوٹا پانی اور ہوا زبون ہو تہاں اُس کے رہنے کو جگہہ مُقرّر کریں جو تو تا چند روز اپنے رفیقوں کے ساتھہ وہاں رہ کر معلوم کرے کہ یہہ جگہہ اچّھی نہیں - پانی یہاں لگتا ہی - ہوا بُری ہی - جو کوئی یہاں رہتا ہی سو اذیّت پاتا ہی تب یہہ احوال اپنے بادشاہ کو وہ لِکھ بھیجیگا کہ اِس شہر کی آب و ہوا نِہایت مُخالِف ہی - جو کوئی یہاں آویگا سو اپنی جان دے جاویگا - اِس خوف سے یقین ہے کہ ہُدہُد اِدَھر کا قصد نہ کریگا اور یہہ بھی گھبرا کر خُود بخُود رُخصت چاہیگا *

قار نے بھی اُس کے کہنے سے ایسی جگہہ مُقرّر کی جو کوئی وہاں کے پانی کی ایک بُوند پیوے اور اُس جگہہ کی ہوا کھاوے تو مُفت اپنی بھلی چنگی جان گنواوے - پھر قار نے فرمایا تو جو کہتا ہی کہ لڑنا خوب نہیں صُلح بِہتر ہی کِیوں کہ اِس میں ایک فِکر ہی اور اُس میں ہزار اندیشے اور انجام اُس کا معلوم نہیں کیا ہو؟ یہہ بات غلَط کِس لِیئے کہ میرے پاس فوج بہت ہی اور خزانہ بے شُمار - خُدا کے فضل سے مُجھے یقین ہی کہ میری فتح ہوگی تو صُلح کی بات ہرگز زبان سے مت نِکال بلکہ خُدا سے یہہ دُعا مانگ کہ میری فتح ہو - سُرخاب بولا کہ پیر و مُرشِد! یہہ لازِم نہیں کہ بہت فوج اور خزانہ ہونے سے فتح ہو اگر خُداوند سے کِسی نے اِس مُقدّمے میں بصورت ترغیب کے کہا ہو محض غلَط ہی کیوں کہ آپ کے لشکر کے لوگوں نے لڑائی کا مُنہہ اور جنگ کا میدان نہیں دیکھا اِس واسطے لڑائی کے نام

سے بہت خوش هوْنے هئيں جب کِ دُشمن کي فوْج کے سنمُکھ هوْنگے تب دیکھیو کِ اِن کے پاؤں تھہرتے هئيں کِ نہیں *

لیکن مئيں جانتا هوں کِ مُخالِف کي فوْج کوْ دیکھتے هِي بھاگینگے بلکہ روْکے سے بھي نہ رُکینگے کِیوْں کِ اِنھوں نے آج تک کہیں لڑائي بھڑاي نہیں کي اؤر اپنے اپنے گھروْں مئيں فراغت سے رہا کِیئے هئيں اؤر آرام طلَب هوْ رہے هئيں - اِس واسطے مئيں منع کرتا هُوں کِ آپ هرگِز لڑائي کا قصد نہ کِیجیئے اؤر صُلح کرنی بہت خوب هي اؤر بہت اَیسے هئيں کِ گھر مئيں لاف زني کِیا کرتے هئيں - وقت پر کام نہیں آتے اؤر لڑائي کے مئيدان سے جلد بھاگتے هئيں اگر تُم کوْ لڑائي هِي کا اِرادہ هي توْ جِنھوْں نے لڑائیاں دیکھیں هئيں اُن کوْ سردار کِیا چاهیئے نہ اُن کوْ جوْ ڈرے هُوئے هوْں چُنانچہ مشہور هي "ڈرنیوالے نہیں لڑتے مگر ناچاري سے" - جوْ لوْگ آزمودہ کار اؤر جنگ دِیدہ هئيں اُن کوْ سالارِ فوْج کِیا چاهیئے اؤر مُجھے بگلے کے فحوائے کلام سے یوں معلوم هوْتا هي کِ هُدهُد آج کل مع فوْج تُمھارے مُلک مئيں لڑائي کے لِیئے پہنچتا هي *

بِالفِعل صلاحِ وقت یِہي هي کِ کُچھ تدبیر اُس کي اِبھي سے هوْ رہے - اُس وقت کُچھ نہ هوْ سکیگي - اِس مئيں غفلت نہ کیجیئے - کہتے هئيں کِ "دُشمن جب تک دُور هي اُس سے اِحتِراز کِیا چاهیئے جب نزدیک آ پہنچے توْ جنگ کرنا ضُرور هي" اؤر یِہي معلوم هوْتا هي کِ هُدهُد کي فوْج آپ کے لشکر سے بہت هي - کُچھ اَیسي فِکر هوْ جِس سے یِہ مُلک همارے

قبضے میں رهي اور اِس کا کُچھ اندیشہ نہ کِیا چاهیئے کِس واسطے کِہ فتح خُداداد هي *

قاز نے کہا اِس کو بھي تُم سوچو کِہ کِس حِکمت سے شہر همارا سلامت رهے ۔ اُس نے عرض کي کِہ یِہ توتا جو ایلچي هو کر آیا هي اب اُس کو اذیّت میں رکھنا مُناسِب نہیں بلکہ حُضور میں بُلوا کر ایسي میٹھي باتیں کِیجیئے کِہ وُہ خوش رهے اور مکان بِهي اُس کے واسطے اچّھا سا تجویز کِیجیئے کِہ کِسي طرح سے تکلیف نہ پاوے ۔ پِھر داناؤں کي صلاح سے ایک کوٹ بنوائیے ۔ قاز نے پوچھا کِہ کوٹ کے بنوانے میں تو کیا فائِدہ سمجھا هي؟ کہا کِہ قِلعہ سرداروں کو ضرور هي کِیُوں کِہ بُرے وقت میں اگر کوئي سردار پانسَے سوَار سے اپنے قِلعے میں رهے اور دس هزار سوَار دُشمن کے اُس کو مُحاصرہ کر لیویں تو چند روز اُس کو کُچھ اندیشہ نہیں ۔ اِس عرصے میں کُچھ نہ کُچھ صورت رِفاهیت کي هو جاتي هي ۔ اگر مُخالِف کي سِپاہ پلٹ جاوے اور کوئي آکر یِہ بات کہے کِہ دُشمن کي فوج بھاگي جاتي هي ۔ هرگِز اُس کے کہنے سے اُس کا پِیچھا نہ کِیجئیے ۔ اِس میں اکثر لوگوں نے دغا کھائي هي *

اور عقلمندوں نے کہا هي کِہ جِس کا لشکر بہُت نہ هو اُس کو چاهیئے کِہ شہر پناہ میں رهے ۔ اگر شہر پناہ نہ هو بنا لیوے اور دیوَاریں اُس کي چاروں طرَف سے بَلند هوں اور خندق گہرِي اور چوڑي هو اور هتھیار جِتنے چاهئیں اُس میں موجود رهئیں اور دانے پاني کا بِهي ذخیرہ موجود رکھے ۔

جب ایسا بندوبست آگے سے هوٗ رهے توٗ یک بیک کِسي حرِیف کا قدم نهیں پڑ سکتا *

قاز نے سُرخاب سے کہا کِہ اِس کام کے واسطے میٗں کِس کوٗ مُقرّر کروں کِہ جِس سے یِہ کام اِتمام هوٗ؟ سُرخاب بوٗلا اگر شِتابي کام کرنا منظور هوٗ توٗ ایسے کوٗ کہیٗے کِہ جِس پر اپنا اِعتِماد هوٗ - سوٗ ویسا شخص اِس سرکار میٗں سِوائے کُلنگ کوٗتوال کے دُوسرا مُجھے نظَر نهیں آتا تب اُس کوٗ اُسي وقت بُلایا اوٗر وُہ حُضور میٗں حاضِر هُوا *

اُس کے حق میٗں بہُت سي سرفرازي کر کے فرمایا کِہ اي کُلَنگ! سُرخاب کے کہنے کے مُوافِق جلد ایٗک بڑا سا مضبوط قِلعہ تیّار کر - اُس نے آداب بجا لاکے عرض کي کِہ جہاں پناہ! غُلام نے اِس سے چند روٗز آگے هِي کوٗٹ تیّار کر رکّھا هي اوٗر ذخیرہ علّے کا اوٗر اسباب لڑائي کا جِتنا کُچھ چاهیٗے سب اُس میٗں موٗجود کر رکّھا هي - یِہ بات سُنکر قاز بہُت خوش هُوا اوٗر قِلعہ دیٗکھنے کوٗ گیا - دیٗکھکر نِہایت پَسند کِیا اوٗر خاطِر جمع هُوئي اوٗر اُس کے حق میٗں بہُت سي بخشِش اوٗر اِنعام هُوا *

بعد کِتنے دِنوں کے ایٗک روٗز کُلَنگ نے قاز کے رُوبرو جاکر عرض کي کِہ خُداوَند! میٗگھبَرن نام کوّا اپني بِرادَري سمیٗت دروازے پر حاضِر اُمّیٗدوار قدم بوٗسي کا هي اوٗر یِہ عرض کرتا هي کِہ میٗں آپ کا نام سُنکر نوٗکري کے لِیٗئے بہُت دُور کا چلا هُوا سنگل دِیپ سے آتا هُوں - اگر مرضي مُبارک هوٗ توٗ واسطے مُلازمت کے حاضِر هوٗ - قاز نے کہا بہُت اچّھا - اُسے نوٗکر رکّھا

چاهیئے - سُرخاب بولا کہ جو حُکم ہُوا سو بجا هي لیکن بندے کو یہہ ڈر هي کہ مبادا یہہ کوّا بھیجا ہُوا کہیں بادشاہ ہُدہُد کا نہ ہو وِالّا بڑي خرابي کریگا - اگر اِس کو آپ نوکر رکھینگے تو راے مَدن پال سارنگ کي سي مثل ہوگي جو حاکِم تُرکستان کا تھا *

قار نے پوچھا کہ وُہ قِصّہ کیونکر هي ؟

نقل راے مدن پال سارنگ کي

کہا یوں کہتے هیں کہ راے مَدن پال نے کِسي وقت میں اپني سارِي فوج اور بڑے بڑے پہاڑ سے هاتھي لیکر ایک قِلعے کو مُحاصِرہ کِیا اور چھ مہینے تک لڑتا رہا هرچند لینے کا قصد کِیا پرلے نہ سکا - ناچار ہو کر ایک دِن مینا کرن اُس کے وزِیر نے (جو بڑا دانا تھا) کہا کہ حضرت ! لشکر مُفت مارا گیا اور کُچھ فائِدہ نہ ہُوا - اب ایسي حِکمت کِیا چاهیئے کہ فوج هلاک نہ هو اور قِلعہ بھي تھوڑے دِنوں میں هاتھ آوے *

راے نے کہا اگر تیري تدبیر اور حِکمت سے لشکر ضائِع نہ هو اور قِلعہ جلد هاتھ آوے تو اُس کي قِلعہ داري اور دولت تُجھے بخشوں - وزِیر نے خوش هوکر تین شخصوں کو بُلوایا - ایک سائیس دوسرا مہاوت تیسرا باورچي - اُن تینوں کو کئي طرح سے جاسوسي اور فریب کے ڈھب سِکھائے اور بہت سا اِنعام اِکرام دیکر اُس قِلعے میں دغابازي کے لِیئے بھیجا - وے تینوں فقیرانہ لِباس بنا کر کِسي حِیلے سے اُس کوٹ میں گئے *

change
چند روز وهاں رہ کر وہ لباس تبدیل کرکے اپنے اپنے پیشے کي نوکري وهاں کے راجا کي سرکار میں کرکے هر ایک اپنے اپنے کام میں جان و دل سے همیشہ سرگرم اور چست و چالاک رهنے لگا جب اُن کي خدمت اور چالاکي هر ایک کام میں وهاں کے سرداروں نے دیکھي تب ایک کو اُنھ میں سے سرکاري میر مطبخ اور دوسرے کو اصطبل کا داروغہ کروایا اور تیسرے کو فیلخانے کي داروغگي دلائي - اُن کي طرف سے هر ایک سردار کي یہاں تک خاطر جمع هوئي کہ آپس میں کہنے لگے کہ همارے راجا کي سرکار میں اِنھ تینوں کے برابر محنتي اور خیر خواہ اور کوئي نہیں *

جب اُنھوں نے دیکھا کہ هم سے یہاں کے لوگوں کي خوب خاطر جمع هوئي تب آپس میں ایک نرالے مکان میں اکٹھے هو کر کہنے لگے کہ وزیر نے جس کام کو همیں یہاں بھیجا هي اب اُسے اِس ڈھب سے کیا چاهیئے کہ آدمیوں اور گھوڑوں اور هاتھیوں کو پرسوں شب کیتیئں زهر کھلایئے اور یہاں سے نکل چلیئے تب اصطبل کے داروغہ نے سارے گھوڑوں کو مهیلے کے ساتھ زهر کھلایا اور میر مطبخ نے تمام کھانے میں زهر ملایا اور فیلخانے کے داروغہ نے بھي سارے هاتھیوں کو راتب میں زهر دلوایا جنھوں نے وہ زهر ملایا کھانا اور داسا اور راتب کھایا - سب کے سب وهیں مر رهے غرض اِس طرح اپنا کام کر- تینوں نے ایک ساتھ قلعے سے باهر نکل کر اپنے لشکر میں آ وزیر کو خبر کي کہ جس کام کے لیئے آپ نے همیں بھیجا تھا سو هم اُس کام کو تمام کر آئے هیں *

وزیر نے جاکر بادشاہ سے عرض کی کِہ خُداوند! آپ کے اِقبال سے غُلام کی
تدبیر نے اُس کام کو انجام پہنچایا تب بادشاہ یِہہ خوشخبری سُنتے ہِی
اپنی فوج سمیت بے خلِش مُخالِف کے گڑھ میں داخِل ہُوا اور دُشمن
کا سارا لشکر تین آدمیوں کی سعی سے مارا گیا۔ دیکھیئے حضرت! بیگانے
آدمی کو اپنے کام میں دخل دینا ایسا برا ہے*

قاز نے کہا بھلا کیا مُضایقہ اُس کوّے کو ایک بار حُضور میں لاؤ اگر میں
اُسے قیافے کے رُو سے زِیرک و دانا دیکھونگا تو اُس کو نوکر رکھونگا اور اُس کے
لائِق کام سپُرد کرونگا اور نہیں تو رُخصت کِیا جائیگا۔ سُرخاب نے جو مِزاج
قاز کا کوّے کی طرَف مائِل دیکھا تو اُس کو اپنے ساتھ حُضور میں لایا
اور بادشاہ کے قدموں پر ڈلوایا قاز نے جب اُسے اِمتِحان کے رُو سے دیکھا
اور اُس کی گُفتگو سُنی تو بہُت محظوظ ہُوا اور لائِق رِفاقت کے جان کر
اپنا رفیق کِیا*

ایک روز سُرخاب نے عرض کی پیر مُرشِد! قِلعہ خاطِر خواہ بن چُکا ہے
اور اسباب لڑائی کا بِھی جِتنا چاہیئے سب موجود ہو چُکا اب توتے کو
رُخصت کِیجیئے۔ یہاں رہنا اِس کا خُوب نہیں۔ کیونکِہ اگر یِہہ زیادہ
رہیگا تو یہاں کے تمام احوال سے واقِف ہوگا اور اپنے بادشاہ سے مُفصّل
بیان کریگا۔ سُرخاب کی یِہہ صلاح قاز کو نِہایت پسند آئی اور بارِ عام کا
حُکم کِیا۔ جِتنے آبی جانور تھے اپنی اپنی جگہہ پر مجلِس میں دربار
کے وقت برابر برابر ہاتھ باندھ کر آن کھڑے ہُوئے اِتنے میں حُکم ہُوا کہ ہُدہُد

کے ایلچی کو بُلاو لوگ دوڑے اور اُس کو حاضر کیا اُس نے ادب سے کھڑے ہو کر دُور سے مُجرا کرکے عرض کی کہ خُداوند! اگر حُکم ہو تو اپنے بادشاہ کا پیغام حُضور میں عرض کروں باز نے اِشارہ کیا کہ ہوں! توتا بھاری آواز سے کہنے لگا کہ غُلام کے شاہنشاہ نے فرمایا ھے کہ اگر باز کو اپنی جان اور مُلک و مال عزیز ھے تو اپنے گلے میں کُلھاڑی hatchet ڈالکر جلد میرے قدموں پر آکر گِرے اور عاجزی سے اپنی تقصِیر مُعاف کرواوے وِالّا اپنے واسطے جگہ رہنے کی دوسری ٹھہراوے حضرت سلامت! ہمارے بادشاہ کی لڑائی کی فوج ابتلک تُمھاری سرحد سے دور ھے آپ کے حق میں بہتر یہہ ھے کہ کُچھ ھاتھی اور اُونٹ اور گھوڑے اور کُچھ روپے اور اشرفیاں اور جواہرات بہ طور پیش کش tribute کے جلد روانہ کیجیئے کہ میرے بادشاہ کی اِطاعت submission تُمھارے واسطے سراسر فائدہ ھے۔ اگر یہہ کیجیئے تو شاید تُمھارے حال پر ہمارا بادشاہ مہرباں ہو اور تُمھارے مُلک کو خاک سیاہ نہ کرے *

جب باز نے توتے کی زبان سے یہے باتیں سُنیں۔ غُصّے سے آگ ہو گیا اور فرمایا کوئی ھے؟ کہ اِس بے امتیاز کے بال و پر اُکھاڑ کر حُضور سے دُور کرے۔ کوّا جو دست بستہ کھڑا تھا۔ بولا کہ اگر غُلام کو حُکم ہو تو اِس نے ادب کی واقعی خِدمت بجا لاوے کہ پھر کوئی ایلچی کِسی بادشاہ کے حُضور ایسی گُستاخی نہ کرے۔ اِس میں سُرخاب نے کہا کہ ایلچی کو مارنا شاہانِ عالی مِقدار کے آداب سے بعید remote اور موجِب cause بدنامی کا ھے اور دانا number کہینگے کہ سُرخاب وزیر سُفید ڈاڑھی کا حُضور میں حاضِر تھا۔ ایسی نالائق حرکت

کِیوں ہوۓ دي؟ کیا اِتنا نہں جانتا تھا کِہ ایلچي کو زوال نہں۔ خُدا نہ خواستہ۔ یہہ بات ہوگي تو کِسي بادشاہ کے یہاں سے ایلچي پِھر کبھي نہ آویگا اور بُزرگوں نے کہا هي کِہ جِس مجلِس مێں کوئي بوڑھا نہ رہے تو یقین هي کِہ کُچھ نہ کُچھ کام وہاں بِگڑتا هي اور اُس کو مجلِس نہیں کہتے۔ جہاں پناہ! مێں جھوٹھ نہیں عرض کرتا ہُوں کِہ آج تک کِسي بادشاہ نے ایلچي پر هاتھ نہیں اُٹھایا۔ هرچند وُہ گُستاخي کرے پر اُسے هرگِز بادشاہ خاطِر مێں نہیں لاتے هێں اور توتا سا ایلچی کم پیدا ہوتا هي۔ اگر اِس کو قتل کرینگے تو آیندہ بہُت پچھتائینگے *

آخِر سُرخاب وزیر کے کہنے سے قاز بادشاہ کا دِل مُلائم ہُوا اور اُس کو خِلعت اور بیڑا مرحمت کرکے رُخصت کِیا۔ بعد کِتنے ایک دِنوں کے وُہ اپنے بادشاہ کے پاس جا پُہنچا۔ اُس نے پُوچھا کِہ اي توتے! وہاں سے تو کیا کام کر لایا اور تُجھ سے کیا کیا جواب و سُوال درمیان آئے اور مُلک اُس کا کیسا هي اور تُجھ کو رُخصت کِس طرح کِیا؟

اُس نے عرض کي جہاں پناہ! کُچھ نہ پوچھئے۔ لڑائي کي تیاري کیجیئے اور مێں نے جواب و سُوال دلیري سے مانند مردوں کے کِیا اور اُس سلطنت کے رُعب سے هرگِز نہیں دَبا جو آپ کا پیغام تھا سو سِرِ مجلِس قاز کو پُہنچایا اور مُلک جو قاز کے قبضے مێں هي اُس کي تعریف مُجھ سے ہو نہیں سکتي۔ میري دانِست مێں تو بہِشت پر فوقیت رکھتا هي جب مێں وہاں پُہنچا تو مُجھے ایک زبون جگہ مێں نظر بند رکھا اور اُس نے بڑي

محنت سے ایک قلعہ بنوایا هي اور لڑائي کا بہت سامان اُس میں جمع
کروایا هي لیکن جس وقت خداوند کي فوج اُس ملک کے لینے کو چڑھے
گي تو یقین هي کہ پہلے هي حلّے میں وہ حصار فتح هوگا اور ملک اُس کا
مُفت هاتھ آویگا *

تب کرگس وزیر نے دل میں خیال کیا کہ شاید یہہ توتا وهاں سے رُسوا هوکر
آیا هي - اُس سے پوچھا کہ میں نے یوں سنا هي کہ قاز نے تیري بڑي
مدارات اور خاطرداري کي اور طرح طرح کے کھانے تیرے واسطے بھجوایا کرتا
تھا - توتے نے جواب دیا اي وزیر! یہہ بات سراسر غلط هي - سواے بدي
کے کچھ مجھ سے اُس نے نیکي نہ کي - میں نے یہہ غنیمت جانا کہ اُس
نے مجھے جیتا چھوڑا - یہہ سنتے هي هدهد کا چہرہ غصّے سے لال هو گیا -
اُسي خفگي کي حالت میں حکم کیا کہ ابھي میرا خیمہ باهر نکلے -
کرگس نے عرض کي کہ بادشاهوں کو اِتني جلدي نہ چاهیئے کہ اِس میں
کام بگڑتا هي - کچھ سنورتا نہیں - مناسب یہہ هي کہ آج سب اُمراؤں اور
رسالداروں کو صلاح کے واسطے حضور میں بلائیے اور اُن سے یہہ بات کہیئے
کہ بھائیو! ایک مشکل درپیش آئي هي - کچھ اِیسي نیک صلاح کیجیے
کہ یہہ مشکل آسان هو - سب نے سنکر پوچھا کہ وہ کیا هي؟ فرمایا کہ قاز نے
همارے ایلچي سے نہایت بد سلوکي کي اور قلعہ بنا کر لڑنے کو مستعد هوا
هي سو میں یہہ چاهتا هوں کہ اُس کا کوٹ اور ملک میرے هاتھ آوے *
سبھوں نے متفق هو کر عرض کي جہان پناہ! هم کو جو فرماؤ سو هم ایک

پاؤں پر حاضِر هئیں اگر هماري صلاح لِیجیئے توْ قاز سے لڑائي کِیجیئے - کیوْنکِہ خُداوند کي بهلائي اوْر سُبهیتا هم کوْ جنگ هِي مئیں نظر آتا هي اوْر اِس اندیْشے کوْ هرگِز خاطِر مُبارک مئیں دخل نہ دِیجیئے اوْر کچّي پکّي بات پر بهي کِسي کي کان نہ رکهیئے - فتح شِکست اِختیار خُدا کے هي تب هُدهُد بوْلا کِہ توْتے نے قاز کے مُلک کي بہُت سي تعریف کي هي - مُجهے یقین هي کِہ وُہ جهوٹ نہ هوْگي - یِہہ کہکر اُن کوْ حُکم کِیا کِہ اپني اپني فوْج رسالوْں کوْ جلد تیّار کروْ اوْر نجومیوْں کوْ بُلواویں جوْ اپني پوْتهیوْں کوْ دیْکهکر لڑائي کي نیْک ساعت ٹهہراویْں *

وزیر نے عرض کي جوْ آپ نے حُکم کِیا سوْ بجا هي اوْر سب کوْ قبول لیْکِن غُلام کي بِالْفِعل صلاح یِہہ هي کِہ چند روْز اپني جگہہ سے حرکت نہ کیجیئے کِہ لشکر تمام و کمال جمع هوْ - ایْک دانا سردار کے ساتهہ دوْ هزار سوار جلد روانہ کِیجیئے کِہ جہاں کہیں راہ مئیں بہُت پاني هوْ وهاں جاکر رهئیں - تا فوْج قاز کي اُدهر گُذارہ نہ کر سکے اوْر قاز کے لشکر کي خبر هر روْز حُضور مئیں پہُنچایا کریں - هُدهُد نے کہا اے وزیر! اپني گوْیائي کي کمان اپنے هاتهہ سے پهیْنک کر اپني عقل کے میان سے تیز تلوار میْرے هاتهہ دے کِہ مُخالِفوْں کے سِروْں کوْ بیْدریغ کاٹوں *

وزیر نے کہا جوْ کچهہ اِرشاد هوْ سوْ اُس کے مُوافِق مئیں بجالاوُنگا لیْکِن جوْ باتئیں مئیں نے اپنے بُزُرگوْں سے سُني هئیں اگر حُکم هوْ توْ عرض کروں - فرمایا کہہ - کرگس بوْلا یُوں سُنا هي کِہ جب کوْئي بادشاہ کِسي لڑائي پر جاوے توْ

اُس کو لازِم هي کہ پہلے اپني سِپاہ کو اِنعام و اِکرام اور میٹھي باتوں سے
خوش کرے - کِس واسطے کہ سِپاہ کي خُوشي میں دَولت خواهي اور بھلائي
سرکار کي هي اور جب کُوچ کرے جہاں کنارہ دریا کا یا جنگل یا پہاڑ
دیکھے - وهاں غافِل نہ رهے اور بڑي خبرداري وهُشیاري سے اُس جگہہ
مُقام کرے اور بڑے بڑے اُمَرا اپنے پاس اور اچّھے اچّھے تیر انداز اور
گُلچلے اچوک اور نیزہ باز اور نئے نئے پہلوان جوان هُنَرمندوں کو مُسلّح کر
کے دھنے بائیں اور آتش کے پرکالے برقنداز چالاک سِپاهیوں کو آگے پیچھے
رکّھے اور خزانے کے اوپر مضبوط لوگوں کو مُحافظت کے لِیئے مُتعین کرے
کِس واسطے کہ اگر فوجِ مُخالف میں سے کوئي خزانے پر آپڑے تو اُس کے
جواب دِہ رهیں اور جو کوئي لشکر میں سے بیمار هو جاوے یا لنگڑا یا
بُوڑھا یا لڑکا هو اپنے ساتھ رکّھے اور اُن کے احوال سے غافِل نہ رهے اور اِسي
طرح بادشاہ اور وزیر معہ فوج منزِل بمنزِل جاویں اور جِس جگہہ کہ مقام
کریں اگر وهاں کسي نوع کا کُچھ خوف و خطرہ معلوم هو تو اپنے لشکر
کي چاروں طرف خاربندي بہ طور حِصار کے کریں اور تیر اندازوں پہلوانوں
سِپاهیوں کو اُس کوٹ کے آس پاس واسطے چوکي پہرے کے بیٹھاویں اور
بادشاہ آپ اپنے خاص مُصاحِبوں کے ساتھ بیچ میں رهے اور خزانہ اپنے
قریب رکّھے اور فیلانِ جنگي تیار رکّھے تا کہ لڑائي کےوقت کام آویں اور
اُمرائں کو کوٹ میں اپنے پاس رهنے کو جگہہ دیوے اور هاتھیوں پر
هودے اور انباریاں اور گھوڑوں پر زِین اور پاکھریں کسوائے رکّھے *

زِرہ پؤش جَوانؤں کؤ دروازؤں پر بٹھلا کر کہہ دیوے کِہ ساري رات اپني اپني باري جاگتے رهئیں اگرچہ فؤج اؤر چؤکي پہرے کي طرَف سے خاطِر جمع هؤ پر بادشاہ کؤ لازِم هي کِہ اپني هُشیاري اؤر نِگهباني آپ کرے اؤر اپني فؤج سے تِس کؤس آگے دُشمن کے لشکر کي طرَف چالاک سوَارؤں کؤ بهیجے کِہ چَلتے پهرتے جاگتے کهانستے کهکارتے آنکهؤں مئیں ساري رات کاٹئیں اؤر جب رؤر رؤشن هؤ تب ڈنکے اؤر دمامے کا حُکم فرماوے کِہ اُس کي آوار سُن کر دُشمن کا دِل دهڑکنے لگے جب بِگانے مُلک کي سَرحد مئیں پهنچے تؤ اپني سِپاہ کؤ طلَب تنخواہ دیوے۔ کِیؤں کِہ یِہ مُمکِن نہیں کِہ بادشاہ کے کام مئیں سِپاهي خالي هاتھ مِحنت اؤر جاں فِشاني کرئیں اؤر لڑائي مئیں اپنے سِر کٹواوئیں۔ سب کؤئي خُدا کے بندے هئیں جب اُن کؤ اؤر اُن کے لڑکے بالؤں کؤ کهانے پینے سے فراغت اؤر آسودگي حاصِل هؤ تؤ البتہ کام آوینگے *

جب بادشاہ لڑائي پر چڑهے تؤ چاهیئے کِہ بندوبست فؤج کا قرینے سے کرے۔ سب سے اگاڑي تؤپخانہ جُمے اؤر اُس کے پِیچهے تؤپخانۂ دستي اؤر اُس کے پِیچهے بادشاہ کي تؤر مئیں اُمرا فِیل نشین اؤر اُس کے پِیچهے سوَارؤں کا غؤل اؤر اُن کے پِیچهے کُچھ جنگي هاتهي اؤر دهني طرَف باندار اؤر هتھ نالئیں اؤر پہلوانانِ جنگ آزمودہ اؤر بائیں اِلنگ تیر انداز اؤر شُترنالئیں اؤر جوَان لڑائیاں دیکهے هوئے اؤر کُچھ سِپاهي ایسي جگہہ مئیں چهپا رکهئیں کِہ کِسو پر معلوم نہ هؤ اؤر اپني گهات مئیں لگے رهئیں کِہ وقت

پر کام آویں جب دُشمن کي طرَف سے زِیادتي دیکھیں تب دونوں طرَف سے اپني فوج کي تکبیر کہتے ہُوئے آگے بڑھیں اور مُخالِف پر حملہ کریں اور قاضي و خطیب لشکر میں واسطے نماز پڑھانے کے موجود رھیں اور جو کوئي جان بازي کرے یا زخمي ہووے اُس کے حق میں بادشاہ مِہرباني اور مُوافِق حال اُس کے تسلّي اور بخشِش کرے اور اِنعام اور اِکرام کرے جب جانے کِہ فوج حریف کي سِپاھیوں کي تندِھي سے پسِ پا نہیں ہوتي تب حُکم کرے کِہ سب فیلانِ جنگي اور تمام فوج ایک دِل ہو کر یکایک حملہ کریں ھاتھي ایکبارگي اُبھ پر ہولیں کِہ سِر دُشمنوں کا اُن کے پاؤں کے نیچے روندا جاوے۔ غریب پرور! اگر اپني فوج میدان میں اور دُشمن کي جنگل میں ہو تو ہرگز ھاتھي اور سوَاروں کو اُس میں جانے نہ دِیجیئے اور حُکم کِیجیئے کِہ سب سردار اور سِپاھي اُتارے ہو ھتھیار پکڑیں اور ایسي جاںفشاني کریں کِہ جِس سے حریفون کي بیخ کني ہو جاوے اور جو کوئي ندي یا گھري جھیل بیچ میں دونوں لشکروں کے آپڑي ہو تو کِشتیوں پر فوج کو چڑھا کر ایسي تدبیر سے لڑاویں کِہ دُشمن بے شُمار مارے جاویں اور اُن کے سِروں کا چبوترہ بندھ جاوے *

اگر قاز کا لشکر ندي میں یا میدان میں نہ لڑے اور قِلعہ پکڑے۔ اپنے لشکر کے سرداروں کو حُکم دو کِہ اُس کے مُلک میں جہاں غلّہ پاویں لوٹ لیویں جو لوٹ سے زِیادہ ہو تو پھونک دیویں۔ تالابوں کا پاني کاٹ دیں۔ کھیتیاں گھوڑوں کو کھِلاویں۔ باغات کو لُٹوادیں گھاس کي ٹالیں لکڑیوں کے

ڈھیر جلواویں اور جِس جِس چیز سے اُن کو فائِدہ ہو اُس کو آگ نے دیویں اور جِس جگہہ تالاب یا جھیل وغیرہ ہو اُس کے گِرد لشکر رکھّیں کِہ پاني بند ہونے سے وے عاجِز ہوویں اور دوسري عرض یہہ هي کِہ جب لشکر پر دُشمن کے خُدایتعالیٰ آپ کو فتح دیوے تو مُناسِب هي کِہ فوج کو اپني مُخالِف کي لوٹ اور پیچھا کرنے سے باز رکھّیں ۔ کِس واسطے کِہ جِس وقت تمام سِپاهي روپیٔ کي طمَع اور نافهمي سے اپني دلیري جتانے کے لِیئے تُم کو چھوڑ کر اُس طرَف مُتَوجِّہ ہوویں تو تُم میدان میں اکیلے رہ جاؤگے ۔ خُدا نہ کرے کہیں قاز نے هُشیاري سے فوج پوشیدہ رکھّي ہو ۔ کیونکہ مُدَبّر بادشاہ دور اندیشي سے کُچھ لوگ مخفي رکھتے هیں کِہ بروقت کام آویں ۔ وُہ تُمھیں تنہا پا کر آپڑے اور گِرِفتار کرلے جاوے ۔ فتح ہو کر شِکَست ہووېگي اور سلطنت خاک میں مِل جاویگي ۔ پِھر خاندزادوں سے بغیر خاوِند کے کُچھ تدبیر نہ بن پڑیگي اور فوج مُفت برباد ہوجایگي *

بادشاہ نے کہا اي کرگَس وزیر! تو نے بہُت کُچھ کہا ۔ اب اِتنا کہنا کُچھ ضُرور نہیں تو میرا وزیر هي میرے پاس رهیگا جو تو جانتا هي اور اپنے بُزُرگوں سے سُنا هي لڑائي میں اُس کے مُوافِق کیجو ۔ دونوں اِسي گُفتگو میں تھے کِہ قاز کو هُدهُد کے سوَار ہونے کي یہہ خبر پہُنچي کِہ وُہ نیک ساعت میں اپنے مُقام سے ساري سِپاہ لیکر سوَار هُوا اور بیلک جاسوسوں کے سردار نے بھي (جو بھیجا هُوا قاز کا تھا) اپني برادري میں سے ایک جاسوس کو دوڑا کر اُس کي زباني یہہ پیغام کہلا بھیجا کِہ حضرت! غافِل کیا بیٹھے هیں!

هُدهُد تاجدار ساتھ لشکر بے شُمار کے جنگ کے اِرادے گنگا کِنارے آپڑا هي آپ بهي بہت هُشیار اور خبردار رهیگے - کیونکہ کرگس وزیر هُدهُد کا مُجھے نِہایت عقلمند نظر آتا هي اور اُس کے فحواے کلام سے یوں معلوم هوتا هي کہ اُس نے کِسي کو جاسوسي کے واسطے تُمهارے قِلعے میں بهیجا هي *

یہہ بات سُنتے هي سُرخاب بولا کہ اي بادشاہ! غلام نے آگے هِي عرض کي تهي کہ کوّا هُدهُد کا بهیجا هُوا هي - سِواے اِس کے کوئي دوسرا نہ هوگا - قاز نے کہا جو تو کہتا هي سو ایسي بات کم هوتي هي اگر کوّا هم سے مُوافِق نہ هوتا تو توتے کے مارنے کو نہ اُٹهتا اور قِلعے میں اپنے لڑکے بالوں سمیت نہ آتا *

سُرخاب نے کہا یہہ سچ هي کہ وہ اپنے لڑجڑ کو ساتھ لا کر رها هي لیکن اِس کو یاد رکهیئے کہ وہ کبهي نہ کبهي دغا کریگا - قاز نے جواب دِیا اي سُرخاب! نئے نوکر کے برابر پُرانا چاکر نہیں هوتا وہ نمک حلال اور کار گُذار هوتا هي اور ایسا کام کرتا هي کہ قدیموں سے نہیں هوسکتا مگر تو نے قِصّہ بیربل راجپوت کا نہیں سُنا جو نیا نوکر هُوا اور اپنے بیٹے کو راجا کے بدل قُربان کِیا - سُرخاب نے پوچها وہ قِصّہ کِیونکر هي -

نقل راے مندوک اور بیربل راجپوت کي

قاز نے کہا میں نے یوں سُنا هي کہ ایک دِن راے مندوک راج کے تخت پر بیٹها تها - حجّام نے آکر خبر کي کہ ایک شخص بیربل نام راجپوت ڈهال تلوار باندهے دروازے پر کهڑا اُمّیدوار مُجرے کا هي - راے نے اِشارت

كي بُلاؤ تب اُس نے بموجبِ حُکم حُضور مئیں لاکر قدَم بوٗسي کا مُشرّف کروایا - راجا نے پوچھا تو کوٗن هي کہاں سے آیا؟ بوٗلا سِپاهي هوں - آپ کا نام سُنکر آیا هوں - فرمایا کِہ تو هماري نوکري کریٖگا؟ عرض کي جوٗ میٖرے واسطے کُچھ کام مُقرّر کیِجیے توٗ البتّہ حاضِر هوں تاکہ مُجھے بھِي یِہہ معلوم هوٗ کہ آپ خاوِند هئیں مئیں نوٗکر هوں - پوچھا درماها کیا لیٖگا اوٗر کام کیا کریٖگا؟ کہا پانسَي اشرفیاں روٗزینہ لونگا - اوٗر آپ کي خِدمت مئیں شب وروٗز حاضِر رهونگا - کہا تیٖري رِفاقت مئیں کِتنے لوٗگ هئیں؟ جوَاب دِیا کہ ایٖک تلوَار دوٗنوٗں بازو یہي میٖرے رفیق هئیں - فرمایا کِہ ایٖک آدمي کوٗ اِتنا روٗزینہ نہیں دِیا جاتا - بیربل سلام کرکے چلا *

دیوان نے عرض کي خُداوند! اِس مئیں کُچھ فرق نہیں - ایٖسے شخص کوٗ نہ چھوٗڑنا چاهیئے اگر بہُت نہیں توٗ تھوٗڑے دِنوٗں کے لیئے رکھ کے دیٖکھیئے توٗ معلوم هوٗ کِہ یِہہ کیٖسا هي اوٗر کیا کُچھ نمَک حلالي کرتا هي - جوٗ کام کِسي سے نہ هوٗ اگر یِہہ کریٖگا توٗ رهیٖگا - نہیں جوَاب پاویٖگا - راے نے دیوان کي بات بہُت پَسند کي - اُس کوٗ بُلاکر نوٗکر رکھّا اوٗر روٗزینہ مُوافِق قرار کے دِیا اوٗر ایٖک آدمي پوٗشیدہ اُس کے ساتھ مُقرّر کِیا کِہ اُس کا احوَال مُفصّل دریافت کرکے هم سے کہے - بیربل اشرفیاں لے رُخصت هوٗکر اپنے گھر گیا اوٗر اپني جوٗرو سے کہنے لگا کِہ آج مئیں راے منڈوک کا چاکر هُوا هوں - یِہہ روٗزینہ جو آج کا مئیں نے پایا هي سوٗ اِس مئیں سے ایٖک دِن کا خرچ رکھ کر باقي گُسیّان کے نام پر بانٹ دے *

یِہ کہکر راجا کي خِدمت میْں حاضِر ہُوا - اُس آدمي نے اِس بات کوٗ سُنکر اپنے خاوِند سے جا کہا - راجا یِہ سُنکر سخت تعجّب میْں رہا - ہرروٗز اپنا روٗزینہ سرکار سے لیْتا اوٗر اُسي طرح بھوکھوْں کوٗ دان کر دیْتا اوٗر آٹھ پہَر راجا کي چوٗکي دِیا کرتا اوٗر کبھي آپ سے رُخصت گھر کي نہ چاھتا - یون ھیں چند روٗر گُدرے *

ایْک دِن ایْسا اِتّفاق ھُوا کِہ برسات کے موٗسِم میْں ایْک شب بادل گرَج رہا بِجلي چمک رھي اوٗر میْنہہ برَس رہا تھا - اندھیْرا ایْسا کِہ ھاتھ کوٗ ھاتھ نہ سوجھے اُسي کٹھن سمے میْں بیربل کھڑا چوٗکي دیْتا تھا - یکایک آدھي رات کے وقت آواز ایْک عوٗرت کے روٗنے کي جوٗ رائے کےکان میْں پڑي - نیند سے گھبرا کر چوٗنک اُٹھا - شمع ھاتھ میْں لے گھر کے آنگن میْں کھڑے ھوٗکر پُکارنے لگا کِہ کوٗئي ھمارے چوٗکیداروْں سے جاگتا ھي یا نہیں! بیربل آداب بجالایا اوٗر ڈنڈوت کرکے عرض کي کہ غُلام حاضِر ھي تب پوچھا تو کوٗن ھي؟ جوَاب دِیا کِہ میْں بیربل نیا نوٗکر سرکار کا - کہا تو اپنے گھر کیوْں نہیں گیا؟ بوٗلا کِہ میْري یِہ خُو ھي کِہ جب کِسي کا نوٗکر ھُوا - بغیْر اُس کے کہے اپنے گھر یا اوٗر کہیں نہیں جاتا دِن کوٗ اُس کے پاس رہتا ھوں اوٗر رات کوٗ کھڑا چوٗکي دِیا کرتا ھوں - شمع جوٗ راجا کے ھاتھ میْں تھي اُس کي روٗشني سے اُس نے دیْکھا کِہ آنکھوْں سے راجا کے آنسو بہتے ھیْں - حیْران ھُوا کِہ اِن کے روٗنے کا سبب کیا ھي - آخِرش پوچھا کِہ مہاراج - آپ کیوْں روٗتے ھیْں؟ راجا نے فرمایا کِہ ایْک عوٗرت کہیں ایْسے درد سے

روتي هي کِ اُس کي آوازِ سوزناک سے میرے دِل میں آگ لگي هي اور اُس کے دھونئیں کے سبب میري آنکھوں سے اشک جاري هیں *

بیربل سِر اپنا جُھکا کر بولا کِ غُلام کو کیا حُکم هوتا هي؟ راجا نے فرمایا کِ تحقیق کرو کِ وہ عورت کہاں هي اور کِس واسطے روتي هي اگر مُفلِس هي تو اِتنے روپیے دِلوادو کِ باقي عُمر کو اُس کي کِفایت کریں - بیربل یِہ حُکم سُںکر جِدھر سے وہ آواز آتي تھي اُدھر چلا - راجا نے دیکھا کِ یِہ اکیلا اندھیری رات میں باهر اُس کي تلاش کے لِیئے جاتا هي تب خاطِر میں یوں گُذرا کِ مُناسِب نہیں یِہ تنہا جاوے بِہتر یوں هي میں بھي اُس کے پِیچھے جاؤں اور دیکھوں یِہ کہاں جاتا هي اور کیا کرتا هي - هاتھ میں تلوار لیکر پِیچھے پِیچھے اُس کے ایسا دبے پاؤں هو لِیا کِ هرگِز اُسے خبر نہ هوئي - شہر کے باهر جاکر چاروں طرف دوڑا آخِر ایک جگہ کھڑے هوکر اُس کي آواز پر کان لگائے تب اُس کي آواز سُني کِ دکّھن کي طرف سے آتي هي - اُدھر هِي چلا اور راجا بھي اُس کے پِیچھے چلا جاتا تھا اور یِہ اپنے دِل میں کہتا تھا کِ کیا نوکر خیر خواہ هي کِ اپنے خاوِند کے حُکم پر کیسي محنت اور جاں فِشاني کرتا هي *

آخِر بیربل کیا دیکھتا هي؟ کِ ایک عورتِ جوان خوبصورت زار زار روتي هي - بولا کِ اي ماتا! تونے اِتنا مُجھے کِس لِیئے دوڑا مارا اور سبب رونے کا تیرے کیا هي؟ اپنا احوال کہہ - عورت نے جواب دِیا کِ میں عُمر اِس مُلک کے راجا کي هوں اور دولت سے اُس کي خوب میں نے آرام پایا

هي - اب زندگي اُس کي آخر هوئي ايک پهر رات باقي هي آفتاب کے نکلتے هي راجا مريگا - ببربل نے يهه بات سُن آه کهينچ کر پگڙي اپني زمين پر دے ماري اور کها کيا کروں قضا کے تبر کي ڈهال نهيں اگر کسي آدمي زاد سے کام پڑتا تو مئيں اپنے حوصلے کے موافق اُس کي تدبير کرتا کہ جس مئيں راجا زنده رهتا اور يهه کها کہ اي عورت! کسي طرح راجا کي جان بچ سکتي هي؟ وه بولي کہ اے مرد! اگر تجهه سے ايک کام هو سکے تو مجهے اُمّيد هي کہ بچے - يهه بولا کہ تم کهو اگر خدا چاهے تو اپنے حتّي المقدور محنت اور تدبير مئيں قصور نہ کرونگا - آگے اختيار خدا کے عورت نے کها سُن اي عزيز! ايک نيا نوکر راجا کي سرکار مئيں بيربل نام هي اُس کے اکلوتا بيٹا خوبصورت کہ اُس مئيں چهتّيس لچهن نيک بختي کے موجود هئيں - اگر تو اُس بچّے کا سر کاٹ کر مںگلاديبي کے آگے رکّهے اور يهه کام تجهه سے سورج نکلنے کے آگے سرانجام هو تو يقين هي کہ راجا کي جان بچيگي اور سو برس عمر اُس کي زياده بڑهيگي *

يهه بات کهکر وه عورت تو نظر سے غائب هوگئي راجا جو اُس کے پيچهے کهڑا تها يے سب باتيں اپنے کانوں سُنيں - بيربل وهاں سے جلد دوڑ کر اپنے گهر آيا اور عورت کو اپني جگا کر سب کئيفيّت جو گذري تهي سو کهي - اُنّے سُنکر يهه جواب ديا کہ اگر ميرے بيٹے کے سر دينے سے راجا کي جان بچے تو خوش نصيبي هماري کمال هي - کس واسطے کہ هم اُس کا نمک اِسي هي دن کے لِيئے کهاتے هئيں کہ کٹهن وقت مئيں کام آويں اور کها

اي بیربل! جلدي کر مبادا رات تمام هو جائے۔ اگرچہ خاوند کي مُوافِق مرضي کے یِہ بات کہتي تهي لیکِن مِہرِ مادري سے ایک دم میں اِتنا روئي کِہ سارا بَدن اپنا اور لڑکے کا بِهیگ گیا۔ بیربل اُس کي یِہ حالت دیکهکر لڑکے کو جلد لیگیا اور منگلا دیبي کے دِهُرے میں جاکر اُس کو نہلایا اور لڑکے سے ذبح کرنے کي اِجازت چاهي۔ وُہ بهي راضي هُوا کِہ مُجهہ کو راجا کے بدلے جو تو بل دیتا هي تو اچّها هي۔ اِس کام میں پوچهنا کیا ضُرور هي۔ جلدي کر *

بیربل نے جب یِہ اُس سے سُنا کِہ لڑکا بهي فِدا هونے پر خاوند کے حاضِر هي اور حق نِعمت کا اُس کي ادا کِیا چاهتا هي تب اُس کو گود میں لیکر ذبح کِیا اور کہا۔ شُکر هي خُدا کا کِہ میرے فرزند نے جان دینے میں کُچهہ خوف نہ کِیا۔ سِر نیچے کر رہ گیا اور اپنے دِل سے کہا کِہ حق خاوند کا اپني گردن سے میں نے ادا کِیا اور میرا یِہي ایک فرزند تها کِہ جان اُس کي میري آنکهوں کے آگے تلوار کے نیچے نِکلي۔ اگر میں اِس کا اب غم کروں تو کیا فائِدہ۔ بہتر یِہ هي کِہ بیٹے کے پیچهے میں بهي جاؤں۔ بعد اُس کے اپنا سِر بهي اُسي تلوار سے کاٹا۔ عورت اُس کي (جو اُس وقت پیچهے لگي ساتهہ چلي آئي تهي اور دور سے چهپي یِہ ماجرا دیکهتي تهي) بیٹے کا ذبح کرنا دیکهہ کر بے هوش هو گئي *

بعد تهوڑي ایک دیر کے جو هوش میں آئي تو کیا دیکهتي هي؟ کِہ دریا میں لہو کے سِر بیٹے اور خاوند کا پاني کے بُلبُلے کي طرح تِرتا پِهرتا هي۔ اُس کو دیکهکر کُچهہ اُنے اپنے دِل میں فِکر نہ کي اور سر اپنا خاوند اور

بیٹے کے پاؤں پر رکھکر اُسي تلوار سے کاٹا - راجا دور سے یِہ حال دیکھکر اُن تینوں سِرکٹوں کے نزدیک آیا اور ایسا رویا کہِ آنکھوں سے اُس کي اِتنے آنسو جاري ہوئے کہِ اُس جگہ ایک سیلاب ہو گیا اور دیکھا کہِ اُس سیلاب میں دیبي معہ بُتخانہ ڈوبنے پر ھي تب راجا نے اپنے دِل میں کہا کہِ اِنھ تینوں نے میري جان کي خاطِر اپنے سِر فِدا کِئے اگر میں ایسي حالت دیکھکر جِیُوں تو میرے برابر دوسرا کوئي سنگدِل نہ ہوگا جلد بُتخانے میں آن کر اُن تینوں کے پاؤں چوم کر یِہ شِعر پڑھا *

خِدمتِ شایستہ ہو سکتي نہیں کیا کیجیئے
سِر تو کیا ھي جو کروں پائے عزیزاں پر نِثار

اور چاھا کہ سِر اپنا عورت کے پاؤں پر رکھکر تلوار سے کاٹے اِتنے میں دیبي نے حاضِر ہوکر ھاتھ راجا کا پکڑا اور کہا کہ بیربل نے نمک حلالي کي ھي - تُجھے لازِم نہیں کہ تو اپنا سِر دیوے - راجا نے کہا جو ایسے نمک حلال نوکر کے لِیئے اپنا سِر نہ دوں تو زِندگي بے لُطف ھي *

دیبي یِہ سُنکر بہُت خوش ہوئي اور بولي کہ میں تُجھ سے نِہایت راضي ہوئي جو کُچھ تو چاھے سو مانگ کہ میں خُدا سے تیرے واسطے مانگوں - راجا بولا کہ خُدا کے فضل سے میرے یہاں سب چیز موجود ھي - کسي بات کي کمي نہیں اگر تُجھے کُچھ قُوّت ھي تو خُدا سے یِہ دُعا مانگ کہ یے تینوں جي اُٹھیں - یِہ سُنکر دیبي دُعا کرتے ھي نظر سے غائِب ہوئي وونہیں وے تینوں اُٹھ کھڑے ہوئے *

راجا وهاں سے چِھپ کر اپنے مکان میں آنیٹھا اوٗر کیا دیکھتا هي؟ کہ بیربل تروار هاتھ میں لِیئے پیچھے سے آن پہنچا! راجا نے غُصّے سے کہا اي بیربل! جِس کام کے لِیئے تُجھے بھیجا تھا کیا غَضب هُوا کہ تو نے اُس کا جوَاب بھي نہ دِیا؟ بیربل بوٗلا کہ ایک عوٗرت میدان میں روتي تھي۔ جوں مُجھے دیکھا ووهیں اُٹھکے چِھپ گئي۔ میں نے وهاں اِدَھر اُدَھر پِھر کر بہُتیرا پُکارا پر اُس نے مُجھے جوَاب نہ دِیا۔ کُچھ معلوم نہ هُوا وُہ کہاں چلي گئي۔ راے یِہہ بات سُنکر آنکھوں میں آنسو بھر لایا اوٗر کہا جو شرطیں سخاوت اوٗر شجاعت اوٗر جانبازي کي بادشاهوں اوٗر راجاؤں میں چاهیئیں سو میں نے سب تُجھ میں پائیں۔ میري زبان نہیں جو تیرا وصف بَیان کروں اوٗر جو کُچھ نیکیوں اوٗر خوبیوں سے رات کو بہ چشمِ خود دیکھا تھا سو سب اپنے مُصاحِبوں سے کہا اوٗر بیربل کو گلے لگا کر خِلعت دِیا اوٗر روپئے بہُت سے بہ طریقِ اِنعام کے بخشے اوٗر اپنے مُلک کي حُکومت میں اُس کو شریک کِیا *

پِھر قاز بوٗلا اي سُرخاب! بیربل بیَا نوٗکر تھا۔ دیکھ تو اُنے کیسا کام کِیا۔ یِہہ بات سُنکر سُرخاب نے جانا کہ کوّے کے ساتھ دِل سے مُوافقت رکھتا هي۔ اِس واسطے بات اپني مُختصر کي اوٗر کہا اي قاز! وزیر وُہ هي کہ سِوائے راستي کے بات نہ کہے اوٗر خوشامد نہ کرے۔ اگرچہ بادشاہ نے اُس کي عِزّت کي هي لیکِن وُہ سخت کمِینہ اوٗر بد اطوَار هي۔ قاز نے کہا جو وُہ بد هي تو اپنے لِیئے بدي کریگا تب سُرخاب بوٗلا۔ جو کوئي اپنے واسطے بد هو تو اُس سے بیگانے کو بھي چاهیئے کہ ڈرتا رهے۔ شاید آپ نے قِصّہ کرنا بادفروش

کا (کہ جس نے اپنے همسایوں کو بہت سا دُکھ دِیا تھا) نہیں سُنا ۔ قازے پوچھا وُہ قِصّہ کیوں کر هي؟

نقل کرنا بھاٹ اور برھمنوں کي

سُرخاب نے کہا کہتے هیں کہ بداؤں شہر میں کربا نام ایک بھاٹ برَهمنوں کے پڑوس میں رهتا تھا ۔ همیشہ عمرو زئد کے سے جھگڑے کِیا کرتا جب دیکھتا کہ اب مُدّعي کے هاتھ سے بچ نہیں سکتا تب بھاگ جاتا ۔ کوتوال اُس شہر کا جو اُسے گھر میں نہ پاتا تو اُنھ بِچارے برَهمن پڑوسیوں کو مُشکیں چڑھا کے پکڑ لیجاتا ۔ کچہري میں بِٹھا کر دس کے روبرو ذلیل کِیا کرتا تب وے لاچار هوکر کُچھ بطور گھوس کے کوتوال کو دیکر چھوٹ آتے ۔ اُسي طرح اُس کے هاتھ سے اکثر اذیّت پایا کرتے اور ایک مُدّت تک اُس کے هاتھوں وے غریب دُکھ پاتے رہے *

ایک برس ایسا اِتّفاق هُوا کہ گرمي کے موسم میں کوؤں کا پاني سوکھ گیا ۔ برَهمن آپس میں صلاح کرکے ایک نیَا کوا کھودنے لگے ۔ اِتنے میں وُہ بھاٹ بھي اُن کے پاس آکر کہنے لگا کہ مُجھے بھي اِس کے کھودنے میں شریک کرو تا کہ مُجھ پر بھي اِس کوئے کا پاني حلال هو ۔ سب نے جانا کہ شاید اِس کے دِل میں خُدا نے نیکي ڈالي اور بدي سے باز رکّھا ۔ سبھوں نے راضي هو کر اُسے کھودنے کا دِیا ۔ وُہ تو ایک بد ذات تھا ۔ نام کے واسطے ذرا هاتھ لگا کر چل کھڑا هُوا جب کوا تیّار هُوا اور هر ایک آدمي اُس کا پاني

پینے لگا تب بادفروش آیا اور سب ہمسایوں کو یہ قسم دي کہ جب لگ
اُس کے پاني کا حِساب مُجھے نہ سمجھاؤ تب تک نہ پیو۔ اُنھوں نے جواب
دِیا کہ تیرا حِصّہ قلیل هي اپنا جُدا کرلے هم اپنے حِصّے کي طرف بھر لِیا
کرینگے۔ یہ بولا تُم اپنے حِصّے کے مُختار هو۔ میں اپنے حِصّے کي طرف کوئے
میں زهر ڈالونگا۔ برهمنوں نے دیکھا کہ اِس حرام زادے سے یہ دُور نہیں
اُس کے بدلے اُس کو کُچھ روپئ دیئے اور پیچھا چُھڑایا برهمنوں کے دیئے
هوئے روپے جب کھا چُکا تب دیکھا کہ اور کُچھ حِیلہ تو نہیں بن پڑتا اِس
میں ایک روز هوَا زور سے چلتي تھي اپنے گھر کے آنگن میں کھڑے هو پُکار
کر کہنے لگا کہ اي پڑوسیو! تُم کو خبر کرتا هوں کہ میرے گھر میں سانپ
بِچھو چوهے مکڑیاں بہُت جمع هوئي هیں۔ اِس لِیئے چاهتا هوں کہ اپنے
گھر کو پھونک دوں۔ تُم خبَردار هوجاؤ۔ کیونکہ پِھر کوئي نہ کہے کہ بھاٹ نے
اپنے همسایوں کو جلا دِیا۔ سب پڑوسي اپنے اپنے گھر سے آکر اُس کے پاؤں
پڑے اور کہا کہ اي بھلے آدمي! تُجھ سا همسایہ هم کہاں پائینگے کہ آگ
لگانے سے پہلے هم کو خبر کي۔ اب هم تُجھے کُچھ روپئ دیتے هیں۔ تو
ایسي فِکر کر کہ جِس میں سانپ بِچھو چوهے مکڑیاں بغیر گھر جلانے کے نِکل
جاویں۔ چُنانچہ آپس میں بہري کرکے اُس کو کُچھ دِیا۔ پِھر باهم بیٹھکے
کہنے لگے کہ یارو! ایسا نقشہ نظر آتا هي کہ کِسي نہ کِسي دِن یہ بھاٹ هم
سب کو پھونک دیگا۔ یا کِسو سخت خرابي میں ڈالیگا اگر اُسے هم کُچھ
کڑي بات کہینگے تو یہ اپنا پیٹ مارینگا *

آخِر کام کوْتوال سے پڑيگا اؤر وُہ ہم کوْ دؤلتمند جان کر بنا کے لوٹيگا۔ بِہتر يہي ھي کہ اِس جگہہ کوْ چھوڑيں کِسي اؤر گاؤں ميْں جا رھيں جب سب کي صلاح يِہہ ٹھہري توْ سب کے سب برَھمن راتوں رات ايسے بھاگے کہ پو پھٹتے پھٹتے دس بارہ کوس نِکَل گئے اِس خطرے سے کہ کہيں وُہ بدذات پھاٹ پِيچھا نہ کرے۔ يے سب باتيں کرکے پھِر سُرخاب نے کہا کہ اُس حرامزادے نے پڑوسيوں کوْ ايذا دي اؤر وے سب بھلے آدمي اُس کے ڈر سے جِلا وطَن ھوئے۔ تب قاز نے کہا اي سُرخاب! تيْري حالت اُس بڑھئي کي سي ھوئي *

سُرخاب نے پوچھا کہ اُس کا قِصّہ کِيوْں کر ھي؟

نقل نرَند بڑھيئي اؤر گوْرکھناتھ جوْگي کي

قاز بوْلا يوْں سُنا ھي کہ نرَند نام ايْک بڑھئي تھا جنگل سے لکڑياں سِر پر لاتا کٹھرے چِراغدان چمچے کھڑاوْيں بيْلن پٹرے بنا کر بيچا کرتا اؤر اُن کي قيمت سے اپني گُذران کِيا کرتا۔ ايْک دِن اُس نے جنگل ميْں جاکر اخروْٹ کے درَخت پر جڑ سے ايْک دوْ ھاتھ اوپر جا کُلھاڑي ماري۔ کُلھاڑي کے مارتے ھِي اُس ميْں سے ايْک جوْگي نِکَل کر بوْلا اي بڑھئي! گوْرکھناتھ ميْرا نام ھي ميْں نے خُدا کي راہ ميْں بہُت مِحنت کي ھي جوْ کُچھ ميْري زبان سے نِکَلتا ھي خُدا کے حُکم سے وُھي ھوْتا ھي *

توْ درَخت کے کاٹنے سے ھاتھ اُٹھا اؤر جوْ تُجھے چاھئے مُجھ سے

مانگ - یہہ سُنکر دروڈگر بے فِکرمند هوکر کہا بِن سوچے بِچارے کیا مانگوں - هاں اِتنا چاهتا هوں کہ اپنے گھر جاکر جو میري زبان سے تین بچن نِکلیں سو هِي هوں - جوگي بولا جا - بھگوان پورن کریگا دروڈگر خالي هاتھ گھر میں آیا اُس کي جورو نے پوچھا باهر سے تو کیا لایا؟ وہ غُصّے هوکر زبانِ فُحش سے بولا دیکھتي نہیں خالي هاتھ آیا هوں لایا هوں کیا فلانا - یہہ بات اُس کے مُنہہ سے نِکلتے هِي کیا دیکھتا هي؟ کہ سارے گھر میں هر ایک طَرف جِدَهر آنکھ اُٹھا کر دیکھے قلندروں کے سے سونٹے لٹکتے نظر آنے لگے جِس جگہہ هاتھ ڈالتا سِوا اُس کے اور کُچھ هاتھ میں نہ آتا تھا اور جو ایک کو اُٹھا کر پھینکتا تو اُس کے بدلے دس پیدا هوتے بڑھئي بولا زهے طالِع میرے جو کُچھ مئیں کہونگا سب پورن هوگا یہہ حالت اُس کي جورو دیکھ کر بہُت خوش هوئي کہ بخت نے میرے یاوري کي جو میرا خاوِند صاحِبِ کرامت هُوا اور بڑھیئي اپنے دِل میں کہنے لگا کہ جوگي نے مُجھے کہا تھا کہ تین باتیں قبول هونگیں سو اُس میں سے ایک یہہ تھي جو گُذري - اب دوسري سے اِس عِلّت کو دفع کروں اور تیسري سے جو چاهونگا سو پاؤنگا - پُکار کر کہا اي بھگوان! یہہ بلا میرے گھر سے سب کي سب دور هو - کہتے هِي اُس کي دُعا مقبول هوئي پر یِہ خرابي هوئي جو دیکھتا هي اپنے ستر کو تو کُچھ علامت مردي کي مُطلق باقي نہ رهي - خفگي سے جُھنجھلا کے ڈاڑهي اپني اُکھاڑنے لگا اور تیسري بات جو باقي تھي سو اُس سے اپني مردي کا پھر نِشان پایا اور شُکر خُدا کا بجا لایا *

قاز نے اِس قِصّے کوٗ تمام کرکے یوں کہا اي سُرخاب! جِس طرح وُہ بڑھئي کنگال کا کنگال رہا اِس کوّے کے نِکلنے سے وُہي نوٗبت میٗرے پیٗش آویٗگي - کیٗونکہ ایٗک توٗ کوّا اپنے یاروٗں کے جتھے سمیٗت چلا جائیگا اوٗر دوسرے پِھر کوٗئي ھُدھُد کے لشکر سے اِدھر آنے کا قصد نہ کریٗگا - تیسرے سب پر یِہ یقین ھوٗگا کہ قاز سِپاہ سے کُچھ کام نہیں رکھتا - جِس طرح یِہ کوّا رہے پڑا رہنے دوٗ - اِسے سُنکر سُرخاب بھي ناچار ھوٗ کے چُپ رہ گیا پِھر قاز بوٗلا کہ اي وزیر! کُچھ دُشمن کے ٹالنے کي فِکر کروٗ کہ وُہ نزدیٗک آپہُنچا ھي ایٗسا نہ ھوٗ کہ اُس سے غافِل رھوٗ *

سُرخاب بوٗلا کہ جاسوسوٗں کي زباني یوٗں سُنا ھي کہ کَرگَس وزیر ھُدھُد کا بڑا عقلمند ھي - وُہ ھرگز لڑنے نہ دیٗگا اگر ایٗسے وزیر دانا کي بات نہ سُنیٗگا اوٗر پِھر لڑائي کوٗ آویٗگا توٗ معلوم کیجوٗ کہ سخت نادان ھي اوٗر لشکر اپنا برباد کریٗگا اوٗر یِہ مثَل مشہوٗر ھي جوٗ سردار ھوٗکر بخیل نالائِق ڈرپوٗکنا غافِل بد زبان جھوٹھا ھوٗ اوٗر فوٗج اُس سے بے دِل ھوٗ توٗ وُہ جلد خراب ھوٗ جاتا ھي - اي بادشاہ! اب تک ھُدھُد کے لشکر نے قِلعے کوٗ تُمھارے نہیں گھیٗرا - چاھیئے کہ کُلَنگ کوٗتوال کوٗ بُلا کر حُکم کروٗ کہ جلد جاکر وُہ راہ کہ جِدھر سے اُس کي فوٗج کے آنے کا ڈر ھي بند کرے اوٗر جِس جگہہ جنگل اوٗر گہرا پاني ھوٗ اپنا لشکر وھاں موٗجود رکّھے اوٗر جب دُشمن کي فوٗج راہ کي تھکي ماندي بھوکي پیاسي جہاں آکر پڑے - اُس پر چڑھ دوٗڑے یا جِس وقت کہ لشکر مُخالِف کا جنگل اوٗر پہاڑ کي گھاٹي میٗں

چلے یا ندّی پر اُتارا کرنے لگے - جاگرے یا اُس حال میں کہ ساری رات اُن کو جاگتے گُذری ھو - بے شک صُبح ھوتے نیند غلبہ کریگی اور سب کوئی ھتھیار بدن سے کھول کر بے فِکر سوئینگے اپنا مطلب حاصِل کرے - ایسے وقتوں میں عقلمندوں نے اپنا کام کِیا ھی جب قاز نے سُرخاب سے یہہ تدبیر سُنی - کُلنگ کو اُس کے لوگوں سمیت بُلایا اور کئی سرداروں کو اُس کے ساتھ مُقرّر کرکے جو سُرخاب نے کہا تھا سو اُسے سے کہا *

کُلَنگ اپنی جمعیّت لیکر گیا اور ھُدھُد سے جاتے ھِی مُقابلہ ھو گیا اور ایسی لڑائی ھوئی کہ مُخالِفوں کی فوج سے یہاں تک لاش پر لاش گِری کہ اُنھ سے چبوترہ بندھ گیا تب ھُدھُد نِہایت بے حوَاس ھو کر کَرگس وزیر سے کہنے لگا کہ تو نیک ذات ھی اور پایہ وزارت کا رکھتا ھی - لشکر میرا سب مارا گیا اور تجھ کو کُچھ فِکر نہیں - بھلا مُجھ سے تیرے حق میں کیا کوتاھِی ھوئی کہ ایسی صلاح نہیں دیتا کہ جِس سے مُلک قاز کا میرے ھاتھ آوے *

بِالفعل یہہ جو کُچھ کہا میں نے اُس سے تو قطع نظر مگر اِس سخت مُشکِل میں پڑا ھوں کہ جِتنی فوج میری دُشمن کے ھاتھ سے باقی رہ گئی ھی - اپنے مُلک تک کیونکر جیتی جا پہُنچیگی - یہہ سُن کرگس بولا اَی بادشاہ! بُزرگوں نے کہا ھی کہ اُمَرا اور وُزرا اور بادشاھوں کو اِتنی خصلتیں نہ چاھئیں کہ یے اُن کے واسطے سخت معیوب ھیں اور ضرر رکھتی ھیں - ایک تو شراب کا پینا - دوسرے دِن رات عورتوں کے ساتھ اِختِلاط کرنا - تیسرے اکثر اوقات شِکار

کھیلنا - چوتھے قِماربازي - پانچویں وزیر کي نصیحت کو نہ سُنّا - خُداوَند!
میں نے اِس سے آگے عرض کي تھي پر آپ نے میري صلاح کا موتي اپنے کان
میں نہ رکھا اب یہاں سے پھِرجانا نِہایت سُبکي ھے - اُس کي صلاح میں
نہیں دے سکتا کِیونکہ آئِینِ سلطنت یوں ھے کہ جو بادشاہ اپنے مُلک
سے دوسرے کے مُلک پر بہ اِرادۂ مُہم چڑھ جاوے تو بے فتح یا صُلح کے
خالي نہیں پھِرتا جو پھِرے تو سخت زبوني اور جگت ھنسائي ھے *
ھُدھُد بولا کہ ھمارے بہُت پہلوَان لڑائي میں کھیت آئے اور اکثر قید
ھوگئے اب اِتني فوج سے کِیونکر فتح ھو گي - کرگس نے کہا حضرت! ایسي
فِکرِ ضعیف کو خاطِرِ مُبارک میں دخل نہ دیجیئے - میں دو تین روز میں اگر
دُشمن کے قلعے کو لیکر فتح کا نقارہ نہ بجواؤں تو مرد نہ کہلاؤں - قریب ھے
کہ مُخالِف کا لشکر اپنے قلعے کي راہ پکڑیگا اور دانا پاني بھي اُس کا چاروں
طرَف سے بند کِیا جاویگا - قاز کے جاسوس نے یہہ بات سُنتے ھِي دوڑ کر جا
کہا پیر مُرشِد آپ کیا بے فِکر بیٹھے ھیں - یقیں جانیئے کہ ھُدھُد آج کل
میں آپ کے گڑھ کو آلپٹیگا - قاز نے یہہ سُنکر وزیر سے کہا - لشکر کي
موجودات لو اور ایک ایک سِپاھي کو اِنعام دو چُنانچہ داناؤں نے بھي کہا
ھے کہ بلیجا دس کوڑیاں نہ کھووے اور کام کے وقت دس ھزار روپیوں کو بھي
اُس سے کمتر جانے اور جو کوئي ایسے وقت داد دِھش میں سِپاہ سے بخل کرے
تو مال اور مُلک اپنا برباد دیوے اور جو کوئي سخاوت کا شیوہ اِختیار
کرے تو اپنے دُشمنوں کے سر پاؤں تلے ملے اور پھر دوستي کي اپني فوج

کے پاؤں میں ڈالے جو نوکر اپنے خاوند سے راضي هو تو اُسے چھوڑ کر کہیں نہ جاوے اور تیر و تلوار سے بھي کبھي مُنْہ نہ موڑے - هُدهُد کا کرگس وزیر صاحبِ تدبیر هي اور اُن نے اُس کي بات سے کبھو مُنْہ نہیں پھیرا اگر وُہ اُس کا کہا نہ مانتا تو تمام لشکر تین تیرہ هو جاتا لیکن وزیر آزمودہ کار هي اِس واسطے فوج نہ بھاگي - میدان میں قائِم رهي جِس نے لڑکے اور کمینے اور عورت کي بات کو سُنا وُہ دریا میں غم کے ڈوبا قاز اور سُرخاب اُنہیں باتوں کے کہنے سُننے میں تھے کہ کوّے نے آکر تسلیم کي اور قریب سے کہا کہ هُدهُد کے لشکر نے گِرد قلعے کا گھیر لِیا - قاز نے پوچھا کہ تخمیناً فوج اُس کي کِتني هوگي ؟

زاغ بولا کہ بارِش کے سبب اُس کے لشکر کا کُچھ حِساب نہیں هو سکتا اور سوار و پیادے صف بصف زِرَہ پوش هر جگہ زمین پر ایسے پھیل رہے هیں جِس طرح آسمان پر کالي گھٹا چھا جاتي هي اور بھیڑ اُس کي چیونٹیوں کي مانند یوں کِھنڈ رهي هي کہ جِس کي سیاهي سے ساري زمین کالي هو رهي هي اور شلکٹ ایسي هو رهي هي کہ گویا پاني کے بدلے آگ برستي هي اور هاتھي اِس طرح شور کرتے هیں جیسے بادل گرجتے هیں - قاز یہہ بات سُنکر بہُت فِکرمند هُوا تب کوّا پھر بولا اگر حضرت کا حُکم پاؤں تو کوٹ سے باهر جاؤں اور هُدهُد سے تلواروں لڑوں - سُرخاب وزیر نے کہا هرگز ایسا نہ کِیا چاهیئے اگر لڑائي باهر هو تو قلعے سے کیا فائِدہ پھر یہہ کِس کام آویگا - کیوں کہ جو کُمھیر پاني سے باهر نِکلے تو اُسے ایک گیدڑ مار سکتا هي *

خیر اگر ہُدہُد تمام اپنی فوج لیکر لڑنے کو تیار ہوا ہی تو تُم بھی اپنا لشکر تیار کر بھیجو تا کہ دونوں فوجیں آپس میں لڑیں اور تُم اپنی فوج کی پُشت پر رہو کہ اُس کو دہاڑس رہے سپاہی اپنی نیکنامی اور نمک حلالی کے واسطے سب مُتّفِق ہو کر دُشمن پر حملہ کریں۔ قاز نے یہہ سُنکر لڑاکے جنگی سوار اور دِل چلے پیادے اور بڑے بڑے مست ہاتھی مُخالِف کے مُقابِل کھڑے کیئے کہ جنکے پاؤں کی گرد سے اُن کی آنکھیں اندھی ہوتی تھیں اور شور سے لوگوں کے اور آوار سے دمامے کی کان ساتوں آسمان کے بھرے ہوتے تھے اور زمین سے فلک تک گویا خیمہ غُبار کا کھڑا ہُوا تھا اور ہُدہُد کی فوج کے مُقابِل اپنا ڈیرہ کرکے سردار اور سِپاہیوں کو بُلا کر کہا کہ آج ایسی جانفشانی کیجیئے اور لڑائی لیجیئے کہ پہاڑ پر خون کی ندّیاں بہیں تب قازنے چاہا کہ لڑنے کے واسطے جاوے۔ سُرخاب نے بادشاہ کے گھوڑے کی باگ پکڑ کر کہا کہ قلعہ کی حُرمت رکھّا چاہیئے *

ہُدہُد نے جب لشکر قاز کا دیکھا تو حیران رہا اور کرگس کی طرف دیکھکر کہا کہ تو کہتا تھا کہ میں دو ایک دِن میں قلعہ لونگا۔ قاز تو ایسی جمعیّت رکھتا ہی کہ ہماری فوج سے زیادہ ہی۔ کرگس وزیر بولا ای بادشاہ! غریب کے گھر میں یکایک کوئی جانہیں سکتا۔ یہہ اونچا قلعہ اور لشکر انبوہ ہی۔ اِس میں فِکر کرنی ضرور ہی کہ قلعہ لینے میں حِکمت چاہیئے۔ پہلے اُس کی تدبیر یہہ ہی کہ جِس روز ہوا سخت مُخالِف کے رُخ پر کی ہو اُس دِن آندھی کے لپیٹ میں نو تین ہزار [illegible] کر اُس دُھوان دھار

مٹیں گڑھ کوٚ آگ لگا۔ پیچھے اُس کے لشکر حملہ کرے۔ دوسرے موٚرچہ بندي کیجیئے کہ مُدّعي طاقت آگے بڑھنے کي نہ پاوے۔ تیسرے چار طرَف قلعے کے اِس طرَح سے مُحاصرہ کیجیئے کہ کوٚئي آمد و شُد نہ کر سکے تب دُشمن مُحاصرے مٹیں تنگ ھوٚگا اوٚر اِس کے سِوائے اوٚر بھي تدبیرٹیں ھٹیں لیٚکِن اِبھ تینوٚں مٹیں سے جوٚ پسند آوے *

ھُدھُد نے کہا اي کرگس! حریف کا لشکر دیکھکر حوَاس میٚرے گُم ھوئے اوٚر کُچھ ھوٚش مُجھ مٹیں نہ رھا۔ اِس وقت ایٚسي صلاح دے کہ جس سے ھماري فتح ھوٚ اوٚر مُخالِف کي شِکَست۔ کرگس بوٚلا کہ آج توٚ شام ھوئي کل صُبح جوٚ کرنا ھوٚگا سوٚ کرونگا۔ یِہہ کہکر تمام شب تدبیر مٹیں رھا کہ کِسي صورت سے دُشمن کوٚ توٚڑیئے اوٚر قلعے کوٚ لیجیئے *

آخِرش کئي ایٚک جاسوس (کہ بہُت ھوٚشیار اوٚر چالاک تھے اوٚر اُنھ پر نِہایت اِعتِماد رکھتا تھا) بُلا کر کہا کہ یِہہ وقت تُمھاري نمَک حلالي کا ھي۔ چاھیئے کہ بھیٚس اپنا بدَل کر قلعے مٹیں جاوٚ اوٚر وھاں کي سُگُن لوٚ اوٚر دیٚکھوٚ اُن کے یہاں کیا ترَدُّد ھوٚ رھا ھی اوٚر کوٚن کِس فکر مٹیں ھي اوٚر دروَازے قلعے کے کوٚن کوٚن سے کِس کِس کے اِھتِمام مٹیں ھٹیں اوٚر اِتنا معلوم کروٚ۔ کِس طرَف غفلت اوٚر کِس کا موٚرچہ ھلکا ھي اوٚر کِس دروَازے سے ھم قلعے کے اندر جا سکیٚنگے۔ یے سب باتٹیں خوب دریافت کرکے ھم کوٚ جلد خبَر پہُنچاوٚ تب جاسوس کرگس وزیر کے مُوافِقِ حُکم اپنا لِباس کوّوٚں کا بنا کر رات کے اَندھیٚرے مٹیں کوٹ کي طرَف چلے اوٚر کوّوٚں

کے ساتھہ مِلکر قلعے میں گئے اور ہر طرف کوچہ و بازار میں اور اُمراؤں کے خیموں کے آس پاس پھرنے لگے - خوب تجسّس جو کِیا تو کوّے کے مورچے میں غفلت بہت اور لوگ تھوڑے پائے *

یہہ دیکھکر بہت خوش ہوئے اور تھوڑي سي رات رہتے جِدھر سے قلعے میں پیٹھے تھے اُدھر ہِي سے باہر نِکلے اور دوڑ کر یہہ خوشخبري کرگس کو جا پہنچائي - وہ اِسے سُنکر اپنے کپڑوں میں پھولا نہ سمایا - في الحال اپني فوج کو تیّار کرکے کہا کہ چار گھڑي کے تڑکے[78] چُپ چاپ چیونٹي کي چال[79] اِس طرح قلعے کي طرف چلا چاهیئے کہ کوئي کانوں کان نہ سُنے اور جاسوسوں کو آگے دھرے ہوئے پیچھے پیچھے چلے چلیئے جب کہ دروازہ قریب رہے تب کِسي چیز کا اوٹلا[80] پکڑ ٹھہر رهیئے - جِس دم کوٹ کا دروازہ کھلے - اُسي دم اُس کے اندر پیٹھ جایئے - خُدا چاهے تو قلعہ هاتھہ آجاویگا - یہہ صلاح ہُدہُد کے گوش گُذار کرکے عرض کي کہ میں تو اُدھر جاتا ہوں جب میرے ہرکارے حُضور میں ظاہر کریں تو فيالفور حضرت تمام لشکر کو لیکر واسطے تقویت کے غُلام کي پُشت پر پہنچیں اگر خُداوند اِس میں غفلت کرینگے تو دُشمن مُجھے تھوڑي جمعیّت کے ساتھہ دیکھکر هر طرف سے گھیرلیگا *

ہُدہُد یہہ اُس کي تدبیر سُنکر بہت خوش ہوا اور اُسے رُخصت کِیا - پھر سب سرداروں کو بُلا کر وزیر کي صلاح کے مُوافِق حُکم کِیا کہ اپنے اپنے خیموں میں مُسلّح تیّار رہیں - جِس وقت میں سوار ہوں - اُسي

وقت سب سوَار هوٗں ۔ جِدَھر مئِري سوَاري جاے ۔ اُدَھر هِي چُپ چاپ
سب کے سب چلئِں ۔ هرگِز اِس مئِں کوٗئِي کاهِلي نہ کرے ۔ اُنهوٗں نے یِہہ
حُکم سُنکر سب سِپاہ سے کہہ دِیا کہ اپنے اپنے ڈئِروٗں مئِں کمَر بستہ
مُستعِد رهوٗ جب کرگس وزیر کے جاسوسوٗں نے بادشاہ ہُدہُد کوٗ خَبر کي کہ
خُداوَند ! آپ اِسي وقت سوَار هوجیئِے توٗ بہُت مُبارک هي تب ہُدہُد
بادشاہ اپني ساري فوٗج سمئِت جاسوسوٗں کوٗ ساتھہ لئِکر جِس راہ سے کرگس
گیَا تھا روَانہ هُوا اوٗر کرگس نے مُنْہہ اندهئِرے کوَے کے دروَازے کي طرَف
سے قلعے مئِں پئِٹھہ کر هزاروں بان کي شلکؔ کرکے اُسي دهواں دهار
مئِں یکایک حلّہ کر دِیا اوٗر ہُدہُد بهي تمام لشکر لئِکر کُمَک کوٗ اُس کي
پُشت پر پہُنچا ۔ لڑائِي هوٗنے لگي جِس وقت آفتاب مَشرِق کے پهاڑ سے
مانند مَلَکُ اَلموٗت کے آسمان کے نیلے گهوڑے پر سوَار هوٗ نِکلا اوٗر آپَس
مئِں ائِک کوٗ ائِک پهچاننے لگا ۔ دوٗنوٗں لشکر کي موٗت کا بازار گرم هُوا
اوٗر ائِسي تلوَار چلي کہ دوٗنوٗں طرَف سے لاشوٗں کا سهراوٗ هوٗگیا ۔ هر کوچے
بازار مئِں قلعے کے خون اِس طرح بهنے لگا کہ جئِسے آسمان سے ابرنے
خون کي ندّیاں بهائیں اوٗر سِر سِپاهیوٗں کے لوٗهو مئِں پاني کے سے بُلبُلے
نظَر آتے تهے ۔ شلکؔ کے دهوئیں سے گوٗیا ائِک اوٗر هِي آسمان چها گیا
اوٗر عئِن لڑائِي مئِں کوَے بد باطِن نے لوٗگ اپنے جمع کرکے قلعے کے
اندر آگ لگادي اوٗر اپنے رفیقوٗں سمئِت قلعے سے باهر شوٗر کرتا هُوا نِکلا
اوٗر بهیڑ مئِں ہُدہُد کي جوٗ لوٗگ اُس کي خبرداري کوٗ رهے تهے اُن

سے کہنے لگا کہ قلعے میں آگ لگي اور ساري سِپاہ قاز کي مُتفرّق ہوئي۔ اب کوئي دم میں قلعہ بھي فتح ہو جاتا ہي القِصّہ اُس کے درمیان ایسي لڑائي ہوئي کہ طرفین کے بہُت سردار اور سپاہي کام آئے۔ آخِر غلبہ ہُدہُد کي فوج کا ہُوا اور قار کي سِپاہ ہر طرَف پریشان ہوئي اور تھوڑے سے لوگ قاز کے پاس رہ گئے *

قاز نے جانا کہ اب قُدرت لڑنے کي میں اپنے میں نہیں پاتا اور فوج کا بھي رُخ پھِر گیا اور صدمے سے لڑائي کے کِسي کو پھِر حریف سے مُقابلے کي تاب و طاقت باقي نہ رہي۔ ناچار ہوکر کُلَنگ کو بُلایا اور کہا اي کوتوال! میں نے خوب معلوم کِیا ہي کہ طالع میرے پھِر گئے اور مُجھ کو اِتني اُمّید نہیں کہ یہاں سے اب پھِر کر سلامت جا سکونگا۔ میں یِہہ چاہتا ہوں کہ تو نوکر نمَک حلال ہي۔ کِسي طرح خیر و عافیَت سے اپني جان لیکر نِکَل جا لیکِن یہاں سُرخاب سے پہلے صلاح لے پھِر وہاں جا کر میرے بڑے بیٹے کو اُس ملک کا بادشاہ کر کہ ہمارے گھر میں سلطنت قائِم رہے اور میں جانتا ہوں کہ سِواے تیرے اِتنا بڑا کام کِسو سے ہرگِز نہ ہو سکیگا۔ کُلَنگ بولا اي بادشاہ! تُم یِہہ بات اپني زبانِ مُبارک سے نہ نِکالو کہ اِس کے سُنّے سے میري چھاتي پھٹتي ہي جب تلَک جان میرے تن میں ہي تب تک کِسي کي طاقت ایسي نہیں کہ تُم پر آکر حملہ کرے۔ میں تُم سے ولي نِعمت کو اکیلا چھوڑ کر کِدَھر جاؤں۔ سُرخروئي میري اِسي میں ہي کہ میرا سِر آپ کے قدموں کے نیچے گِرے اور یِہي میري عین

سعادت ھي - بادشاہ نے کہا اي کُلَنگ! مئیں جو تُجھ کو کہتا ھوں سو کر تیرے سِوا مئیرا ایسا کوئي خیر خواہ اور کارگُذار دوسرا نہیں! کُلَنگ اپنے دِل مئیں سمجھا کہ خُداوند اپني مِہرباني سے مُجھ کو لڑائي کے مئیدان سے نِکالا چاہتے ھئیں اور یِہہ شرط نمک حلالي کي نہیں کہ بادشاہ کو مئیدان مئیں اکئیلا چھوڑ کر مئیں چلا جاؤں - مُناسِب یوں ھي کہ کِسي حیلے جہاں پناہ کو اِس خِیال سے باز رکھّوں

یِہہ فِکر کرکے کہا پیر مُرشد! اگر مئیں اپنے لوگوں کو چھوڑ کر جاؤں تو خلق مُجھ کو نامرد کہئیگي کہ اِس گاڑھ مئیں اور ایسے بُرے وقت مئیں بادشاہ اور اپنے یاروں کو جي کي نامردي سے چھوڑ کر چلا گیا - مئیري اِس مئیں رُسوائي ھوگي جب تک جِیتا ھوں کہیں نہ جاؤنگا - یِہہ بات قار نے سُکر سُرخاب سے کہا کہ کُلَنگ کي وُہ صورت ھي جئیسے پاني اور کیچڑ آپَس مئیں بے نِفاق محبّت رکھتے ھئیں جب تلَک پاني کیچڑ کے اوپر ھي تب تک ھمئیشہ وُہ اُس کے نیچے ھي جِس وقت پاني اُس کے اوپر سے خُشک ھو جاوے تب وُہ گارا اُس کي جُدائي سے چھاتي پھٹ کر رہ جاتا ھي *

اِسي گُفتگو مئیں تھے کہ ناگاہ خُروس ہُدہُد کي طرَف سے بجلي کي طرح کڑَک کر پہُنچا اور آتے ھِي قاز پر تلوَار چلائي - کُلَنگ نے اُس وار کو اپنے پر لئیکر نئیزہ اُس کي چھاتي پر مارا - اِن نے اُس کي اني کي چوٹ کو رد کرکے پھر کُلَنگ پر حربہ کِیا اور آپَس مئیں اُنھ دونوں سے ایسي لڑائي ھونے

لگي کہ شور زمين سے آسمان تک پہنچا آخر کُلَنگ خُروس کے ھاتھ سے
مارا پڑا تب بادشاہ بہت رويا اور اُس کي مغفرت خُدا سے چاھي اور
آپ وھاں سے کِشتي ميں سوار ہو بھاگ کر اپنے وطن کو صحيح سلامت
پہنچا اور ھدھد قار کے بھاگنے کي خبر سُنکر نہايت خوش ھُوا اور اُس فتح
کو غنيمت جان کر خُدا کا شُکر کِيا اور نقارے فتح کے اور شاديانے خوشي
کے بجوائے اور کہنے لگا کہ جيسي مردانگي اور نمک حلالي کُلَنگ نے کي۔
ايسي کم کِسو سے ہوتي ھي اور اُس کو بڑا ثواب مِليگا۔ کِس واسطے کہ جو
کوئي خاوِند کے حقّ نمک پر جان اپني فِدا کرے تو رُتبہ اُس کا آخِرت
ميں غازيوں کا ہوگا اور جنّت ميں حور و قُصور اُس کو نصيب ہونگے اور
جو کوئي کُلَنگ کا سا کام کريگا۔ وُہي جوانمرد اور سِپہ‌سالار ہوگا *

جب يِہہ حِکايت تمام ھوئي تب بِشن‌سرما برھمن کہنے لگا اي راجا
کے بيٹو! جو کوئي اِس نقل کو اپنے من کے کانوں اور ھِيئے کي آنکھوں سے
سُنے اور ديکھے تو وُہ بڑا سيانا اور گُنوَنت ہووے اور بَيريوں کے سِروں کو
بُدھ کے کھانڈے سے کاٹ گِراوے۔ اِس حِکايت کے سُنے سے راجا کے بيٹے
بہت خوش ھوئے اور پوچھا ائي برھمن! چوتھي حِکايت مِلاپ کي دُشمني
سے پہلے يا لڑائي کے پيچھے ہو۔ کيونکر ھي؟ وُہ کہنے لگا کہ يوں سُنا ھي
کہ قاز بادشاہ اور سُرخاب وزير لشکر سے اپنے پراگندہ تھے قاز نے سُرخاب
سے پوچھا کہ تو کُچھ جانتا ھي کہ قلعے سے آگ کيونکر اُٹھي؟ سُرخاب نے
جواب دِيا اي بادشاہ! کوّا ھميشہ فوج کے ساتھ رھتا تھا۔ يِہہ کام اُسي کا

هي اور مئيں نے اِس سے آگے هِي اِلتماس کِیا تھا کہ کوّے کو جگہ نہ دِیا چاهیئے ـ قاز نے کہا نہ یہہ خطا تیري عقل کي هي نہ دوس کوّے کا بلکہ قصور اپنے طالِعوں کا هي جو کُچھ کہ خواهِشِ خُدا هو وهِي هُوا چاهے *

سُرخاب نے کہا کہ جو کوئي دوست کي نصیحت نہ سُنے اُس کي وهِي حالت هوگي جئیسے کچھوے کي هوئي ـ قاز نے پوچھا وہ قِصّہ کیونکر هي ؟

چوتھا باب

نقل دو قاز اور کچھوے اور مچھوے کي

سُرخاب نے کہا ـ جالندھر کے دیس مئیں پدنام ایک ندّي هي ـ دو قاز وهاں برسوں سے رهتے تھے اور ایک کچھوا بھي اُسي ندّي مئیں رهتا تھا اور اُس سے قازوں سے بڑي دوستي تھي ـ چاند نام ایک مچھوا اُس کے کنارے یوں کہتا چلا جاتا تھا کہ کل اِس مئیں جال ڈالکے سب مچھلِیاں پکڑونگا ـ مچھوے کي بات کچھوا اور دونوں قاز سُنکر بہُت ڈرے اور آپس مئیں صلاح کرنے لگے کہ اب کیا کِیا چاهیئے کہ اُس کے هاتھوں سے کِس طرح جي بچے ـ قاز بولے کہ آج دِن بھر دیکھ لو کہ ماهي گِیر سچ بول گیا هي کہ جھوٹھ *

کچھوا بولا سنو یارو! اپنے کہے پر اگر وہ کل یہاں آ پہُنچا ـ تُم تو پرند هو اُڑ جاؤگے اور مئیں اپنے مئیں اِتني طاقت نہیں دیکھتا جو اُس کے هاتھوں

سے بچوں جیسا کہ بنئے کی جورو نے اپنے تئیں اور غُلام کو مکر سے بچایا۔ قازوں نے پوچھا کہ وُہ قِصّہ کیونکر ہے *

نقل ایک کچھوے اور بنیائِن اور غُلام کی

کچھوا بولا کہ ایک کچھوے کو کوئی شِکاری پکڑے لِیئے جاتا تھا۔ کِسی بنئے کے لڑکے نے اپنے کھیلنے کے لِیئے اُسے مول لے لیا۔ دِن کو اُس کے ساتھ کھیلا کرتا اور رات کو اُس کی ماں اُسے پانی کے گھڑے میں بند کر دیتی * اِسی طرح جب کئی دِن گُذرے ایک روز کیا ہُوا کہ بنئے کی عورت شہوت کی ماتی اپنے غُلام کا مُنہہ چومنے لگی *

اِتّفاقاً بنیا اُس روز بے وقت دوکان سے اپنے گھر میں آ نِکلا اور نظر بنئے کی بنیائِن پر جا پڑی۔ وُہ سمجھی کہ میرا بھید اب اِس پر کُھل گیا۔ جلدی سے خاوِند پاس دَوڑی آئی اور غُصّے سے کہنے لگی کہ اِس موئے غُلام نے چھ ماشے کافور جو گھر میں رکّھا ہُوا تھا سو چُرا کر سب کھا لِیا۔ اِس کے مُنہہ سے بو آتی ہے۔ غُلام رو کر کہنے لگا کہ مہاراج! اگر میں نے کھایا ہو تو مہاپاپی ہوں پر یِہہ رنڈی جھوٹھ موٹھ مُجھے دوکھ لگاتی ہے۔ جِس گھر میں ایسی جھوٹھی اِستری ہو اُس میں کوئی غریب کیونکر رہنے پائیگا تب بنئے نے بھی غُلام کا مُنہہ سونگھا پر اُس کی بو باس نہ پائی تب جُھنجھلا کر عورت سے کہنے لگا کہ تو نے سارا کافور اپنے پِتا کے گھر بھجوا دِیا اور غُلام کو طوفان لگایا *

وُہ یِہ سُنتے هِي چِڑچِڑا اُٹھي - وُہ گھڑا کہ جِس مئیں کچھوا تھا - دریا کي طَرف سِر پر رکھ کر لے چلي - اِس مئیں مہاجن دِل مئیں سوچا کہ تِپْہے کے مارے ندّي مئیں ڈوبے نہ چلي هو - اُس کے پیچھے یِہ بھي لپکا - ندّي کے کِنارے تک پہنچتے پہنچتے جا لِیا اور اُس کے هاتھ پاؤں پڑکر منانے لگا کہ مُجھ سے چُوک هُوئي - جانے دے اور اُسے کھینچکر گھر کي طَرف لانے لگا - وُہ غُصّے سے هاتھ جھٹک کر اپنے تئیں چُھڑانے لگي - اُس کھینچا کھینچي مئیں سِر پر سے گھڑا زمین پر گِر کر پھوٹ گَیا اور کچھوا پاني مئیں چھوٹ گَیا *

یارو! اگر آج اِتني یاري کرو کہ مُجھے یہاں سے کِسي اور ندّي مئیں لے پہنچاؤ تو مئیں بچتا هُوں - قازوں نے کہا تیرا جانا خُشکي مئیں اچّھا نہیں - کچھوا بولا اگر تُم مُجھ کو نہ لیجاؤ گے تو مئیں اپنے پاؤں سے جاؤنگا - یِہ سُنکر قاز فِکرمند هُوئے اور کہا - تمھاري حالت اُس بگلے کي سي هوگي - کچھوے نے پُوچھا وُہ قِصّہ کیوں کر هي ؟

نقل ایک سانپ اور بگلے کي

قاز بولے کہ بھاگ رتي ندّي کے کِنارے پر ایک درَخت تھا اور اُس کے نیچے کِسي جانور کا ایک بِل تھا - اُس مئیں ایک سانپ رهتا تھا - هرروز سوراخ سے نِکل کر وهاں پِھرا کرتا جو کُچھ کھانے کي چیز پاتا سو کھا لیتا - اُس درَخت کے رهنے والوں کو اذیّت نہ دیتا - اِس مئیں ایک بگلے نے

اُس پر گھونسلا بنا کر بچّے دیئے - یہہ اُسے اندیشہ ہُوا کہ کِسی دِن یہہ سانپ ہمارے بچّوں کو کھا جائیگا - ایسی تدبیر کیا چاہیئے کِسی طرح یہہ مارا جاوے اور بچّے ہمارے محفوظ رہیں - ایک بگلا جو اُن میں بوڑھا بڑا تھا سو بولا کہ یارو! ایک نیولا آج میں نے اِسے درَخت کے نیچے پھرتے دیکھا ہے - تُم ایک کام کرو کہ ندّی سے اپنے اپنے مُنْہہ میں ایک ایک مچھلی پکڑ لاؤ اور اِس درَخت کے تلے ڈال دو - مُجھے یقین ہے کہ وُہ نیولا اُن کے کھانے کے لِیئے آویگا اور سانپ بھی اپنے سوراخ سے نِکلیگا - اُنہ دونوں کے آپس میں عداوتِ قلبی ہے دونوں لڑینگے اغلب کہ سانپ نیولے کے ہاتھ سے مارا جائیگا *

بگلوں نے مُوافِق اُس کی صلاح کے ندّی سے مچھلیاں نِکال کر درَخت کے نیچے ڈال دیں اور آپ اُس کی ٹہنیوں پر چُپ کے ہو بیٹھ رہے - اِس اِنتِظار میں کہ اُنہ دونوں میں لڑائی ہو اور ہم تماشا دیکھیں کہ - کون کِس کے ہاتھ سے مارا جاتا ہے؟ اِتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ نیولا کہیں سے آ نِکلا اور مچھلیوں کو چُن چُن کھانے لگا سانپ بھی مچھلیوں کی طمع سے نِکلا پر نیولے کو دیکھ ایک جھاڑی تلے دبک رہا اِس اِرادے سے کہ نیولا سَرکے تو میں اُنہ میں سے لوں *

اِتّفاقًا نیولے کی نظَر اُس پر جاپڑی اور وونہیں جھپٹا دونوں کے لڑائی ہونے لگی - آخِرش نیولے نے اُسے ٹُکڑے ٹُکڑے کرڈالا پھر سِر اُٹھا کے جو اوپر دیکھا تو سُفید بگلے چمکتے نظَر آئے - جانا کہ اِس درَخت پر بھی

مچھلیاں هئیں - اوپر چڑھ گیا - بگلے تو اُڑ گئے گھوسلوں مئیں جو بچے
تھے اُنھیں چٹ کر گیا اور کھوندھے اُن کے اُجاڑ دیئے *

قاز بولے اي یار! مرد وُہ هي کہ پہلے اپنے واسطے جگہہ نئي ٹھہرا لے
تب اپنے قدیم گھر کو چھوڑے - یہہ بس باس تیرا سب جگہہ سے بہتر
هي - کچھوے نے جواب دِیا دوستو! تُم همیشہ اِس راہ سے آتے جاتے هو -
کبھي مُجھ سے کُچھ خطا نہیں هوئي - ناحق مُجھ کو کیوں ڈراتے هو -
قازوں نے بہُت سا سمجھایا لیکِن اُس نے اُن کي نصیحت نہ مانی تب
اُنھوں نے لاچار هوکر کہا - لے تو اب ایک کام کر - اِس لکڑي کو بیچ سے
مُنْہہ مئیں پکڑ اگر تُجھے کوئي گالي بھي دیوے تو هرگز نہ بولیو - اُس
نے کہا - گالي کیا جو مُجھے کوئي ماریگا تو بھي دم نہ مارونگا - اِس قول
قرار پر اُس لکڑي کے سِرے دونوں قاز مُنْہہ سے پکڑ کر لے اُڑے جب ایک
گاؤں کے برابر پہُنچے تب وهاں کے لوگ تماشا دیکھنے لگے اُنھ مئیں سے
ایک لڑکا بولا کہ اگر یہہ کچھوا گِرتا اور میرے هاتھہ آتا تو اِسے بھون کھاتا -
دوسرے نے کہا جو مئیں اِسے پاؤں تو پکا کھاؤں - کچھوے کو اِنھ باتوں کي
برداشت نہ هوئي - نِہایت خفگي سے بولا خاک کھاؤ - بولنے کے ساتھ هي
زمین پر آرها - لڑکوں نے دوڑ کر پکڑ لیا اور بہُت فضیحت کِیا *

پھر سُرخاب نے کہا اي بادشاہ! جو کوئي اپنے رفیق کا کہا نہ سُنے تو
اُس کے آگے ایسا هِي دِن آتا هي - اِسي بات چیت مئیں تھے جو
کُلَنگ کے بھائي نے آکر سلام کِیا اور کہا کہ غُلام نے آگے کہلا بھیجا تھا کہ قلعے

کے اندر کوّا ہُدہُد کا بھیجا ہُوا ھي اور اُس بے اُس کو خِلعت دِیا ھي اور
جو مُلک لِیا سو اُس کے لڑکوں کے نام مُقرّر کِیا لیکن کرگس وزیر اُس کا
اِس بات سے راضی نہ ہُوا بلکہ اُس نے عرض کي کہ حضرت! یِہہ مُلک کوّے کو
نہ دِیا چاھیئے کیونکہ مئیں اُسے بیوفا جانتا ھوں۔ ہُدہُد نے جواب دِیا جو
نوکر نمک حلالي کرے اُس کے حق مئیں مِہربانی کرني ضُرور ھي کہ پِھر
دوسرے وقت خاوِند کا کام دِل و جان سے کرے۔ کرگس بے کہا حضرت!
کوّا کم ذات بد آئین ھي جو کوئي اِس کے حق مئیں نیکي کریگا وُہ دیکھیگا
جو بوڑھے جوگي نے دیکھا ہُدہُد نے پوچھا کہ وُہ نقل کیونکر ھي؟

نقل ایک جوگي اور چوھے کے بچّے کي

کرگس بے کہا یوں بَیان کرتے ھئیں کہ کِنارے پر دریاے سِند کے ایک جوگي
کا دِھُرا تھا۔ ایک روز وُہ اُس کے دروازے پر بیٹھا جپ کرتا تھا کہ ایک
کوّا چوھے کا بچّا اپنے چنگل مئیں لِیئے اُڑا جاتا تھا۔ قضاکار وُہ اُس کے
پنجوں سے کِسي طرح چھوٹکر زمین پرگر پڑا۔ اُس نے اُسے از راہِ شفقت زمین
سے اُٹھایا اور مُوذي کے چنگل سے چُھڑایا اور اُس کا جي بچایا اور ایسي
اُلفت سے اُسے پالا پوسا کہ وُہ بڑا ہُوا *

ایک روز اُس پر کہیں بِلّي جھپٹي۔ جوگي نے کِسي طرح بہ ہزار خرابي
اُس کے مُنہ سے بھي بچایا۔ پِھر اپنے دِل مئیں یِہہ ٹھانا کہ اِس چوھے کو
بِلّي بنایا چاھیئے تاکہ اور بِلّیوں سے بچے۔ دُعا کرتے ھي تُرت چوھے سے

بلّی ہوگئی اور کتّوں سے لگی ڈرنے تب فقیر نے اُسے کُتّا بنایا۔ پھر اُس کے
جی میں یوں آیا کہ اِسے شیر بناؤں کہ ہر ایک درندگی گزند سے محفوظ
رہے۔ آخر اُس کی دُعا سے وہ شیر ہُوا۔ دِن کو وہ جنگل میں شِکار کے لیئے
نِکَل جاتا۔ رات کو آکر جوگی کی چوکی دِیا کرتا۔ جو لوگ اُس کے
دیکھنے کے لیئے آتے سو آپس میں یوں چرچا کرتے کہ پہلے یہہ چوھا تھا۔
فقیر کی دُعا سے بِلّی ہوا۔ پھر کُتّا ہُوا۔ تِس پیچھے باگھ بنا۔ اُس نے یہہ
بات سُنکر اپنے دِل میں فِکر کی کہ جیسا میں پہلے تھا ویسا ہی یہہ جوگی
جو مُجھے بنا ڈالے تو میں اِس کا کیا کرسکونگا۔ بہتر یہہ ہی کہ اِسے مار
ڈالوں تو سب آفتوں سے نچنت رہوں۔ یہی خیال خاطِر میں لاکر وُھیں
جوگی کو مار کر اُس کا لہو پیا اور اپنے بَدن پر بھی لگایا *

پھر کرگس نے ھُدھُد سے کہا۔ اگر یہہ مُلک تُم کوّے کو دوگے تو تُمھاری
حالت جوگی کی سی ہوگی۔ ھُدھُد نے اُسے جَواب دِیا۔ جو میں اِس
مُلک کا لالچ کروں تو میرا احوال بھی اُس بگلے کا سا ہوگا۔ کرگس نے
پوچھا کہ حضرت وہ قِصّہ کیوں کر ھی؟

نقل ایک بوڑھے بگلے اور مچھلیوں کی

ھُدھُد کہنے لگا کہ ھِندوستان میں ایک بڑی جھیل ھی نام اُس کا کرمتی۔
لیکن گرمی کے ایّام میں اُس میں پانی کم رہتا ھی۔ ایک دِن اُس کے
کِنارے پر ایک ایسا بوڑھا بگلا جو اِتنی طاقت اُس میں نہ تھی کہ دوسری

جھیل میں جا سکے آیا اور ماتم‌زدوں کي طرح قریب سے صورت بناکے سِر بازوکے پروں میں ڈال بیٹھا *

ایک کیکڑے نے اُسے اِس طرح سے بیٹھا دیکھکر پُوچھا کہ آج میں تُمھیں نِہایت معموم دیکھتا ہوں اِس کا کیا سبب ہي؟ اُس نے جَواب دِیا کہ میں نے کل اپنے دوست سے یوں سُنا ہي کہ کل اِس جھیل کي ساري مچھلیاں جلئے[81] مار لیجائینگے - میں اِس شش و پنج[82] میں بیٹھا ہوں کہ میرا حال کیا ہوگا کِیوں کہ اِس جھیل کي مچھلیوں پر میري روزي موقوف ہي - اُن کے مارے جانے پر مُجھے غِذا کہاں سے مِلیگي اور میں اپني باقي عُمر کیوں کر کاٹونگا *

کیکڑے نے یِہ سُنکر اُنھ مچھلیوں کو جا خبَر کي - وے سُنتے ہي گھبرا کے سب کي سب رونے لگیں اور اُسی کے ہاتھ یِہ پیغام بگلے کو کہلا بھیجا کہ شِکاریوں کے ہاتھ سے ہمارے بچنے کي کیا تدبیر ہي؟ بگلا بولا کہ میري دانِست میں نیک صلاح یِہ ہي کہ تُم ایک ایک مچھلي کو لا کر مُجھے سپُرد کرو - میں اُسے اپني چونچ میں لیکر دوسري جھیل میں (جو یہاں سے کوس دو ایک پر ہوگي اور پاني بھي اُس میں ہي) چھوڑ چھوڑ آوں *

اُنھوں نے اُس کي صلاح کے مُوافِق کِیا جِتني مچھلیاں اُس میں تھِیں ایک ایک کر سب کي سب اُسے پہُنچائیں - وُہ اُنھیں ایک ایک کر اِس حِکمت سے [illegible] آتا - کئي کہا [illegible] گیا تب اُس نے بگلے

سے کہا آپ نے بڑی محنت اور کام ثواب کا کِیا - اِس کا اجر خُدا سے پاؤگے - پِھر بگلے نے کہا اب میرا جی یہہ چاھتا ھی کہ جہاں میں نے سب مچھلیوں کو پہُنچایا ھی وہاں تُم کو بِھی لے پہُنچاؤں تب میری خاطِر جمع ھو - وُہ بولا کہ آپ کو تصدِیع ھوگی - میں اپنے پاؤں جاؤنگا کِیونکہ میرے پاؤں میں آہِستے آہِستے کوس آدھ کوس چلنے کی طاقت ھی - یِہہ بولا یار! میں جانتا ھوں کہ پاؤں چلنے سے تُمھیں بہُت تکلِیف ھوگی اور تُمھاری اذیّت میرے نامۂ اعمال میں لِکّھی جائیگی - بِہتر یِہہ ھی کہ تُم میری پِیٹھ پر چڑھ بیٹھو تو میں تُم کو اِس بلاے ناگہانی سے بچاؤں *

آخِرش وُہ بعد اِس ردّ و بدل کے راضی ھُوا تب اُس نے پِیٹھ پر بٹھاکر وہاں لا اُتارا کہ جہاں مچھلِیوں کو کھایا کرتا تھا - کیکڑے نے جو دیکھا کہ سِواے خُشکی وہاں پانی کا نام و نِشاں نہیں مگر مچھلِیوں کے سِروں کی ھڈّیاں پڑی ھوئیں وہاں دِکھائی دِیں - دِل میں ڈر کر بگلے سے کہا کہ تو نے سب مچھلیاں یہاں لاکر کھائیں ھیں اب کیا مُجھے بِھی کھایا چاھتا ھی؟ اِس بات کے ساتھ ھِی اُچھل کر بگلے کا سِر اپنے مُنْہہ میں پکڑ لیا - اُس نے بہُیترا زور کِیا کہ اپنا سِر اُس کے مُنْہہ سے چُھڑاوے پر کُچھ فائِدہ نہ ھُوا - بلکہ وونہیں مر کے رہ گیا - پِھر کارکس نے ھُدھُد سے عرض کی کہ میں یِہہ مصلحت نہیں دیتا کہ آپ یِہہ ملک کوّے کو دیں - اُس نے کہا اگر کوّے کے قبضے میں یِہہ مُلک رھیگا - تو مال و متاع کی کُچھ کمی اور غلّے کا بھی

قحط نہ هوگا اوَر مئیں اپنے مُلک مئیں فراغت سے عیش و عشرت کرونگا کرگس نے جواب دِیا کہ پیر و مُرشِد! اِیسے خِیال اوَر اِس اندیشے سے آپ کي حالت اُس نعل‌بند کي سي هوگي - هُدهُد نے پوچھا کہ اُس کي داستان کِیونکر هي ؟

نقل شادي نام ايک بنئے اوَر دلوالي نعل‌بند کي

کرگس کہنے لگا یوں کہتے هئیں کہ شادي نام ايک بنئے نے بازار سے گھڑا بھر کڑوا تیل خریدا اوَر وهاں کھڑا هو پُکارنے لگا کہ جو کوئي مِحنتي اِسے مئیري دوکان تک پہُنچاوے تو ايک ٹکا اُسے مزدوری دونگا - دلوالي نام ايک نعل‌بند وهاں کھڑا تھا - وُہ گھڑا اپنے سِر پر اُٹھا کر اُس کي دوکان کي طرَف لےچلا اوَر چلتے هُوئے یِہ دِل مئیں منصوبہ کرنے لگا کہ اِس ٹکے کي مُرغي لونگا - وُہ بیس انڈے دیگي - پھِر بائِیس دِن کے بعد بیس بچّے نِکالیگي جب وے بڑے هونگے - اُن کو بیچکر بکري خریدونگا - اُس کے کچھ بچّے هو جاویں تب اُن کو بیچکر گائے - پھِر اُس سے گھوڑي - گھوڑي سے اونٹني پھِر هتھني موَل لونگا جب اُس سوداگری سے بہُت دوَلت هاتھ آئي تب چار بیاہ کرونگا - هر ايک جورو سے چار چار بیٹے تولد هونگے جب وے جوان هو کر شہزادوں کي طرح تازي گھوڑوں پر سوار هو کر شِکار کا اِرادہ کرینگے تو مئیں اُن کي جِلو مئیں چلونگا تا کہ اوَر لوگ اُن کي تعظیم و تکریم کریں *

اِس بیہودہ خِیال مئیں گھڑیکا دھیان جاتا رها - وُہ سِر سے زمین پر

گِر کے پھوٹ گیا اور سارا تیل بہ گیا تب بنئے نے اُس کے سِر کے بال پکڑ کر ایسا لتیایا کہ اُسے وُہ مار عُمر بھر نہ بھولیگي - مثل ھي کہ غریب آدمي سے کیا ھوسکے - تب ہُدہُد بولا کہ اگر میں مُلک کي طمع کروں اور اُسے نہ دوں تو مُجھسے بھي ویسا ھِي فائِدہ ھوگا جیسا کہ اُس نعل‌بند کو ھُوا پھر اُس نے کرگس سے پوچھا بھلا اب کیا کِیا چاھیئے؟ اُس نے کہا خُداوند! آپ ذرا کوّے کو بُلاکر پوچھیں تو سہي کہ اُس نے قاز کے ساتھ کیا حرکت کي کہ اُس کے گھر میں ایک مُدّت تک رھا اور عین لڑائي کے وقت اُس کے قِلعے میں آگ لگا دي - چُنانچہ اِسي واسطے اُس کي لڑائي بِگڑ گئي اور مُلک اُس کا تباہ ھوگیا تب ہُدہُد نے اُس کو بُلاکر پُوچھا کہ اي میگھ‌برن! تونے قاز کے ساتھ ایسي زبون حرکت کیوں کي؟ اُس نے تو کُچھ تیرے ساتھ بُرائي نہیں کي تھي - دُنیا میں نیکي کا بدلا یہي ھي جو تونے اُس کے ساتھ کِیا؟

کوّے نے جواب دِیا کہ حضرت! غُلام نے آپ کا نمک کھایا تھا اِس واسطے نمک حلالي کي نہیں تو قاز کي خوبیوں میں کُچھ شُبہہ نہیں - خُدا ترس عقلمند عادِل مِثل - نوشیرواں کے ھي اور کبھي اُس سے کسو کو اِیذا نہیں پہُنچي - اُس کے اوصاف سے میري زبان قاصِر ھي کیونکہ میري بات ھر ایک امر میں سُنا کِیا اور اپنے وزیر کي صلاح پر کام نہ کِیا جیسے کہ مردِ مُلتاني نے رِندوں کے کہنے پر عمل کِیا - ہُدہُد نے پوچھا کہ وُہ کیونکر ھي؟

نقل ایک مُلتانی اور رِندوں کی

کوّا بولا یوں سُنا ہے کہ ایک مردِ مُلتانی بازار سے بکری خرید کے اُس کی رسّی ہاتھ میں پکڑے ہوئے اپنے گھر لیئے آتا تھا جب نزدیک گاؤں کے پہُنچا۔ کئی ایک رِند ایک جگہہ کھڑے تھے آپس میں صلاح کی کہ اِس آدمی سے کِسی چھل بل سے بکری اُڑایا چاہیئے۔ سب نے ایک دِل اور ایک زبان ہو کر بندِش باندھی اور تِین چار جگہہ جُدا جُدا راہ میں بیٹھے۔ اُنھ میں سے پہلے ایک نے اُس سے مُلاقات کی اور کہا کہ ای بھائی! یہہ نجس کُتّا تو نے کہاں پایا؟ اُنے جواب دِیا کہ یہہ کُتّا ہے کہ بکری؟ میں اِسے بازار سے مول لِئے آتا ہوں لیکِن دِل میں کُچھ شک پڑا۔ مُنْہہ پھیر کر بکری کی طرَف دیکھا۔ معلوم کِیا کہ بکری ہے تب کاندھے پر رکھ لیچلا۔ تھوڑی دور بڑھا تھا کہ دوسرے سے مُلاقات ہوئی۔ وُہ بولا ای مُلتانی! اِس کو کاندھے پر رکھ کر لیجاتا ہے اگر یہہ مُوتے تو کپڑے تیرے ناپاک ہونگے *

مُلتانی اپنے دِل میں سوچا کہ آگے ایک کُتّا کہہ چُکا ہے۔ دُوسرا بھی ناپاک کہتا ہے۔ کاندھے سے اُتار کر پھر دُریا لِیا۔ تھوڑی دُور آگے چلا تھا کہ ایک بوڑھا درَخت کے نیچے سے بول اُٹھا کہ ای مرد! تو دیوانہ ہے کہ آنکھوں کی جوت ہی گھٹ گئی ہے کہ کُتّا سا ناپاک جانور ہاتھ میں لیے جاتا ہے! یہہ سب باتیں سُنکر تب تو یقین ہُوا کہ شاید

کُچھ عقل میں یا بینائي میں خلل ھُوا ھي کہ کُتّے کو بکري جانکر مول
لئیجاتا ھُوں - کُچھ اندیشہ نہ کِیا بکري کي رسّي ھاتھ سے چھوڑ دي اور آپ
کپڑوں سمیت ندّي میں جا کُود پڑا - نہا دھو گھر کي راہ پکڑي اور بکري
اُنھ رِندوں نے لئیجا کر شوق سے چٹ کي *

ھُدھُد نے پِھر کوّے سے کہا کہ تو بے قاز سے وُہ حرکتِ بد کي کہ کِسي نے
کِسو کے ساتھ ایسي کم کي ھوگي - کوّا بولا اي بادشاہ! عقلمند اپنے مطلب
کے لِیئے دُشمن کو وقت پر مِلا لیتے ھیں جب عرض اپني حاصل ھو
چُکتي ھي تو اُس کو ٹھِکانے لگا دیتے ھیں مگر آپ نے قِصّہ مینڈک اور
سانپ کا نہیں سُنا - ھُدھُد نے پوچھا وُہ کِسطرح ھي؟

نقل ایک سانپ اور مینڈکوں کے بادشاہ کي

کوّے نے کہا ایک پُرانا سانپ کہ اُس میں چلنے پِھرنے کي طاقت نہ رھي
تھِي ایک جھل کے کنارے پر آھِستے آھِستے آکر غمگیں ھو بیٹھا تب مینڈکوں
کے بادشاہ نے اُس سے پوچھا اي سانپ! تُجھے کیا ھُوا ھي جو اِتنا دِلگیر
ھي؟ اُس نے جواب دِیا کہ تُجھے پرائي کیا پڑي - تو اپني سیتو - مینڈک بولا
اي سانپ! ناخوش کِیوں ھوتا ھي؟ اگر کُچھ تیري چیز پاني میں
گِر پڑي ھو تو کہہ - میں اپنے لشکر کو حُکم کروں کہ بجنس اُس چیز کو
ڈھونڈھ لاوے *

اُس نے کہا اي مینڈک! اِس شہر میں ایک برھمن کا لڑکا بہت

خوبصورت تھا ۔ اُس کو میں نے کاٹا ۔ باپ نے اُس کے درد سے کھانا پینا سب چھوڑ دیا ۔ اُس کے بھائی نے اُس کو سمجھا بجھا کر کھلایا ۔ یوں اُسے نصیحت کی کہ بھائی! صبر کیجئے سب کی یہی راہ ہے چُنانچہ کسی شاعر نے کہا ہے

مت پُوچھ رفتگاں کو کیدھر تھے اور کہاں تھیں
شاہانِ نامور اور دُلھنیں جو نوجواں تھیں

تب برہمن یہہ کہہ کر اُٹھ کھڑا ہُوا کہ ای دوستو! میں اِس گاؤں میں نہ رہونگا کس واسطے کہ یہی ایک لڑکا میرا تھا ۔ سو خُدا کی راہ میں گیا اب مُجھے بستی سے کیا کام؟ میں بن باسی ہوؤنگا تب اُنھوں نے کہا ای بھائی! کوئی ڈاڑھی مُنڈانے اور جامہ پھاڑ کر جنگل میں جا رہنے سے سادھ نہیں ہوتا مگر جس کی کرنی اچھی ہو ۔ سو ای مینڈک! میں نے اِسی وقت خواب دیکھا کہ ایک مرد بوڑھا نہایت بزرگ صورت مُجھ سے یوں کہتا ہے کہ ای سانپ! تونے اِس غریب لڑکے بمھنیٹے کو ناحق کاٹا کل قیامت کو تیری پیٹھ پر مینڈک سوار ہوئینگے اور اِسی عذاب میں ہمیشہ خُدا تُجھے گرفتار رکھیگا ۔ اگر اُس عذاب سے تو اپنا چُھٹکارا چاہے تو کنارے جھیل کے جہاں مینڈک بہت سے ہوں وہاں جاکر اُن کے سردار کو اپنی گردن پر سوار کرکے لیئے پھرا کر ۔ مینڈک یہہ بات سُنتے ہی نہایت خوش ہو کر اپنے دِل میں کہنے لگا کہ خُدا نے مُجھے مُفت یہہ گھوڑا دیا ۔ شاید میرے طالِعوں کی مدد سے ایسی سواری مِلی *

أسي وقت سانپ کي پیٹھ پر چڑھ بیٹھا اؤر کہا کہ فلاني جگہ میرا دُشمن هي اگر تو تصدیع کرکے مُجھے وهاں تک لیچلے تؤ میں أسے ماروں - سانپ نے یہہ بات مانی تب سب میںڈکوں کؤ اپني جِلؤ میں آگے رکھ لیچلا جب أس تالاب کؤ چھوڑ کر آگے بڑھے سانپ نے جانا کہ اب یے بھاگ کر أس تالاب تک نہیں پہنچ سکینگے - کِسي بہانے سے اپنے تئیں زمین پر گِرا دِیا - میںڈکوں کے سردار نے پُوچھا کہ تو کِیوں گِر پڑا؟ أس نے کہا کہ تیري فؤج کؤ دیکھ کر مُجھے بھوکھ لگي هي - وُہ بؤلا کہ میرے لشکر سے دؤ چار میںڈکوں کؤ کھالے سانپ نے کہا اي بادشاہ! لشکر کم هؤنے سے تُجھ کؤ بُرا لگیگا - وُہ بؤلا کہ تیرے کھانے سے میري فؤج کم نہ هؤگي *

سانپ هر رؤز دؤ تین میںڈک کھانے لگا تھوڑے دِنؤں میں سب کؤ نِگل گیا - اکیلا بادشاہ رہا - سانپ نے پوچھا اي بادشاہ! آج میں کیا کھاؤں؟ مُجھے بھوکھ لگي هي - میںڈک نے کہا اي سانپ! کِسي تالاب یا جھیل کے کِنارے چلکے اپنا پیٹ بھرلے تب أس نے کہا - تُمھارے سارے لشکرنے میرے پیٹ میں چھاؤني کي هي - بادشاہ کا لشکر سے جُدا رہنا خُوب نہیں - جؤ اپني فؤج کے ساتھ آپ بھي أس چھاؤني میں داخِل هؤں تؤ بہُت بہتر هي تب وُہ اپني مؤت سمجھ کر چُپ هؤ رہا - سانپ نے اپنے شہسوار کؤ زمین پر پٹک کر کئي کوڑے دُم کے مارے اؤر کھا گیا جیسا کہ کِسو شاعِرنے کہا هي *

گردنِ سدگي بت خم هي درِ فرمان پر
گوے سِر اپنا فِدا کیوں نہ کرے چوگان پر

کوا بولا اي هُدهُد بادشاہ! جو کوئي دُشمن کي بات پر فریب کھاتا هي - اُس کے ایسا هِي دِن آگے آتا هي - اب آپ کو مِلاپ کرنا باز کے ساتھ ضرور هي - هُدهُد نے کہا اي کوے! اُس کے بھائي بند نوکر چاکر لڑائي میں میرے هاتھ سے بہت مارے گئے هیں اور مُلک اُس کا لے لِیا هي - میں غالِب هُوا هوں اب اُس کو چاهیئے کہ اپنے گلے میں پٹکا ڈال کر میرے پاس آوے اور میري اِطاعت اِختیار کرے تب البتہ اِدھر سے بھي اُس کے حق میں مِہرباني هوگي *

اِنھیں باتوں میں تھے کہ ایک جاسوس پہُنچکر آداب بجا لایا اور عرض کي کہ پیر مُرشِد! غافِل کیا بیٹھے هیں مہابل کُلنگ مُنہ بولا بھائي سُرخاب کا جو وزیر هي باز بادشاہ کا بہت فوج لیکر آپ کے مُلک پر چڑھا چلا آتا هي اگر وُہ لشکر کبھو یہاں آیا تو تُمھارے دیس کو ویران اور رعیت کو تباہ کریگا *

اِس میں هُدهُد نے وزیر سے کہا کہ میں سو کوس کي دوڑ مارونگا اور اپنے مُلک کو پُشت پر دیکر اُس کي وِلایت کو تہ و بالا کرونگا - کرگس نے هنسکر کہا زہے تدبیر اي بادشاہ! مردوں کو جو کام کرنا منظور هوتا هي - پہلے اُسے کرکے تب زبان سے نِکالتے هیں اور ایک بارگي حریفوں سے اُلجھ پڑنا مصلحت سے دُور هي اگر آپ لڑائي کے اِرادے طرف کُلنگ کي مُتوجِّہ

ہوویں اور قاز لشکر کي پچھاڑي چڑھ دوڑے تو دو طرف کي لڑائي سے آپ
عہدہ برا نہ ہو سکینگے اور ویسي ندامت اُٹھائینگے - جیسي اُس برہمن
نے اُٹھائي - ہُدہُد نے پوچھا کیسي ؟

نقل ایک برہمن اور نیولے کي

کرگس بولا میں نے یوں سُنا ھي کہ کِسي برہمن نے ایک نیولا پالا تھا کیا
ہُوا کہ اُس کے گھر میں ایک دِن پانچ سات کہیں سے مِہماں آگئے اِس
میں وہ باھمن اشنان کے لیئے ندّي پرگیا - برہمني سخت حیران ہوئي کہ
اگر لڑکے کي خبر لوں تو مِہمانوں کي خِدمت سے محروم رہوں اور وے
بیدِل ہونگے اور جو اُنھ پاس حاضِر رہوں تو لڑکا اکیلا رہتا ھي - یِہہ فِکر
کر کے نیولے کو لڑکے کے پاس مُحافظت کے لِیئے چھوڑ کر مِہمانوں کے
کام کاج میں جا لگي - اُس کے جانے پر تھوڑي دیر کے پیچھے ایک کالا
سانپ اُس لڑکے کے پاس ڈسنے کو پہنچا - نیولے نے دیکھتے ہِي جھپٹ
کر سانپ کو مار کر ٹُکڑے ٹُکڑے کر ڈالا اور اُسي لُہو بھرے مُنْہہ سے گھر سے
باہر نِکلا برہمن نہائے ہوئے ٹلوھي ھاتھ میں انگوچھا کاندھے پر دھرے
چلا آتا تھا - اُس کي نگاہ نیولے پر پڑي اُس کا مُنْہہ لُہولُہان دیکھ کر اُسے
گُمان ہُوا کہ یِہہ نیولا میرے لڑکے کو مار کر اُس کا لُہو پیکر آیا ھي - یِہہ
خِیال اپنے دِل میں ٹھہرا کر اُسے مار ڈالا - گھر میں آن کر کیا دیکھتا ھي ؟
کہ لڑکا سہي سلامت ھي اور ایک سانپ اُس کے نزدیک مِوا ٹُکڑے ٹُکڑے

هُوا پڑا هي - یِہہ حالت دیْکهکر اُس نے بہُت افسوْس کِیا اوْر ایْسا روْیا کہ روْتے روْتے بِیمار هوگیا - پِهر کرگس نے کہا اي بادشاہ! بے اندیْشے کام کرنے کا پهل آخِر پشیْماني هي هُدهُد نے کہا اي وزیر! کِسي کوْ بهیْج دے کہ قاز سے صُلح کر آوے - وُہ بوْلا کہ میْرے سِوا اوْر کِسو کے جانے سے هرگِز مِلاپ نہ هوْگا *

هُدهُد نے جوَاب دِیا جوْ بِہتر هوْ سوْ کِیا چاهیئے - وُہ اُس کے حُکم سے قاز کے پاس گَیا اوْر ادَب سے مُجرا کرکے قدموْں پر گِر پڑا - قاز اُس سے بغل گِیر هُوا اوْر چهاتي سے لگالِیا اوْر بہُت سي خاطِرداري کي جب آپس میْں باتیْں هوْنے لگیں تب قاز نے کہا اي کرگس! خوب هُوا کہ تو آیا نہیں توْ لشکر مہابل کُلَنگ کا تیْرے بادشاہ کے مُلک میْں پہُنچکے خراب کرتا اوْر میْرا مُلک اوْر قلعہ جوْ تُمهارے هاتھ آیا هي صِرف اُس کوّے کي بدذاتي اوْر حَرامزدگي سے وِالّا کیا دخل تها - اُس مُفسِد کے مکر و فریْب سے میْں نِہایت رنجیدہ خاطِر هوں - کرگس نے عرض کي کہ حضرت! جب تک زمین و آسمان کوْ قیام هي - دُشمن کي دوْستي اوْر قوْل و فِعل پر هرگِز اِعتِبار اوْر عَمل نہ کیجئے - میْں اپنے بادشاہ کوْ هر طرح کا نشیْب و فراز سمجها کر صُلح کے ڈهب پر لایا هوں *

قاز بادشاہ نے اُس کي اِس گُفتگو سے بہُت راضي اوْر خوشدِل هوْ کر اُسے بهاري خِلعت دِیا - کرگس نِہایت خوش و خُرّم هُوا اوْر جوْ اُس کے دِل میْں اندیْشہ اوْر دَغدغہ تها سوْ قاز کي مِہرباني سے جاتا رها اوْر کہا اي

بادشاہ! جِس نے مِہمان كي حُرمت كي اُس نے گوْيا اپنے بُزُرگ كي خِدمت كي - قار نے كہا اي كرگس! تونے كُچھ دريافت كِيا كہ هُدهُد نے كِس لِيئے تُجھ كوْ صُلح كے واسطے بھيْجا هي؟ وُہ يِہ بات سُنكر چُپ رہا تب اُس نے پِھر كہا كہ مئيں يوْں جانتا هوں كہ تُجھے مہابل كُلَنگ كي دهشت سے صُلح كے لِيئے بھيْجا هي - كِيوْنكہ لشكر اُس كا بہُت هي - يِہ كہہ كر كرگس كوْ دو بارہ اِنعام دِيا اؤر اُس كے ساتھ كئي اوںٹ جَواهِر اؤر كپڑے كے اؤر كئي مخمل اؤر اطلس اؤر كمخواب زربفت كے اؤر سؤ گھوْڑے تازي اؤر تُركي هُدهُد كے واسطے بطريق سوْغات دے كر رُخصت كِيا جب يِہ اسباب كرگس اپنے ساتھ لے كر هُدهُد كي خِدمت مئيں جا گُذرانا هُدهُد بہُت خوش هُوا *

كرگس نے اِلتِماس كِيا كہ اي بادشاہ! اگر مئيں نہ جاتا توْ سخت قباحت هوْتي - لشكر مہابل كُلَنگ كا تُمھارے مُلك كوْ لوٹ لاٹ خراب خستہ كر ديْتا - بڑي خئير گُذري كہ بہُت جلد صُلح هوْگئي تمھاري - فوْج خُشكي مئيں كم تھي اؤر مہابل كُلَنگ كا لشكر تري مئيں اِس قدر تھا كہ ساري جھيلئيں و تمام ندّياں اُنھ سے ائيسي چھا رهي تھيں كہ ايْك قطرہ پاني كا جھلتكا نظَر نہيں آتا تھا اؤر لشكر قاز كا اُس كے علاوہ تھا *

تب توْتا بوْلا يِہ بات جھوٹھ هي اگر حضرت سوَار هوْتے توْ فوْج كي كثرت سے زمين يوں بھر جاتي جئيسے كہ آسمان اندھيْري رات مئيں تاروْں سے چھا جاتا هي - اُن كي فوْجئيں اِس لشكر كے مُقابِل ائيسي هئيں - جئيسے آٹے

مئيں لڑوں - هُدهُد بوْلا اي نادان! لڑنے بھڑنے کا کیا فائِدہ - خُدا ہے خئير كي كہ همارِي فتح هوئي اؤر بعد اُس کے صُلح خاطِرخواہ هوئي - قاز نے اِطاعت كي بِالفعل نذرآنہ همارے واسطے بھیْجا اؤر آیندہ نعل‌بندي قبول كي - غَرَض هُدهُد اؤر قاز اپنے اپنے مُلک كي سلطنت اؤر بادشاهت پر خاطِرجمعي سے قائِم هوئے اؤر حُکم راني بہ خوبي کرنے لگے *

یِہہ سب قِصّہ بِشن سرما پنڈِت نے راجا کے بیْٹوں کوْ سُنایا - اؤر اسیس دي تب راجا نے خوش هوْکر اُسے بہُت سا دان دَچّھنا اؤر خِلعت و اِنعام دِیا اؤر بڑي تعظیم و تکریم سے رُخصت کِیا *

خُدا کے فضل سے یِہہ کِتاب دارُالحکومت لندن مئيں حُلہ طبع سي آراستہ هوئي *

سنہ ۱۲۸۵ هِجري مُطابقِ سنہ ۱۸۶۸ عیسوي

بحقِّ رسولِ علیہِ السّلام

یِہہ اخلاقِ هندي هوئي اب تمام

فقط

خاتمه

هُوَالاَوّل هوالآخِر الحمدُ لِلّٰه که اِس کتاب کا اِختِتام هُوا اور عهدِ وِزارت امیرِ کبیر سَر اسٹافورڈ نارتهکوٹ صاحب بهادُر بِالقابه مٰیں یهه نُسخه تمام هُوا اوْر اُنکي توجُّهِ نہایت اوْر الطاف وعِنایت سي نه فقط اِس کِتاب کا بلکه خود اِس فدویت اِنتِساب کا رُتبه بڑها بقوْلِ سعدي

سزد گر بدوْرش بِنازم چُنان * که سیّد بدوْرانِ نوْشیروان

اوْصاف اِس مجمعِ عِلم و کمال اوْر مرکزِ جاه و جلال کے میري کیا جان اوْر قلم کي کیا زبان هي جوبیان کروں اُس کي ذاتِ خُجسته صِفات فضلِ حيّ وقیّوم سے موْجود هي میرا تعریف کرنا فُضول اوْر بے سود هي * مُشک آنست که از خودبوید نه آنکه عطّار گوید * عیانرا چِه بیان * مگر جواهرِ حق هوْ اُسکو چِهپانا گوْیا آفتاب پر خاک ڈالنا هي اوْر اپنے ولینِعمت کا شُکر نه کرنا کُفر هي مَن لَّم یَحمَدْ النّاس لم یحمدِ اللّٰه اِسو اسطي بالکُل ساکِت بهي نهیں ره سکتا کیا کهوں کُچهه کها نهیں جاتا * چپ رهُوں توْرها نهیں جاتا * گویم مُشکِل وگرنگویم مُشکِل * بهَر حال الفاظِ چند بنظرِ اِظهارِ حقّ نه خوشامد سي عرض کرتا هوں * گر قبول اُفتد زهي عِزّ و شرف * حَقِیْقت حال یهه هي که جِس تاریخ سي یهه امیر ابنِ امیر مُدَبِّرِ اُمورِ هند مُقرّر هُوا هر طرح سي خیال بِهبودِ هِند اوْر هِندیوْں کا مدِّ نظر رها

افضالِ اِلٰہي اوْر اِقبالِ شاهي اوْر اِس وزِیر خوش تدبیر کي نیْک نِگاهي سے سارا هِندوْستان آباد هي اوْر هر دِل اِنصاف پسند شاد هي

یہہ سچ هي که اقلِیمِ هِندوْستان * هُوئي اُسکي اقبال سي بوْستان

شِگُفته هئیں گل بلبلیں نغمه سنج * شِکسته هئیں سب خارِ اندوہ ورنج

ایْک وقت وہ تھا که هندوْستان میْں کوئيْ مُسافِر ایْک شهر سے دوسرے شہر کوْ بیخطر نه جا سکتا تھا را هئیں ٹھگوْں اوْر ڈکیٹوْں سے بازار دغا بازوْں اوْر جیْب کتروْں سي دوکانیْں اوْر گھر نقب زنوْں اوْر چوْروْں سي حفاظت میْں نه تھِیں اوْر ایْک وقت یہہ هي که حُکومتِ سرکاري میْں راهیں خُشکي اوْر تري کي ریلگاڑي اوْر دود کش کي آمد و رفت سي پر شور و غوْغا هئیں مالِ تجارت کڑوْڑوْں کا آتا جاتا هي کوئي نهیں پوچھتا که موتي لِیے جاتے هوْیا پوْت سوناادا هئي یا پتھر * بازاروْمیْں جِتني مال و اسباب کي کثرت هئي اُتني هِي کیسه بُروں کي قِلّت دوکانوْں اوْر گھروْنمیْں کُچھ چوْکي پہرے کي حاجت نهیں رُعبِ سیاست سرکاري اُنکا پاسبان هئي جہاں لڑائي اوْر خونریزي هر روْز ستي میْں آتي تھي وهاں اب سُنساں هي هر روْز عِلْم کي ترقّي اوْر جهل کي کمي هي - اِنصاف سے ظُلم کي خرابي اوْر برهمي هي - جهاں گاي بئیل کي قُرباني منع اوْر آدمیکي از مُباحات تھي - بچه کُشي - اوْر ستي هوْنا گویا مُنْہ کي بات تھي وهاں مار پیٹ کا توْ کیا ذِکر هي کوئي کسي کو گالي بھي اگر دے یا آدمیکے بدلے جانور کي بھي جان ناحق کو لے توْ ایسي سزا پائے که چھٹي کا دودہ زبان پر آئي - بردہ فروشي اوْر کسَبِ حرام گُمسام

حِفاظتِ رِعایا کوْ تھانے اوْر پولیس۔ حِفاظتِ مُلک کوْ فوج جرّار پیادہ اوْر سوار بَرّي اوْر بحري همیشه تیّار۔ مُخالِف سرکاري زبون اوْر نِشان جهازاتِ عالم کے سامني رایتِ دولتِ انگلزیه کي سرنگوْں هوتے هئیں - یهه عِزّت کیا کم هي که حُکومت مَلِکۂ مُعَظّمه کي سر کوْبِ عالم هي پهر وزیر اتنسي پادشاه ظفر پایگاه کا کِیوْں کر وثبسا نهوْ شعر

وزیرِ چُنیں شهر یارِ چناں * جهاں چوں نه گردد قرارِ جهاں

هِند پر شُکریّه اِس کا فرض هي که زیرِ حکومت اتنسي بادشاهِ معدلت پناه کے هي که جِسکا وزیر آصفِ جاه سُلیماں سے عقل اوْر تدبر مئیں بڑه کر هي - مئیرے اوْصاف اِس حکومت کے اگر کوئي شخص خوشامد پر محمول کرے توْ اُسکو لازِم هي که اِحْوالِ هند کوْ ایک نظر بچشمِ اِنصاف دیکهے - مدرسے تهانے نُمایش گاهئیں دوا خانے تارِ برقي ڈاک مراکِب دودي ترقّي تِجارت داد رسي مظلوماں سر کو بي ظالِماں رئیسِ بے اِنتِظام کوْ معزول کرنا اوْر حاکِمِ مُنتظم کوْ اِختیار دئینا یهه سب باتئیں رِفاه کي میرے دعوي پر دلیل هوْنگي اوْر مُخالِف کي دلیلیں سب ذلیل هوْنگي اِنصاف شرط هي جو حِصّه هندوْستان کا ابهي سرکارنے نهیں لِیا دئیکهوْ توْ وهاں کئیسي خرابي اوْر وئیراني هي حاکم وهاں کے تهپي کے تهپنا۔ گوْر گنیش۔ هاتي کے طبیب۔ جوالفْ کے نام لٹّها بهي نهیں جانتے رات دِن رنڈیوْں مئیں بسر کرتے هئیں۔

صُبح توْ جام سي گُذَرتي هي * شب دِل آرام سے گُدرتي هي
عاقِبت کي خبر خُدا جانے * ابتوْ آرام سے گُدرتي هي

اُن کا وُجود کاَلعدم هَي چه خُفتهٔ و چه سدار
مگر سب حُکّام اور راجه ایسے نهیں جنابِ مُعزّز خطاب مهاراجهٔ سُرگباشي
والِي پٹیاله کو دیکھئے که اپنی حُسْنِ اِنتظام اور عقل و فهم سے کیسے
نیکنام رهے اور پیشگاهِ مَلِکهٔ مُعَظّمه کوئین وِکٹوریه دام مُلکُها سے تمغای
عِزّت اور خطاب فرزندِ خاص منصورِ زمان امیرُ الامرا مهاراجه دِهراجه
راجیشر مهاراجهٔ راجگاں سریدر سِنگھ مَهندر بهادُر کا مِلا * اور اب مي
زمانِہا سري مهاراجه اِدِهراج والِي کپور تهله دام دولته جو سرکارِ انگریز کے
خیر خواهِ جاني رهے اور جا نعشاني میں جان و مال سے دریغ نهیں کِیا
اور مُهِمّاتِ کابُل اور پنجاب میں کیسے کارِ نُمایاں کِئے خُصوصًا بلوای
سنه ۱۸۵۷ عیسوي میں جو جو شُجاعتیں اور بهادُریاں کِیں اُن کا کیا کهنا
یهي کا في هي که به جُلدوي حُسنِ خِدمات پیشگاهِ حضرتِ مِلِکهٔ مُعظّمه
سے خِطاب فرزندِ دِلبند راسخُ الاعتِقاد راجه ردهیر سِنگھ بهادُر اور سِتارهٔ
هِند کا تمغا عطا هُوا جاگیر بهي مِلي اور اُمّیدِ قوي هي که اور ترقّي
مناصب بهي هو یه سب خوبیاں اُنکي حُسنِ اِنتِظام اور سرکار کي قدر
شناسي کا ثمرهٔ هي تعریف دولت انگریزي کي کرنا گویا توصیف ارکانِ
دولت کي هي اگر وُزَرا حُکُومت کے ایسے نهو تے تو یه رونقِ سلطنت
کهاں هوتی؟ اگر رایت آنربل سر اسٹافورڈ نارتھکوٹ صاحِب بهادُر دَامَ
اِقْبالُهُ کي نیک نِیّتي خوش نصیبي اور تدبیر رَسَا شریک هوتي تو یه
نیکنامي جو فتحِ حبش پر اُنکي وزارت کے ایّام میں حاصِل هُوئي کب

هوني ؟ كيا اِعانتِ ربّانی هي كه جتنا كام اِنكي تحت مئں هے سب مُزَيّن بحسن اِنتِظام وكامراني هي جِسقدر اِسّ امیرِ كبیر كے اوْصاف بیان كروں تهوْڑے هئں اِس نیازمند كوْ خود اُنكي خِدمت مئں نیاز هي اِس لِیئے جو كهتا هوں آنكهوْں دیْكهي هي فقط كانوْں سُني نهس جوْ خوبیاں اُس مُختصر مئں اُس عالي هِمّت والا دود مان مجمعِ عِلم منبعِ فیض معدنِ جود و احسان كي لكهوں وُہ اُس سے بهت كم هوْنگي جوْ تواریخِ عالم مئں ابدالآباد كو نام پر مئرے ممدوحكے لِكهي جأیگي مئں فقط دُعا پر اپنا كلام تمام كروں گا كیوں كه اُسكے اوْصاف كرنا اوْر دریا كوْ كوزے مین بهرنا میرا كام نهیں جوْ كُچه مئں نے كها هے اندكے از بسیارے و مُشتي نمونه از خروارے هي

تاریبِ زباں نُوَد بتقریر	تازینتِ كا عدا ست تحریر
تا مت بِرَوَد نه بیكامی	هر خامه كُند ترا غُلامي
سرچشمهٔ فیضِ تو رواں باد	اِقبال چو دوْلتت جوان باد

The following poem, containing as it does many idiomatic expressions, will be found of great service to the student. To an European ear it might seem somewhat too fulsome in its eulogy; but it should be borne in mind that the Oriental taste affects extreme hyperbole both in praise and blame, and that to reduce the composition to the matter-of-fact standard of English ideas would to the Eastern reader imply gross disrespect, and gain for the author the reputation of "damning with faint praise" the subject of his panegyric. But even were this not the case, the exalted virtues and benefi-

cent reign of Her Most Gracious Majesty, and the statesmanlike abilities of Her Secretary of State for India, might well justify the use of more than ordinary terms of eulogy. In inserting this panegyric, therefore, I am not only complying with an ancient and invariable custom, but I am fulfilling a pleasing duty of gratitude and truth. The metre of the poem is *raml*, which consists normally of the following feet:—

فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ

In this case, however, the last foot is محذوف "apocopated" and becomes فَاعِلُنْ, the measure being

— ◡ — — — ◡ — — — ◡ — — — ◡ —

قصیدہ

گو نہیں حاصل بخوبی قوتِ نطق و بیاں

پر مناسب ہے کہ ہوں حمدِ خدا سے تر زباں

وہ خدائے پاک و برتر جسنے احمد کو کیا

رہنمائے جنّ و انساں پیشوائے مُرسلاں

وہ نبی جسنے علی کو جانشیں اپنا کیا

جانتے ہیں سب غدیرِ خُم کے جو ہیں رازداں

دو نبی کو پہنچے درود اور دو نبی کو پہنچے سلام

اُنکے لایق اور کیا ہے پاس میرے ارمغاں

شُکرِ خالق میں رہے مصروف خِلقت چاہئے

یعنی بندوں پر وہ اپنے ہے نِہایت مِہرباں

سَلطنت وِکٹورِیہ کو کی عطا اللّٰہ نے

ہند یوں پر ہے یہہ احسانِ خُداوَندِ جہاں
کوئی بَن ایسی کوئی گذری ہے نہ آگے ہوئے گی
فیض بخش و داد گُستر اہلِ جود و امتناں
ختم اُس پر ہے رعیّت پروری و مُنصِفی
ہے عجب عاجِز نِوار اہلِ عطا و مہرباں
خُلق و اکرام و مُروّت مئیں نہئیں اُس کا نظیر
قدر اُس کی جانتے ہئیں خوب جو ہئیں قدر داں
پیر گردوں خم پئی تسلیم ہے اُس کے حُضور
عقل و بخت اُس کو دِئے ہئیں حقتعالیٰ نے جواں
نے سُخن وُہ باعثِ افزونیٔ اخلاق ہے
کیوں فِدا اُس پر نہ کیجئے اے دِل اپنا مال وجاں
حُکم اُس کا ماہ سے ماہِی تلک جاری ہے واہ
کیوں نہ ہو توصیف مئیں اُس کے مرا خامہ رواں
اُس کے حق مئیں کررہے ہئیں اوج و حشمت کی دُعا
ساکِنِ اِنگلینڈ و ہر باشِندۂ ہندوستاں
ہوں عدو یا مالِ غم آفاق مئیں اُس کے مُدام
دوست جو دِل سے ہوں اُس کے وُہ رہئیں سب شادماں
کئیسے کئیسے اہلِ دانِش ہئیں امیر اُس کے رفیق
ہے بجا اِک اِک کو گر کہئیے فلاطونِ زماں

اِنتِظامِ مُلک کرتے هئیں نائبِ بهبس
بندوبست اُن کا هے بے شک باعثِ امن و اماں
مُنتخب اُن مئیں سے هے ممدوح میرا نارتهکوٹ
رائٹ آنریبل سر اِستافورڈ مشهورِ جهاں
وُہ مدارِ کار عالم مستقل ذي اختیار
راتق وفاتق وهي هے ار پئے هندوستاں
اُس کے اوصافِ حمیدہ سے هے خوش وِکٹورِیا
والِيِ روئے زمئیں شاهِنشه هندوستاں
بادشه کوئي نه ویسا هے نه ایسا هے وَزِیر
دونوں کو رکھے سلامت خالِق کون و مکاں
کِس قدر اخلاق نے پایا هے عالم مئیں رواج
کِبر ونخوت کا نهئیں باقي رها نام و نشاں
عِلم اخلاق وادب مئیں بے نظیر و بے مِثال
مُفتي تاج‌الدیں کا اِک نُسخہ هے مشهورِ جهاں
بارہ سو اٹھارہ هِجري مئیں هُوا تصنیف جو ۱۲۱۸
تھے اٹھارہ سو اَور تِین از سنِ عیسائیاں ۱۸۰۳
ترجَمہ اُردو زباں مئیں پھر کِیا اِک شخص نے
رکھدیا اخلاق هِندي نام هو کر شادماں
اسمِ سامیٔ مترجِم هے بهادُر سے شُروع

خاتمہ ہے نام کا اُس کے علي پر بے گماں
تھي کتابِ خوب و زیبا سکرِ علم خُلق مئیں
اؤر سکھلاتي بھي ہر اِک کؤ زبانِ ہندیاں
صاحبانِ عقل و دانش کؤ خوش آئي اِس قدر
کر دِیا مشروط اُس کؤ از برائے امتحاں
مئیں نے جب اُس پر نظر کي خوب غور و فِکر سے
بیشتر اغلاط پائِیں دیکھیں کمتر خوبیاں
جِس قدر مُمکن ہُوا مئیں نے کمالِ جَہد سے
صِرف ہِمّت کؤ کِیا بھرِ سُرورِ دوستاں
بعد تصحیحِ مزید آخر اُسے چھپوا دِیا
دیکھکر تا اہل دانش اُس کؤ ہوں سب شادماں
ختمِ طبع اُس کا ہُوا مطبع مئیں بالطفِ تمام
ڈبلیو ایچ ایلن اینڈ کؤ فخر مابي ہئیں جؤ یہاں
سیزدہ[١٣] نمبر کے ساکِن ہئیں د واٹرلو پلئیس
خاص لندن مئیں جؤ نزہت بخش ہے بھرِ رواں
ہؤ اگر ادراک سالِ طبع مطبوعِ مزاج
ہوے گا اِس نئیت کے پڑھنے سے ہر اِک کؤ عیاں
یک ہزا رؤ ہشت صد اؤر شصت و ہشت[١٨٦٨] عیسوي
یک ہزارو دو صدو ہشتاد و پنج[١٢٨٥] مسلمان

باوجودِ اهتمامِ صحت و غورِ بلیغ
کُچھ بھي گر سھو و خطا کا ناظریں پاوئں نِشاں

لطف و الطافِ بزرگانہ سے یہہ اُمّید ھے
دامنِ عفو و عطا مئیں اُس کو فرمأیں نِہاں

اِنکشافِ نام کي خواھِش اگر بندہ کے ھو
اِنکسار و عجز سے دیتا ھوں مئیں اپنا نِشاں

سیّد عبدُالله ھِندي نام اِس عاجز کا ھے
نام نامي باپ کا میرے ھے مشھورِ جھاں

حضرتِ سیّد مُحمّد خان بھادُر جائسي
صاحبِ اعزاز و مکنت افتخارِ خانداں

ھئیں امامِ عاشر اُن کے جدّ امجد فخر خلق
کوں بھتر اُن سے ھوگا اوّر والا دودماں

رحمتِ اللّٰہ اُن پر ھوئے تا روزِ قیام
جو ھُوئے اِس سال ھِي مئیں داخِل باغِ جناں

The following poem, in the same metre as my own, was composed by my friend and pupil, Mr. E H. Palmer, Fellow of St. John's College, Cambridge. Judged even by a native standard of excellence, it is remarkable for its correct expression and chaste imagery. I insert it without alteration or correction as I received it from Mr. Palmer, and I believe it may safely defy competition from any living European scholar of the Oriental languages.

قصیدہ

چونکہ هي حمدِ خُدا تاجِ سرِ نُطق و بیاں
چتر نَعتِ عیسیٔ گردوں نشیں هو سائباں
کیا عجب برسائے اخترکے جواهر آسماں
کهکشاں کے جوهري بازار سے هو شادماں
مور چهل طاؤس لائے اور کلغي خود هُما
دے زرِ گُل کي بنا پوشاکِ پُر زر بوستاں
بوتلیں غُنچے بنیں گلهاي گُلشن هوں گِلاس
اور گُلابي هوي بس رنگِ بهارِ گُلستاں
شاهدِ نازِ چمن رقّاص هو کر آئیں پھر
دے اُبهیں نقدِ ثُریّا کا وہ جهومر آسماں
سب جوانانِ چمن گائیں بجائیں پیشِ گُل
نغمۂ بُلبُل کو سُن چکّر میں آئي باغباں
یوں صدا یکلي بہم مِلکر بجائیں ساز جب
دهوم در پر دهوم در پردر پہ تیرے شادیاں
کهکَشاں تو هو سڑک ذرّاتِ تاباں هوں نجوم
روشني میں اُس پہ سیّاروں کي دوڑیں بگھیاں
آسماں بن جائے پُل خورشید و مہ هوں لال ٹین

اور بجائے سلسلہ تارِ شعاعی ہوں عیاں
چرخ بن جائے عماری برقِ تاباں جھول ہو
فیل ہو ابرِ سیہ اور رعد ہووے فیلباں
دُھنمیں مستی کی ہوا پر جب چلے وہ جھوم جھوم
موجِ دریا اُسکی بیڑی ہو قدم کوہِ گراں
ہمرکابِ اَبلقِ دوراں ہو یہہ سارا جُلوس
اور سواریمیں مرے ممدوح کی ہووے رواں
کون ہے وہ صاحبِ اقبال و عزت نارتھکوٹ
رایٹ آنربل سر اسٹافورڈ ممدوحِ زماں
خاص خاصِ ملکۂ عالم کوین وِکٹوریہ
جِسکے ہے زیرِ قلم اِنگلنڈ اور ہندوستاں
گرچہ ہے بلقیس لیکن ہے سُلیمانی اُسے
زیرِ سایہ جسکے ہے عنقابے ڈھونڈھا آشیاں
وہ سِکندر یہہ فلاطوں وہ سُلیماںِ زمن
آصفِ عہد اِسکو کہئے ملک میں بھولا یہاں
وہ شُنیدہ ہیں یہہ دیدہ اِسکا ہے یہہ اِقتدار
سر جھکائیں والیٔ چین و خُتن آکر جہاں
ہر حبابِ بحر سے ہے بس عیاں اُن کا شُمار
ہفت کِشور میں بنی ہیں جتنی اُسکی کوٹھیاں

شغل هي أسكے جوانوں کا يهي روزِ مصاف
توپ زنبورک جزاير رهکلہ بندوق و بان
بادپاؤں پر لگائے پهرتے هيں أسکے سوار
بانک برچهي تير و شمشير و سپر ترکش کمان
أسکي وه سنگيں هي سنگيں سنگدِل هوں جس سے موم
کِرچ أسکي کرچيں کرتي هي عدو کي أستخوان
مالکِ کِشور ترے سِر پر رهے ظِلّ اِلہ
خير خواهِ هِند تيرا لُطفِ حق هو پاسبان
عندليبِ خامہ اِسگلشن سے نِکلا نغمہ سنج
اور شاخِ مُدعا پر بيٹهکر هي سجع خوان
نُسخہ مُفتيِ تاجُ الدِّين مُفرِّحُ القُلوب
در هزار و هشتصد و سن و سالِ عيسيان
يک هزار و دوصد و هِجده تهے سالِ احمدِي
جس ميں ايک عالِم هُوا هِندي ميں أسکا ترجُمان
نام نامي هي مُترجِم کا بهادُر با علي
ترجمےکا نام هي اخلاقِ هِندي بيگمان
مطبعِ مطبوعِ طبعِ اهلِ عِلم و فضل ميں
جسکي مالِک ڈبليو ايچ ايلن انڈ کو صاحِبان
کارخانہ جِنکا هي واقِع بہ واٹرلو پليس

سیزدہ ممبر بساف شہرِ لندن ہي دُکاں
اُسکے ہر کاپي سے کاپے هاتھ بس بہزاد کا
اُسکے ہر کل سي ہو نیکل نقشۂ ارژنگیاں
اُسکوْ چھپوایا بصِحّت مسبر عبدُاللّٰه نے
میرے مخدوم و مکرّم میرے مُشفِق مِہرباں
حضرتِ سیّد مُحمّد خاں بہادُر کے پِسر
نامِ نامي جِنکا هي ممدوح و مشہورِ جہاں
مُحسِن اِس احقر کے تھے وُہ سیّد عالیمُقام
داغ جِنکا هي دِلوْں پر خود د گُلزارِ جِناں
چھپ چُکي جِسدم کتابِ اِنتخابِ ولا جواب
تازگي بخشِ عُیونِ اهلِ فِطنت نُکتہ داں
اُس کا ہر صفحہ خیاباں هي رَوِش نیّنِ السُّطُور
ہر ورق گلزارِ معني دہ گُلستاں بوْستاں
جلد سالِ طبع لِکھ اِدْوَرڈْ هِسْرِي پاَلمَر
تا کہ هِجري عِیسَوِي دوْنوْں کا ثابِت ہو نشاں
یکہزار و هشتصد اوْر شصت و هشتِ عیسوي
یکہزار و دوصد و هشتاد و پنجِ مُسلِماں

فقط

With meek submission in thy hall
  My neck is bowed —but what of that?
The life is knocked out of the ball
  To prove the prowess of the bat!

PAGE 182, NOTE 86

بحقِّ رسولِ عَلَيْهِ ٱلسَّلَام

يِہ اخلاقِ ہندي ہوئي اب تمام

Through the merits of the Apostle, on whom be peace,
The *Akhlak i Hindi* is now finished.

Translators and lexicographers are not sufficiently accurate in their rendering of the words *nabi* and *rusúl* as applied to Mohammed. The former means "prophet," being derived from the Arabic verb *naba*, *προφητέυειν*; the latter "apostle," and is derived from the root *rasal*, *ἀποστέλλειν*.

Through that apostle, on whose head
  May God's own peace descend!
These "Indian Ethics" have been led
  To a successful end.

PAGE 158, NOTE 80.

اڑتلا "A barricade"

PAGE 171, NOTE 81.

جليئے *Jalié*, "fishermen," plural of جليا (जलिया).

PAGE 170, NOTE 82

شش و پنج Literally, "Fives and sixes." This is exactly equivalent to the English expression, "To be at *sixes and sevens*."

PAGE 175, NOTE 83.

تو اپني نبيڑ (निबेड़ना "To put an end to"), *i. e.*, Mind your own business.

PAGE 176, NOTE 84.

مت پُوچھ رفتگاں کوں کدھر نهے اور کہاں تهیں

شاهانِ نامور اور دُلهنیں جو نوجواں تهیں

Ask not concerning the departed, whither have they gone and where were they,
Those famous kings (of old), and the brides that once were young and fair."

Of those now past away, ask not
Where they have gone, nor seek to learn
The fate of famous kings of old,
Or brides that once were young and fair.

PAGE 178, NOTE 85.

گردنِ بندگي نِت خم هي درِ فرمان پر

گوے سِر اپنا فِدا کیوں نه کرے چوگان پر

My submissive neck is ever bowed down at the door of thy command.
Well—why should not the poor ball make its life (*lit.* head) a ransom for the pleasure of the bat?

The game of *chaugán*, or "mall," is a favorite subject of allusion with the Eastern poets. It is a kind of tennis played on horseback.

PAGE 150, NOTE 74.

کے پو پھٹتے پھٹتے "Before it was dawn, or before it was light"

PAGE 151, NOTE 75.

ملانا *Penis virilis.*

PAGE 155, NOTE 76

کمھیر कुम्हीर *koomhéer* (Sanscrit masculine), an alligator, a crocodile (also used *kumbhir*), कुंभीर کمبھیر) Apropos of this word I may be permitted to insert a letter written by myself, and published in the "Times" of February 28th, 1865.

"THE CAPTURE OF BHURTPORE."

To the Editor of the TIMES

SIR,—As the following little anecdote relating to the late Lord Combermere may, perhaps, interest some of your readers, you would greatly oblige me by inserting it in your next issue On the 10th of December, 1824, that distinguished officer known throughout the Peninsular war as Sir Stapleton Cotton, and of whom the Duke of Wellington said, "I always sleep in peace when Cotton commands the outposts," appeared before Bhurtpore with a large army and a powerful train of artillery. The defenders, however, of that strong fortress were by no means alarmed for the result, a confidence created not so much by the recollections of Lord Lake's disastrous failure in 1804, but because learned Brahmins and astrologers, the former after consulting the shastras, and the latter the stars, had declared that in consequence of the foundations of the place having been laid during a most auspicious conjunction of the planets, it could only be taken by a crocodile, which would drink up the water of the moat surrounding it.

But the hopes raised by the prediction proved as fallacious as those of Macbeth whose castle's strength "was to laugh a siege to scorn," and who was not to fear "till Birnam wood did come to Dunsinane" Now, as the wood did come to Dunsinane, so the crocodile did take Bhurtpore, for the name of that animal in Sanscrit is Combeer, while, that the prophecy might be almost literally fulfilled,* the first exploit of the gallant general was to drive away a party of workmen whom he found busily engaged in cutting a sluice through one of the embankments with the view of introducing water into the ditch.

I am, SIR, your obedient Servant,

February 27, 1865 (Signed) SYED ABDOOLLAH.

PAGE 157, NOTE 77

سنگن لینا "To obtain secret information of the enemy's movements."

PAGE 158, NOTE 78.

اپنے کپڑوں میں پھولا نہ سمایا "So inflated (with joy) that his clothes would not hold him"

PAGE 158, NOTE 79.

چیونٹي کي چال "With the gait of an ant," *i e.*, very gently.

* 10th December, 1825.

PAGE 138, NOTE 68.

ہوئے کہتے تکبیر کي فوج اپني "Shouting their war cry" The تکبیر is the cry of اللّٰہ اکبر which Muslim soldiers utter when advancing to battle.

PAGE 138, NOTE 69.

سپاهي أتارے هو "The soldiers having dismounted (to fight)." This phrase expresses desperate resolution in any enterprise.

PAGE 140, NOTE 70.

لٹرجٹر "A parasite," here used for his dependents and kinsmen.

PAGE 146, NOTE 71

خدمت شایسته هو سکتي نهیں کیا کیجیئے
سر تو کیا هي جو کروں پائے عزیزاں پر نثار

I can never render service such as I ought, what then am I to do? What is my head worth that I should sacrifice it at the feet of my friend.

I ne'er can render service, such as I should wish to do, then how to act? My head itself, alas, is nothing worth, or I would sacrifice it at the feet of him my friend.

or,

I ne'er can be of use,
As I should wish to be,
Then what to do, alas!
I cannot plainly see;
My head itself is worth
But little, or it should
Be sacrificed at once
To do my friend some good.

PAGE 148, NOTE 72

عمرو زید کے سے جھگڑے Two celebrated gentlemen of straw, like our "John Nokes and Thomas Styles," who figure largely in Muhammadan legal and scholastic discussions.

PAGE 149, NOTE 73.

پیٹ مارےگا "He will commit suicide," or "stab himself in his belly."

PAGE 119, NOTE 59

یارے بھي اُس کے اِظہار سے معلوم کِیا کِہ اِس بات مئیں کُچھ فِي ھي "Her paramour, too, discovered from her signals that there was something in the wind" فِي, the preposition "in," means in colloquial Arabic, "There is;" in Hindústání it is used to express that there evidently *is* something in an affair.

PAGE 121, NOTE 60

کِہ خُدا تیْرے سامہنے مُجھ کوْ زمین کا پیْوند کرے "That God may make me a patch of ground before your face," *i e*, That I may die before you—not survive you.

PAGE 123, NOTE 61.

دیوار هم گوْش دارد "Walls have ears."

PAGE 123, NOTE 62

جنگ دوسر دارد "War has two heads," *i e*, There are two alternatives in war, victory or defeat. The word سر in Persian is very wide in its signification, and generally expresses the most salient point of anything

PAGE 125, NOTE 63.

پاني یہاں لگتا هي Literally, "The water here adheres," *i e*, The climate proves injurious.

PAGE 131, NOTE 64

بادشاہ کے قدموْں پر ڈلوایا "They threw him down at the king's feet" A common custom at the court of an Eastern potentate when any subordinate has committed an offence, is to compel him to throw himself at the sovereign's feet and beg for pardon.

PAGE 132, NOTE 65.

هُوں Literally means "Yes," but here it signifies "Proceed!"

PAGE 134, NOTE 66.

هم ایْک پاؤں پر حاضِر هئیں "We are ready on one foot," a common mode of expressing willing obedience and alacrity. The metaphor is borrowed from the attitude of a pedestrian preparing to start in a race.

PAGE 136, NOTE 67

گُلچلے اچوک "Unerring marksmen."

Nizámí is the *nom de plume* of Sheikh Nizámí Gangiah, a celebrated poet who lived during the reign of Sultan Toghral Bin Arselán Seljuki in the sixth century of the Hejira He was the author of five very justly celebrated poems, entitled, collectively, the *Khamseh* from the Arabic word Khams خمس "five," in imitation of which those eminent poets, Mir Khosro, Hálifi, Kátebi, and Jámi composed theirs. (See Madras Journal of Literature and Science, No. 16, July 1837, page 273.)

Page 112, Note 57.

هاتھ کنگن کوْ آرسي کيا "What occasion is there for a mirror to look at a bracelet?" This proverb is employed when a thing is self-evident, or when its result will shortly be known. A similar expression in Persian is— اين دست است و اين پشت دست "This is my hand, and this the back of my hand," or, as we should say in English, "It is as plain as the nose on your face." The Hindústání has another idiom, implying the same thing: نائي٠نائي بال کتني ججمان جي - آگي هِي آتے همن "How many new hairs have I, Mr. Barber? "Oh! it will soon be laid before you (you will soon see)."

Page 115, Note 58.

بدوْں کے ساتھ تو کم بئيتھ کِيوْں کِہ صُحبتِ بد
اگَرچہ پاک هي تو توْ بهِي وُہ پليد کرے
چُنانچہ جِلوۂ خورشيد هي جہاں کے بِيچ
پر ايک لکّۂ ابر اُس کوْ نا پدِيد کرے

Associate as little as possible with the wicked, for bad society
Will corrupt you, even *(tau bhi)* though you may be pure yourself
So the sun's brightness extends throughout the world;
Yet a little patch of cloud can obscure it.

"Evil communications corrupt good manners."

With wicked men associate no more than you are forced to do,
For such will surely you corrupt, however pure you be yourself.
As when the sun throughout the world is shining o'er the hemisphere,
A little cloud within the sky can throw a shadow over all.

(heaven?), i.e., How can you mention one so high and one so lowly in the same breath.

The lofty heavens! the lowly earth!
How widely differs each in worth!

PAGE 100, NOTE 50.

جہاں روکھ نہیں تہاں اَرنڈِھي رُوکھ هي Literally, "Where there are no trees, even the Palma Christi (i.e., the castor oil plant) is a tree"

A man with very little wisdom, science, wealth, etc., is highly esteemed in a society where nobody has any. اندھوْں مَیں کانا راجا Parmi les aveugles le borgne est Roi.

PAGE 100, NOTE 51.

سانْپ کے مُنْہہ مَیں شربت "Sherbet in a serpent's mouth," i.e., If you cleanse a snake's mouth with so sweet a liquor even as sherbet it will still retain its foul poison

PAGE 103, NOTE 52

کُھلے بندوْں "Roaming (as cattle) with all the *tethers unloosed*;" i.e., "unrestrained," "to one's heart's content," "scot free."

PAGE 104, NOTE 53.

تِیر عِشق کا مَیرے جگر مَیں ترازو هوْ گیا "The arrow of love became balanced (i.e., exactly hit the mark) in my heart" Literally, "In my liver."

PAGE 105, NOTE 54.

إنشاءاللّٰه تعالىٰ *Inshá 'Alláhu ta'álá*, "If it pleases God (God willing, by the blessing of God, etc.), whose name be exalted," is the formula by which the good Muhammedans invariably qualify the statement of their intention to do anything; as we use the phrase "D V" This formula is called إِسْتِثْنا *istiṣná*, i.e., inserting the saving clause.

PAGE 107, NOTE 55

کھٹ بچرا "One who makes mischief;" like فتنہ انگیز

PAGE 108, NOTE 56.

جوْ باتوْں مَیں سب کام هوْتا مُیسّر
نِظامي قدم اپنا رکھتا فلَک پر

If everything could be achieved by eloquence alone,
Then would Nizámí set his foot upon the sky.

The whole expression intended is—

لا حَوْل و لا قوة الاّ باللّه

Lá haula wa lá kúwata illá bi-l-láh

There is no power nor strength except in God, *i.e.*, There is no striving against God.

This phrase is repeated by educated Musalmáns, by way of condolence, on the occurrence of any astounding calamity. It is said also with a view to drive away evil spirits. See Dr. Forbes' Dictionary.

Page 97, Note 46

اگر تُو سیج کو سو طرح سے لگاویگا

پہ یاد رکھہ تُو کبھی اُس سے پھل نہ پاویگا

If you plant the *sij* in a hundred fashions
You must remember, nevertheless, that you can never get fruit from it.

This is equivalent to the vulgar English proverb, "You cannot get blood out of a post."

The *sij* is a species of Euphorbia (*Euphorbia nerifolia*, or milky hedge-plant).

Page 99, Note 47.

نقلِ کُفر کُفر نہ باشد "It is not infidelity to speak of infidelity." This proverb is quoted when a person is about to say something that will prove distasteful to another, by way of deprecating his own sympathy with the statement he is making.

Page 100, Note 48.

کہاں راجا بھوج اور کہاں گنگا تیلی Literally, "Where is Rájá Bojh and where Gangá the oilman," the oilman in India is generally a man of the lowest caste. The meaning is, What comparison is there between a mighty king and a scavenger. Rájáh Bojh and Gangá the oilman are two characters in the Hindu romance entitled *Singhásan Batísí*.

Page 100, Note 49.

چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک

What relation is there between dust (the earth) and the world of holiness

from headache it will afford instant relief. The expression in the text, therefore, implies that the person alluded to is so chary of his money that he will not even part with a spoiled cowrie (a "brass farthing" as we should say) to relieve a neighbour in distress. The cowrie is called one-eyed from its resemblance in shape, when a hole has been formed in it, to the human eye.

PAGE 73, NOTE 40

چوْر کي ماں کوٹھي میں سِر ڈال کر روئے "The mother of a thief hides her head in a granary to weep," i.e., through shame and fear lest her sorrow should betray her to the world as the relation of such a bad character.

PAGE 78, NOTE 41.

پوھي پھٹے لگي "It also began to dawn."

PAGE 79, NOTE 42.

مُنْہ اندھیْرے "Before it was yet light."

PAGE 90, NOTE 43.

جلدي نہ کرکِ کام ھي موْقوف وقت پر
سارا انار تڑکے ھي وقت آئے ھي اگر

Be not hasty in the business, for it depends on time;
The whole pomegranate will burst open when the proper time arrives.
Tarke hai, 3rd singular preterite feminine of *taraknā*, to burst.

On things of state, no haste bestow,
Success on time depends;
Pomegranate fruits will only burst
When the due seasons come.

PAGE 91, NOTE 44

شبِ حامِلہ فردا چہ زاید

The night is pregnant (let us see) what it will bring forth on the morrow. This is akin to our own expression, "Who knows what the morrow may bring forth."

PAGE 94, NOTE 45.

لاحَوْل و لا قُوّت

لا *Lā*, adv. Not, (is) not. و *Wa*, conj. And.
حَوْل *Haul*, s. Power. قُوّت *Kūwat*, s.f. Strength.

If the wise man should become your mortal enemy,
It is better than that the fool should become your friend.

A wise man for a mortal foe
Were better than a foolish friend.

PAGE 68, NOTE 36

اُنکٹ بیڑا دیکر "Having given her a *bírá*," *i.e.* a betel leaf made up with spices This is the usual mode of proposing an undertaking, and answers to our expression, "throwing down the gauntlet." The phrase for accepting a challenge of this kind is بیڑا اُٹھانا. (See Forbes' Dictionary.)

PAGE 69, NOTE 37

خُدا نے لِکھا جس کا جوْ سِنّ و سال
ڈسے سانپ اُس میں نہ کھاوے ببَر
نہ پانی کا خطرہ نہ آتَش کا خوْف
پِھرے گونجتا بن میں جوں شیر نر

Whatever age and years of life God has written (decreed) for any man,
During that period neither snake shall sting him, nor lion devour him.
For him there is neither danger from water nor fear from fire:
He may roam about in the forest roaring like a male tiger

Within the years decreed by God, a man shall live upon the earth,
No snake or lion can destroy the life that God bestowed at birth,
Nor fire shall burn, or water drown, but in the forest safe and free
That man may roam, unharmed by all, as tiger roaring lustily.

PAGE 71, NOTE 38

کھوکھنڈ. "a spendthrift;" from کھونا "to lose," and کھنڈانا "to scatter." The word formed from these two verbs conveys the idea of great extravagance.

PAGE 72, NOTE 39.

اُنکٹ کانی کوڑی بھی گِھس لگانے کو نہ دے ۔

He would not even give a one-eyed cowrie to be rubbed.

The small shells called *cowries* are extensively used in India for the smaller currency. It is also a superstition with the Hindús that if a cowrie with a hole in it be found and applied to the forehead of a person who is suffering

Within the garden of my heart affection's seed by thee was sown;
Yet, after all, thy care has been to please thine own caprice alone.
Aye! thou did'st steal my heart away, and play a cruel tyrant's part,
And how could I, with heart on fire, know what was in thy stony heart?

PAGE 50, NOTE 30

نہ آگے ناتھ نہ پیچھے پگھا "With neither nose-rope in front nor tether behind," *i e.*, free to roam at large The proverb is applied to persons who are without any family ties or incumbrances.

PAGE 53, NOTE 31

جس کا کام اُسی کو چھاجے اور کرے تو ٹھینگا باجے

A Braj-Bháshá proverb. "When a business is especially suited to one person and another person takes it up he is sure to ruin it" *Ne sutor ultra crepidam*

PAGE 54, NOTE 32

میرا صبر پڑیگا Literally, "My patience will fall upon you," *i e.* my curse will fall upon you.

PAGE 55, NOTE 33

اُترا شحنہ مردک نام "A superintendent of police when out of place is nobody" (*mardak*, contemptuous, diminutive of *mard*, "a man").

PAGE 58, NOTE 34

میں ہوں کِس لائق جو تیری دوستی کا دم بھروں
ہاں مگر اَدنا تِرے کوچے کے میں کُتّوں میں ہوں

For what am I fit, that I should breathe of thy love?
Aye! I am but one of the meanest curs that infest thy street.

The streets of Eastern cities are generally filled with stray dogs, which, though considered unclean by the inhabitants, are nevertheless treated by them with great kindness *Dam bharná*, "to fetch a breath."

For who am I, that I should hope a sharer of thy love to be!
In sooth—within thy street I roam, a paltry cur of low degree.

PAGE 59, NOTE 35

دُشمنِ جاں ہووے اگر ہوشیار
اُس سے ہی بہتر جو ہو نادان یار

Enjoy yourself, give something to others with your own hand, my friend,
And put something by for others, too, discreet sir.

It is worthy of remark that in Persian philosophical treatises and poems the reader is always addressed as *dzis*, "my dear friend," being considered for the nonce as the disciple of the author. Hence the word *dzizan* in these works is often synonymous with *ahl i tassawuf*, or "philosophers," just as Aristotle uses the phrase φιλοι ἀνδρὲς to denote his brother philosophers.—(Eth. Nic. l. I. cap. vi sec. 4.)

Enjoy thyself, yet some to others give
With thine own hand, my worthy friend;
And man discreet, put something by
To save for those in want and need

PAGE 39, NOTE 27

پاني نہ مانگا "He died instantly,"—had not even time to call for a drop of water to cool his dying lips.

PAGE 42, NOTE 28

اي داني ! کفچہ زدي ـ حلوا کُو؟ "Well, nurse! you have dipped in your ladle,—where is the pudding?" This is an obsolete Persian saying implying that a person has lost the fruits of his labour The *kafcha* is a flat perforated skimmer or slice used in cooking.

PAGE 44, NOTE 29.

باغِ دِل مئیں تُونے میرے تُخمِ اُلفت تو دیا
آخِرش تونے کِیا ووهي تِرے دِل مئیں جو تها
دِل مِرا لیکر هوا افسوس ظالِم سنگ دِل
تها تِرے دِل مئیں یہہ کب مئیں جانتا تها دِل جلا

Thou hast sown the seed of affection in the garden of my heart,
And, after all, thou hast done just what was in thine own heart.
When thou hadst captivated my heart, alas, thou didst become (*huh*) a stony-hearted tyrant;
How (*lit.* when) was I, whose heart is burnt (with passion), to know what was in thy heart?

Oh, Nakhshabí! the wealthy man is well off,
For the hearts of the poverty-stricken are ever broken.
Man's worth and price is from gold (alone).
If a man be without riches—what good is he?

Nakhshabí is the *takhallus* or "nom de plume" of Ẓiáu-l-Dín, a poet who flourished A.D. 1330.

Oh Nakhshabí! the wealthy man
Is to be envied; for, behold!
The hearts are broken of the poor.
A man is valued for his gold;
But no one heeds the pauper more.

PAGE 35, NOTE 24.

نڑي فجَر اُٹھ اُس کا کوئي نام نہ لیوے

No one would mention his name the first thing in the morning.

In India the mention of a miser's name before breakfast is considered as a bad omen, and the harbinger of some severe misfortune during the day. I myself remember a rich resident of Benares who had acquired an unenviable reputation for niggardly habits. Whenever anyone had occasion to mention his name (Putnee Mall) before breakfast, they would designate him "Chutnee" Mall, to avoid the ill-omened sound.—(ED.)

PAGE 35, NOTE 25

کھانیکے واسطے زر ھئیگا اي طِفلِ خوشتر
رکھنے کو سنگ اور زر ھئیں دونوں ھیں برابر

Gold, oh youth of fortune! is for enjoyment;
For mere hoarding, the pebble and the gold are equal.

i.e., If you want gold for hoarding and not for enjoyment, mere stones would serve your purpose equally well. *Haigá* is a Braj form of the future *hogá*: it is often used in poetry in an aorist sense.

Know, wealthy youth, the worth of gold lies in its present use;
For hoarding, you would surely find a pebble were as good.

PAGE 37, NOTE 26.

آپ کھا اوروں کو دے کُچھ ھاتھ اپنے سے عزیز
واسطے اوروں کے بھي کُچھ رکھ لے اي صاحِب تمیز

The Súfí's are a peculiar sect of religious philosophers in the East[1] Their tenets are professed by almost every poet of the Mussulman world, and are usually discussed in verses of a highly allegorical character. The metaphysical questions which they delight to propound are veiled from the outer world (the *Ahl i Súrat* as opposed to the *Ahl i Máni*) under the metaphors of love and wine, a circumstance which has gained for the sect an unenviable reputation for heresy and dissolute life; their very name being often, as in this passage, synonymous with hypocrisy or "cupboard love."

PAGE 26, NOTE 20

جِس نے اَوروں کے لِئے کھوْدا کُوا
هي يقين اُس مئِں وُهي جاکے گِرا

Whoever digs a pit for others
Of a surety falleth into it himself.

The student cannot fail to be struck with the similarity between this verse and the passage in the Psalms (119, v. 85), of which it is possibly a translation It is worthy of remark that in hypothetical sentences like the above the Hindústání idiom puts both clauses in the preterite tense.

Whoe'er has dug a pit for others,
Has surely fallen into it.

PAGE 27, NOTE 21.

فاقے کھینچونگا "I will starve myself"—This *fáka khainchná* is synonymous with *dhurna baithná*, a mode of extorting the payment of a debt which has been specially prohibited in the Indian Penal Code.—(See "The Indian Penal Code," Chapter xxii, preamble 508, page 452.)

PAGE 28, NOTE 22.

جانوَر کُچھ کِھلانے پِلانے سے اپنے هوْتے هئِں

Animals become attached to us by our feeding them.

PAGE 34, NOTE 32

نخشبي هي مردِ دوْلتمند خُوب * مُفلِسوْں کا دِل شِکستہ هي سدا
آدمي کي قدر و قيمت زر سے هے * مرد جوْ بے مال هوْ کِس کام کا

[1] A clear and concise account of the Sufistic doctrine has been given by Mr. E. H. Palmer in his Oriental Mysticism (Cambridge, 1867).

inflection of *dar mánda*, the past participle of the Persian verb *dar mándan*, "to be fatigued."

فیل درگِل ماندہ را شہ پیل باید تا کشد

یار کار افتادہ را یاري هم از یاراں رسد

To save a struggling elephant, that in the mire sticks fast,
No other, save a mighty beast, can be of much avail:
Just so, to help a struggling friend, fast sinking in distress,
'Tis only by a hearty friend that he can be relieved.

PAGE 18, NOTE 15.

اَلسَّلَامُ عَلَیکَ *a'ssalám 'alaika*, "Peace be on thee," the usual salutation of one Mussulman to another · it is never used in addressing "an unbeliever."

PAGE 22, NOTE 16

أَستَغفِرُ اللہ *astaghfiru'llláh*, "I ask pardon of God." This phrase is always used by Mussulmans when deprecating any action or idea. *Astaghfiru* is the 1st person singular of the 10th conjugation of the Arabic verb غَفَرَ *ghafara*, "to pardon." Verbs of the form إِسْتِفْعَال, *i. e.* of the 10th conjugation, imply wishing or asking for the subject of the simple verb The student will find great assistance from a careful study of the Arabic forms given in Dr Forbes' Persian Grammar.

PAGE 22, NOTE 17

دِل پیچھے پڑے "That I may forget my grief" پڑي is the aorist of پڑنا "to fall," the idiom دِل پیچھے پڑنا implying that the heart "falls back" with composure after any sudden grief has "brought it to the lips," a common metaphor with the Oriental writers.

PAGE 24, NOTE 18.

یارجانِي کي خوشي گر اِس مئیں هي تو خوب هي

If my dear friend's pleasure be in this—it is well.

PAGE 25, NOTE 19

صُوفي دسترخُوان کو دیکھ کر کودتا هي

The hypocrite (*Súfi*) leaps with joy at the sight of the table cloth.

Impatience is in vain, the pen (reed) of thy fate,
Whatsoever it has written for thy portion, the same will come to pass.

To strive is vain: whate'er the pen
Of fate shall write, alas!
The same must here thy portion be,
Nought else shall come to pass.

PAGE 17, NOTE 13.

چشم و دِل سعدي کے تیْرے ساتھ هئیں
جاسوْ تُو مہت کِہ تنہا هُوں چلا

Sádí's eyes and heart are with you,
You must not think you are going on alone.

Hún chalá is poetical for *chaltá hún*.

This is the translation of a verse from one of the ghazals or mystic love songs of Sádí, the celebrated Persian poet and philosopher. Sa'dí was born at Shíráz in A.D. 1193, and died at the advanced age of nearly 120 years, at the same place where his tomb is still to be seen in an enlcosure called the Sa'díya. He passed much of his middle life in travelling, and visited most of the regions situated between the Ganges on the eastern and western region of Asia from the Black Sea to the Straits of Babelmandel. His works are voluminous and held in high estimation.

دیدهٔ سعدي و دِل همراهِ تُست
تا نہ پنداري کِہ تنها میرَوي

The heart and eyes of Sádi—know
Are yours,—nor think alone you go.

PAGE 17, NOTE 14.

پیل کِیْچڑ میْں پھنْسے کوْ چاهیئے هاتهي قَوي
یار درماندے کي کرتا هي مدد یارِ دِلي

It requires a strong elephant to extricate an elephant from the mire:
So it is only a hearty friend who will lend aid to a friend in distress.

i.e., "A friend in need is a friend indeed." *Dar mánde* is the Urdú

same as the moral conveyed by Fontaine's fable of the schoolmaster, who lectured his pupil for falling into the water, instead of helping him out.

Whilst safe—to warn from dangers near, is fair, and just, and right;
But when those dangers are incurred, reproach is useless quite.

Page 12, Note 11.

قصا کے ہاتھ ہیں پانچ اُنگلیاں وۆ
اگر چاہے کرے بےجاں کِسي کوۆ
رکھے آنکھوں پہ دوۆ اور کان پر دوۆ
اور ایک رکھ لب پہ وُہ بولے کہ چُپ ہوۆ

Fate hath five fingers to her hands;
If she would deprive any one of life
She places two on his eyes, two on his ears,
And laying the other on his lips, she says to him, *Be silent.*

The following is a Persian translation of this verse:

قضا دستي است پنج انگُشت دارد
چو خواهد از کسي کاري بر آرد
دو بر چشمش نّهد دیگر دو بر گوش
یکي بر لب نهد گوید که خاموش

Fate hath five fingers to her hands;
And if to kill be her design,
Two fingers on the eyes are placed;
Two on the ears; and laying one
Upon the lips, she straightway bids
Eternal silence to the soul.

Page 13, Note 12.

اِضطِرابي هي عَبث کِلکِ قضاے تیْرے
لِکھ دیا هي جوْ نصیبوْں میْں وُهي هوْویگا

PAGE 10, NOTE 8.

جوْ جا کوْ پڑیوْ سُبَھاوُ جائیا جبوْ سوْں
نیم نہ میٹھوْ ھوْے سیچ گُڑ گِھیوْ سوْں

This distich is a specimen of the pure *Braj Bháshá*, or *Kharí Bolí*. *Jáko*, in this dialect, is the form of the dative singular of the relative pronoun; *jáená*, the third person singular future of the verb *jáná*, to go. The form *son* for *se* is common to the Braj and Dakhní idioms. The translation is:

> When one has formed a habit, it will (only) leave him with his life;
> The Ním tree will never become sweet, though you sprinkle it with treacle and ghee (clarified butter).

As we should say in English—"What is bred in the bone must come out in the flesh."

The *Ním (Melia azadirachta)* is a tree possessing a peculiarly aromatic and bitter taste; its fresh green twigs are in great request in India, where they are extensively used as a detergent for the teeth; it is also an excellent tonic and febrifuge.

> When once a habit man has formed,
> It ne'er will leave him but with life.
> Upon the Neem tree if you cast
> Treacle and ghee 'twill ne'er be sweet.

PAGE 12, NOTE 9.

مرگِ انبوْہ جشنے دارد Literally, "The death of a crowd makes a pleasant party," *i.e.*, It is pleasant to have companions in misfortune.

PAGE 12, NOTE 10.

ملامت روا ھي سلامت کي جا
جوْ وُہ جا چُکي ھی ملامت خطا

> Reproach is allowable in a place of safety,
> But if that (safety) has been forfeited, then reproach is a mistake.

i.e., It is all very well to lecture a person at the proper time, but a mistake to do so when he is actually in difficulties. The sentiment is the

In addition to the estimation in which the sandal wood is held for its sweet odour, it is considered sacred by the Hindoos. The trees, therefore, which grow in its proximity, are not only impregnated with its delicious perfume, but are themselves thought to partake of the holy influence which it sheds around.

درختي كہ صندل برآيد بلند همہ شجرہ ازوي شود بہرہ مند

Where'er the sandal tree doth grow,
The trees around its fragrance show.

PAGE 6, NOTE 4.

حَشوْ "Stuffing," *i. e.* trash, rubbish.

PAGE 7, NOTE 5.

مُنہہ اندھيرے "Before it was light"

PAGE 9, NOTE 6.

جہاں گنج تہاں مار جہاں پہول تہاں خار

Where the treasure is, there is the snake;
And where there is a flower there is a thorn.

It is a common superstition in the East that every buried treasure is guarded by its late owner in the form of a snake. (See Forbes' Hindústání Grammar, p. 116*a*.)

Where'er the treasure is there lurks the snake;
The rose is ever guarded by the brake.

or

Close by the treasure lurks the snake,
And with the rose the thorn we break.

PAGE 9, NOTE 7.

جو لِلّٰہ دِيا چاهتا هي "Which thou desirest to give in charity." The expressions لِلّٰہ "For God," and فِي سَبِيل اللّٰہ or خداكي راہ سي "In the way of God," are applied to charitable gifts.

A certain Brahmin, named Bishan Sarmá, who was seated in the assembly, then began to say, "Sire, I can deliver your sons from the whirlpool of ignorance, and place them on the bark of knowledge. If one perseveres with a bird, then it begins to talk. They are sons of a king; if it please God I will make your boys quite accomplished in six months." At this the king was much delighted, and said, "If worms stay in flowers, then, by reason of the flowers they are raised over the heads of grandees! In the same way if my sons stay with you, then the stuffing of folly which now fills their breast will give place to a store of the jewels of knowledge." Thus he praised the Brahmin, and consigned his children to his care. The Brahmin, taking each of the princes by the hand, led them off to his own home, and, having caused them to be seated, began to counsel them, saying: "Listen, ye princes! The time of wise men is passed in study and in the acquisition of knowledge; and this is a source of pleasure to them. On the other hand, the days and nights of fools are wasted in foolish conversation and careless slumber, or in quarrelling and wrangling with their neighbours; and this pleases them too. However, for your amusement and profit, I will relate a few words by way of parable, concerning a crow, a tortoise, a stag, and a mouse, who were all bosom friends. It is a story that will increase the wisdom and improve the intellect of him who hears it." "Sir," replied the boys, "we are ready to hear it with our heart and soul."

PAGE 4, NOTE 1.

نقشِ کاَلحَجَر, or, more correctly, کاَلنَّقشِ فِي اَلحَجَر "Like the engraving on a stone;" a common Arabic proverb.

PAGE 4, NOTE 2.

Literally, خانہ خراب تین تیْرہ "Ruined in house, scattered, dispersed."

PAGE 5, NOTE 3.

پیْڑ صندل کا جوْ هوْتا هي کِسي جاگہہ بڑا
توْ بہُت اشجار کوْ هوْتا هي اُس سے فائِدا

Wherever the sandal tree grows to a large size,
Many other trees are benefited thereby.

ox, which, at least, carries its load and does many services for man. Remember this, that when the question shall be asked in any assembly, 'Who is good within this realm, and who is bad?'—then he whose name is mentioned for good shall be called a dutiful son, and he whose name is mentioned for evil, his parents shall be called barren and childless. And it has been said, when God is gracious to a man, six things fall to his lot. The first of these is daily increasing wisdom; the second, bodily health; the third, a good wife, faithful and of sweet speech; the fourth, liberality and the fear of God; the fifth, long life and good fortune; and the sixth is some accomplishment that he may turn to account in the day of distress." Then spake another in that assembly, and said. "Sire, there are four things which a child brings not with him from his mother's womb: First, long life or a short one, second, good fortune or misfortune; third, wealth or poverty; fourth, accomplishments or the lack thereof. God has bestowed upon your sons their portion of knowledge, they will become accomplished; and it is with this anxiety that the blood of your heart is turning into water. Why do you not take (*lit.* eat) some medicine that will remove this anxiety, and allow you to enjoy repose?" "What medicine is there?" asked the king. He replied, "Those words of God which say, 'I do whatsoe'er I please, and whatsoe'er I will, that is done.'" "Aye, my friend!" replied the king, "what you say is very true, but the Most High Creator has given to man hands, feet, senses, ears, reason, understanding—in fact, everything,—surely in his pursuit of knowledge he ought not to neglect the worship of God, who alone gives success to man's undertakings. A man must strive after knowledge, and then God will never render his labour fruitless. Just as the clay at a potter's house does not become a dish of its own accord; until he has kneaded it up with water, and placed it on his wheel, and fashioned it with his own hands—till then how can it become a dish?" The king having said this, again spake. "O brethren! is there any one of you learned and wise enough to impart knowledge and accomplishments to my children, and having made them leave the bad path to set them on the right road? For it is a well-known proverb that any tree which grows near the sandal wood partakes of the quality of the sandal itself:

Where'er the sandal tree doth grow
The trees around its fragrance show.

Just so if an ignorant person remain in the companionship of a wise man, he will himself become wise."

were standing before him in an uncourtly attitude. An individual remarking their rudeness, began to say: "He who is without knowledge is blind, even though he may see with his eyes. Knowledge is that by the force of which difficulties are solved, and he only can be called rich who has the wealth of knowledge, for it is a possession which no thief can steal, and to which none other can lay claim, nor can any one say in what place it abides Nay, the more you expend, the more it increases, for nothing can diminish it. Knowledge is a priceless gem, the ornament of man, and his trusty companion at home and abroad. He who is possessed of this is a welcome guest in the houses of the great and in the courts of kings. Of all accomplishments, two are best—one is knowledge, the other military skill; but of these two, knowledge is always esteemed the most worthy. And this because if a child utter words of knowledge, every one will call down blessings on his head, and if an old man pronounce them, all will listen with willing attention, and will give him a place in their hearts while he expounds them. Whereas, on the contrary, if an old man wield a sword, then people mock him, and say: 'See how his intellect is smitten down in old age, how crazy he has become!' Wherefore, ye should never be remiss in the pursuit of knowledge, nor ever let the thought enter your minds, 'What necessity is there to take so much trouble after this life?' Hearken unto me: if ye attain to knowledge, the service of God and the riches of this world and the next will be within your grasp. Never, then, let carelessness induce you to admit the idea, 'We are yet young, there is still plenty of time for the service of God; let us pursue it at our ease, and let us for the present take heed for the things of this world!' But, rather, know this, that Death has already laid his hand upon your forelock,[1] and waits but for the decree of God to tighten the fatal noose around your neck,—not a moment's respite will he ever give. Oh, my friends! impart knowledge to your children in their youth, that so it may become indeliby engraved upon their minds, even as what is stamped upon the unbaked earthen plate can never be removed when once it has been exposed to the action of the fire."

When the king heard all this, he hung down his head with grief, and presently began to say, "Alas! my sons possess four things: youth, wealth, pride, and ignorance; when any one of these four things is found in a man, it brings him speedily to perdition. A child without knowledge, or who, having knowledge, carries it not into practice, is less useful than the

[1] Properly the *queue*, or lock of hair which the Hindus leave at the back of their heads.

the kingdom of the mind withal, that the intellect and the senses, which are the subjects thereof, may not be trodden underfoot of their enemy the devil.

And incalculable benedictions rest upon Ahmed,[1] His chosen Prophet, and upon his holy family.

Know, then, my intelligent readers, that in India they call this book the Hitopadesa, or "Salutary Counsels," and that it consists of four chapters. The first treats of Friendship; the second, of the Absence of Friends, in the third, War is discussed, and such things as will ensure victory and the enemy's defeat; the fourth contains a disquisition on Reconciliation, whether it be before or after the contest. In short, story after story is so rare and wondrous, that, should a man hear them, he must become extremely prudent and sagacious in worldly affairs, and able, moreover, to detect the good or evil actions of all men. So it came to pass that this book reached the regal[2] court of that most puissant prince, Sháh Naṣír uddín (the seat of whose dominion is the province of Bihár). He, when he saw that it contained most interesting relations, most alluring counsels, extremely good maxims, and profitable stories, addressed one of his courtiers, and commanded him to translate it into easy Persian for his own amusement and instruction. Some one accordingly executed his behest, and named the work *Mufarriḥ ul Ḳulúb*, or, The Exhilarator of Hearts. Now, your humble servant, Mír Bahádur Alí Husainí, in the year 1802 A.D., corresponding to 1217 A.H., has translated it from the Persian, by order of his benefactor, John Gilchrist, Esq. (may his prosperity be perpetual!), into easy colloquial Rekhta, as it is spoken by all classes of society, and has given it the title of *Akhlák i Hindí*, or Indian Ethics. Whoever shall use this book his mind and brain will be continually refreshed by the aroma of intellect which pervades it, while he will derive additional pleasure and delight from the words of wisdom therein contained.

An Account of the Book and the Commencement of the Story.

Now to proceed. The basis of the story is on this wise: On the Ganges' banks in India was a city called Mánikpore, the king of which was named Chandrasen, and all his brethren, his equals in rank, were subject to his rule. One day the king was sitting on his imperial throne, and his sons

[1] Another form of the name Mohammed.

[2] Literally, "turning on state as upon a pivot."

NOTES.

بسم الله الرحمن الرحيم "In the name of God, the merciful, the compassionate." This formula, which is prefixed to every chapter of the Korán (except the 9th سورة التوبة), is always placed by Mohammedan authors at the head of their works. It is usual also for them to take especial pains in composing the exordium of their books, as this is thought to test the writer's ingenuity and command of language. This exordium is generally divided into several distinct sections: the first containing the praise of God في الحمد, the second a benediction on Mohammed and his family, which is entitled دُرُود or في نعت الرسول. In both of these the expressions used should accord with the subject matter of the book itself; for instance, a writer on Astronomy will commence his work by praising God as the Creator of the heavens, the stars, etc.; the grammarian will dwell on the wondrous gift of articulate speech, and so on. The present work, being a collection of moral stories, which have for their object the inculcation of wisdom, opens with a thanksgiving to Him who has bestowed this blessing on mankind. After the two divisions I have mentioned, the nature and origin of the book is more explicitly discussed; and the preface concludes with a complimentary address to the writer's prince or patron. As these compositions present many difficulties to the beginner, I have thought it adviseable to give a translation of the opening pages as literally as the English idiom would permit.

In the name of God, the Merciful, the Compassionate.

A thousand thanks be to that God who hath given to man superiority over all His creatures; and hath adorned and decked him with the gem-studded crown of reason, spiritual and temporal: who having mounted him on the high-spirited steed of genius, hath put into his hand the bridle of wisdom; and hath entrusted to him the sword of knowledge to controul and regulate

is ever victorious; to whose sage counsels and unswerving fortitude the whole world submits; who has given fresh life to literary studies amongst even the most unenlightened nations! His zeal in the cause of literature will ever be remembered to his praise; and the publication of the *Akhlák i Hindí*

Will redound to the credit of Sir Stafford Northcote.[1]

THE SAME.

Beneath the shadow of the honoured name
Of Stafford, vizier of undying fame!
Whose prowess victory increasing boasts,
Through help that cometh from the Lord of Hosts!
The world's great princes in submission kneel
Before his wisdom and determined zeal;
He gives fresh life to learning at a time
When mental darkness holds each Eastern clime,
And future ages shall with pride declare
How letters flourished 'neath his fostering care;
And "India's Ethics" to the ends of earth
Shall noise abroad Sir Stafford Northcote's worth.[1]

[1] The sum of the numerical value of the letters of the last line forms the date 1868.

In the present edition of the *Akhlák i Hindí*, I have explained all the words and phrases which appeared to present any difficulty; for the rest, the student will find the excellent dictionary of Dr. Forbes a safe and practical guide.

My friend, Mr. E. H. Palmer, B.A., has composed an Arabic poem in honour of the Right Hon. Sir Stafford Northcote, Bart., to whom I have been allowed the privilege of dedicating this work; and as the verses are of peculiar merit, and the final hemistich forms a chronogram of the publication of the *Akhlák i Hindí*, I cannot refrain from inserting it here as an appropriate conclusion to these prefatory remarks.

فِي ظِلِّ اِسْتِيفُورَد مَجْدِ العُلَي　　　وزيرِنا الاعظمِ باهي النُّعوت
وصاحبُ الفتحِ الذي لم يَزَلْ　　　مؤيّداً مِنْ رَبِّهِ الصَّباؤتْ
الغالِبِ الدُّنيا بساداتها　　　رأياً و تدبيراً وعزماً ثُبُوتْ
مُحْيِي دُروسَ العلم في عصرِهِ　　　ي كُلِّ فومٍ قد عراهم خُفُوتْ
طِباعةُ الكتبِ باسعافهِ　　　من بعض آثارٍ له لاَ تمُوتْ
اخلاقُ هند طبعُه للملا　　　يُبْهِجُ استيفورَد نُورْتَهِكُوتْ

٢٠　　٧٦١　　٦٦١　　٤٢٦

سنه ١٨٦٨

TRANSLATION.

Under the protection of the Right Honourable Sir Stafford, our renowned Secretary of State; who, by the aid of the Lord of Hosts,

practice always to read over some familiar passage of Hindústání before attempting an exercise in composition. By this means the student insensibly accustoms himself to imitate the construction and phraseology, and learns to appreciate more thoroughly the genius of the language. It is also very important that he should pay attention to the parsing and analysis of sentences. A just complaint is made against the regimental munshís, and others in India, that they are for the most part, unable to assist their pupils in this branch of study, as they are themselves frequently ignorant of the principles of grammar, and can only meet a question upon some peculiar construction with the safe but unsatisfactory reply that it is قاعِدے کے مُوَافِق "according to the rules." The fact is, that this class of teachers is, generally, composed of uneducated and incompetent persons, as men of real culture and learning find something better to do than to earn a precarious livelihood by tuition. If more encouragement were given by the authorities to the study of Oriental languages at home and in India, we might hope for better tuition, and, consequently, for more sound Oriental scholars.

Let the Hindústání student make himself thoroughly acquainted with the grammar of the language and the method of translation under competent European and native teachers, before he proceeds to India, and, on his arrival in the country, he will find his course easy and his progress sure.

learning the language will not be out of place here. The beginner should by no means attempt to learn the alphabet by himself, as a vicious pronunciation, when once acquired, is seldom or never got rid of. He should procure the assistance of an experienced tutor, and commence at once the large *Nastáliḳ* hand, as given in Forbes' Hindústání Grammar. Some short-sighted persons have recommended the adoption of Roman characters and the use of elementary books printed in this type only. This, however, is a *ridiculous* and *lazy* subterfuge, for no one can hope to learn a language without mastering the character in which its literature is written; and the student who shrinks from the trouble of learning an easy alphabet, can never be expected to face the real difficulties of a foreign idiom and strange construction. Having become acquainted with the detached and combined forms of the letters, the student should go steadily through Forbes' Hindústání Manual, transliterating the sentences which he finds there into the original character, and translating all the exercises given for that purpose. This will accustom him to the phraseology of the language, and enable him to proceed to the translation of easy portions of English standard works. He should, at the same time, read some Hindústání text-book with his tutor, carefully noting down all the idioms and new phrases that occur from time to time. It will be found a useful

were written and published, but since that time the interest in the advancement of these studies has almost entirely subsided. In addressing the students of the College of Fort William, he observed:—

"You are now constantly called upon to administer justice to the humblest, to ascertain the rights and interests, and situation of the rudest classes. These are they, indeed, who, being most exposed to oppression, will chiefly demand your care. Their happiness will be the proudest glory of your country, the surest foundation of Empire in India. But if you cannot speak their language, the best laws of the Government will be a mockery; your generous resolves will end in disappointment. The real rudeness and ignorance of the people will be exaggerated, their complaints will seem to be unreasonable because they cannot explain to you their reasons. You will appear to them capricious, if not tyrannical, because you cannot state your purposes, and because you cannot discover the real influence of your acts. In one word, you will be strangers to the people, and they to you; and this may be aggravated into the most intolerable mischief through the designs of those who may seek their own profit in the estrangement. It is certainly very desirable that you should be able to converse with a native gentleman in a language that he himself would not be ashamed to use; but to understand and be understood by the bulk of the community is a *positive duty*, which you cannot neglect without dishonour to yourselves, unfaithfulness to the Government; without discredit to your own country, and injustice to India."

The importance of the study of Hindústání by all who intend to sojourn in India, is too obvious to be denied; a few practical observations, therefore, upon the best method of

to the history or literature of the East. Some few there are who have acquired a considerable facility in using the language, but Indians profit little by their attainments. Although England has had possessions in India for nearly two centuries, we cannot find a single useful English book which has been translated into the vernacular of that country by an Englishman and printed in England. Some original Hindústání works have been translated into English, edited and reprinted in England; and these have proved of immense service; but much more good might be done if translations of scientific and educational works were undertaken for the benefit of the youth of India. Europeans who possess sufficient energy and perseverance might, under efficient tutors, render themselves competent for such a task. As an instance of the perfect mastery that may be obtained over Oriental languages by a native of this country, I may mention my own friend and pupil, Mr. E. H. Palmer, Fellow of St. John's College, Cambridge, who has astonished the native *savants* by his prose and poetical contributions to the vernacular newspapers in Arabic, Persian, and Urdú. His writings are marvellous specimens of a correct diction and easy idiomatic style; and this facility is the more surprising as he has never yet visited the country.

The Marquis of Wellesley was a great patron of Oriental learning. During his administration many useful works

the fact that in a less enlightened state of society humour will be always liable to verge upon indecency, as the writings of Aristophanes, Martial, or Chaucer, too plainly prove.

The language of the *Akhlák i Hindí* is the pure Hindústání, the *national* language of the entire Peninsula; spoken by nearly every person from Cape Kumarin to Kabul. Of course, the best and purest is that spoken by the natives of the Upper Provinces, the Hindústání of Bengal, Bombay, and Madras being corrupt and inelegant; but the fact that this dialect is so extensively used as a means of communication between all classes and nations in India, forms an unanswerable argument for the importance of its cultivation by all whose lot it is to share in the social or political administration of that country. It is much to be regretted that more encouragement is not afforded to the study of the Oriental languages. In order to impart a knowledge of English to the natives of India, eminent English scholars are sent out every year at considerable expense to the Government; but no similar system has been adopted for the employment of learned natives, from whom alone the language can be properly learnt. The imperfect acquaintance with Hindústání possessed by most Anglo-Indian officials is, doubtless, due to inefficient tuition, but still more to the want of interest displayed by Europeans generally in all that relates

PREFACE.

The *Akhlák i Hindí* is an Urdú translation of the *Mufarrih ul Kulúb*, which is itself a Persian version of the well-known Sanscrit work, entitled the Hitopadesa, or, "Salutary Counsel." It was executed by Mír Bahádur 'Alí, Mír Munshí at the "College of Fort William," and printed at Calcutta in 1803, under the personal supervision of John B. Gilchrist, a gentlemen to whom Hindústání literature owes almost its origin. The translator has displayed much ingenuity in so rendering the sense, and turning the phraseology, as to impart a thoroughly idiomatic character to the work, preserving, at the same time, a clear and easy style, which is admirably adapted for beginners in the language. Containing as it does a number of entertaining stories, illustrative of the manners, customs, and modes of thought peculiar to the people of India, the book presents an admirable delineation of the national character. Some of the incidents recorded therein may scarcely suit the more refined taste of the West, but allowance must be made for

TO

THE RIGHT HONOURABLE

SIR STAFFORD H. NORTHCOTE, BART., M.P.,

H M SECRETARY OF STATE FOR INDIA

SIR,

IN dedicating this book to you, I desire not only to express my gratitude for the warm interest which you have ever evinced in the welfare of India, and for the zeal which you have displayed in improving the condition of its inhabitants, and investigating its languages and resources; but also to pay a humble tribute to a Scholar and Statesman, of whose illustrious attainments India may well be proud.

I have the honour to be,

SIR,

Your most obedient servant,

SYED ABDOOLLAH.

21, Fulham Place, Harrow Road,
LONDON, W, 1868.

AKHLAK I HINDI;

OR,

INDIAN ETHICS.

TRANSLATED INTO URDÚ FROM A PERSIAN VERSION OF THE HITOPADESA

BY

MÍR BAHÁDUR 'ALÍ,

MÍR MUNSHÍ AT THE COLLEGE OF FORT WILLIAM, CALCUTTA.

EDITED, WITH AN INTRODUCTION AND NOTES,

BY

SYED ABDOOLLAH,

PROFESSOR OF ORIENTAL LANGUAGES.

LONDON:

WM H. ALLEN & CO, 13, WATERLOO PLACE, S.W.

1868.